

تاریخ عروج الاسلام

ترجمہ

التاریخ الکامل للعلامہ ابی الحسن علی بن ابی الکرم محمد بن محمد بن عبد الکریم بن عبد الواحد الشیبانی

المعروف بہ ابن الاثیر الجزری الملقب بہ عزالدین رحمہ اللہ

جس مین ابتدائے خلقت اور انبیا اللہ اور اقوام عرب وعجم کا اور نبی صلعم وخلفائے راشدین وبنی امیہ و بنی عباس اور نیز تمام روے زمین کے سلاطین اسلامیہ اور اقوام معاصرین کا بیان ۶۲۸ سنہ تک کا ایسی شرح وبسط سے لکہا گیا ہی کہ تقریباً ایسی ایسی پچاس جلدون مین یہ کتاب ختم ہوگی

جلد سوم

جس مین حضرت عیسی علیہ السلام سے بعد کے بزرگان دین اور بقیہ بادشاہان فارس اور اقوام عرب کے عراق مین آباد ہوتے اور حیرہ کی سلطنت کا اور نیز امراے عرب اور قوم قریش کی قوت کا اور نیز ولادت باسعادت رسول اللہ صلعم کا حال مندرج ہی

اور جس کا

مولوی محمد عبد الغفور خان صاحب متوطن رامپور مترجم سررشتہ علوم وفنون سرکار نظام

نے

عربی سے اُردوے سلیس مین ترجمہ کیا

اور مطبع مفید عام آگرہ مین باہتمام محمد قادر علی خان صوفی چہپا

سنہ ۱۹۰۱ء مطابق سنہ ۱۳۱۸ھ

(طبع اول)

تاریخ عروج الاسلام

ترجمہ

التاریخ الکامل للعلامہ ابی الحسن علی بن ابی الکرم محمد بن محمد بن عبدالکریم بن عبدالواحد الشیبانی

المعروف بہ ابن الاثیر الجزری الملقب بہ عزالدین رحمہ اللہ

جس مین ابتداے خلقت اور انبیا اللہ اور اقوام عرب وعجم کا اور نبی صلعم وخلفاے راشدین وبنی امیہ
بنی عباس اور نیز تمام روے زمین کے سلاطین اسلامیہ اور اقوام معاصرین کا بیان ۶۲۸ھ تک کا
ایسی شرح وبسط سے لکھا گیا ہی کہ تقریباً ایسی ایسی پچاس جلدون مین یہ کتاب ختم ہوگی

جلد سوم

جس مین حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بعد کے بزرگان دین اور بقیہ بادشاہان فارس اور اقوام
عرب کے عراق مین آباد ہوتے اور حیرہ کی سلطنت کا اور نیز امراے عرب اور قوم قریش کی قوت
کا اور نیز ولادت باسعادت رسول اللہ صلعم کا حال مندرج ہی

اور جس کا

مولوی محمد عبدالغفور خان صاحب متوطن رامپور مترجم سررشتہ علوم وفنون سرکار نظام

نے

عربی سے اردوے سلیس مین ترجمہ کیا

در مطبع مفید عالم آگرہ مین باہتمام محمد قادر علی خان صوفی چھپا

سنہ ۱۹۰۱ء مطابق سنہ ۱۳۱۸ھ

 (طبع اول)

فہرست مضامین تاریخ عروج الاسلام

ترجمہ

تاریخ کامل مصنفہ علامہ ابن الاثیر الجزری

جلد سوم

تمت



حضرت مسیح کے ارتفاع سے ہماری نبی محمد صلعم تک روم کے پادشاہ

۱۔ روم کے پادشاہون کے نام اور مدت حکومت ہمارے نبی محمد صلعم کے زمانہ تک۔

کہتے ہین کہ طیباریوس[1] کے بعد شام کا تمام ملک اوس کے بیٹے جاریوس[2] کے قبضہ مین آگیا اور اوس نے چالیس[40] برس بادشاہی کی۔ پہر اوس کے بعد طیباریوس کا دوسرا بیٹا[3] قلودیوس چودہ[14] برس بادشاہ رہا۔ پہر اوس کے بعد نیرون[5] پادشاہ ہوا جس نے پطرس اور پولوس حواریون کو قتل کیا۔ اور اونہین اوندہا صلیب پر چڑہا دیا۔ اس نے بہی چودہ[14] برس پادشاہی کی۔ پہر اوس کے بعد بوطلایس[6] چار مہینے پادشاہ رہا۔ پہر اسکے بعد اسفیانوس[7] بادشاہ ہوا اس نے اپنے بیٹے طیطوس کو بیت المقدس کی طرف بہیجا۔ اور اوس نے آکر بیت المقدس کو مسمار کر دیا۔ اور حضرت مسیح کی وجہ سے بنی اسرائیل کو خوب قتل کیا۔ پہر اوسکے بعد اوسکا

بیٹا طیطوس بادشاہ ہوا پہر اوسکا بہائی دُومطیانوس[۸] سولہ[۱۶] برس بادشاہ رہا۔ پہر اسکے بعد نارواس[۹]
نے چھہ[۶] سال بادشاہی کی۔ پہر اوسکے بعد طراَیانوس[۱۰] نوسال حکومت کرتا رہا پہر اوس کے
بعد ہدریانوس[۱۱] گیارہ برس حاکم رہا۔ پہر دنطونینوس[۱۲] ابن بطیانوس نے بائیس[۲۲] برس بادشاہی کی
پہر مرقوس[۱۳] اور اوس کی اولاد انیس[۱۹] برس بادشاہ رہی۔ پہر قومودوس[۱۴] تیرہ برس پہر قرطیناجوس[۱۵]
چھہ مہینے بادشاہ رہی۔ باقی بادشاہون کے نام اور مدت حکومت حسب ذیل ہے)

نمبر	نام	مدت		نمبر	نام	مدت	
۱۶	سیواردس - -	۱۴	سال	۳۰	طیقطوس - - - -	۶	ماه
۱۷	انطلیناتوس - - -	۷	″	۳۱	فولورنوس - - - -	۲۵	دن
۱۸	مرقیانوس - - -	۶	″	۳۲	فرونوس - - - -	۶	سال
۱۹	انطلیناتوس - - (اسکے زمانہ مین جالینوس طبیب ہوا ہے)	۴	″	۳۳	وقلطیانوس - - - -	۶	″
۲۰	سکندروس - -	۱۳	″	۳۴	مجیمیانوس - - - -	۲۰	″
۲۱	مکیمانوس - - -	۳	″	۳۵	قسطنطین - - - -	۳۰	″
۲۲	گوردیانوس - - -	۶	″	۳۶	یلیانوس - - - -	۲	″
۲۳	فیلفوس - - -	۷	″	۳۷	یویانوس - - - -	ایک	سال
۲۴	ذاقیوس - - -	۶	″	۳۸	وانطیانوس وغرطیانوس	۱۰	″
۲۵	قابوس - -	۶	″	۳۹	غرطیانوس ووالنطیانوس صغیر	ایک	″
۲۶	والیزسیانوس وقالینوس	۱۵	″	۴۰	تیداسیس اکبر - - -	۷	″
۲۷	قلودیوس - - -	ایک سال		۴۱	ارقیادوس وامورنوس -	ایک	″
۲۸	قریطالیوس - - -	دو	ماه	۴۲	تیدلیس اصغر والنطیانوس	۱۶	″
۲۹	اورلیانوس - -	۵	سال	۴۳	مرقیانوس - - - -	۷	″

۴۴	لاوست - - -	۱۰ سال	۴۹	یوسطینس - - -	۱۲ سال
۴۵	زانون - - - -	۸ ؍؍	۵۰	طیباریوس - -	۶ ؍؍
۴۶	انسطاسس - -	۱۷ ؍؍	۵۱	مریقیش وتاداسیس	۲۰ ؍؍
۴۷	یوسطیناتوس - - -	۹ ؍؍	۵۲	فوقا (یہ بادشاہ قتل کردیا گیا تھا)	۷ سال چھ ماہ
۴۸	یوسطینانوس بزرگ - -	۲۰ ؍؍	۵۳	ہرقل (نبی صلعم فداسی بادشاہ کوفرمان لکہا تھا)	۳۴ سال

۴- بیت المقدس کی آبادی سے اورسکندر کی حکومت سے ہجرت تک کے زمانہ کی مدت

غرض اوس وقت سے ہے کہ بخت نصر کی خرابی کے بعد بیت المقدس آباد ہوا اون کی راے کے بموجب ہجرت تک ایک ہزار اور کئی سال ہوتے ہین - اور سکندر کی حکومت سے ہجرت تک نوسوبتیس سال سے کچھ اوپر ہوتے ہین - اس مین سے سکندر کے غلبہ سے حضرت عیسیٰ کی ولادت تک تین سو تین برس - اور اون کی ولادت سے اون کے ارتفاع تک تیس سال - اور ارتفاع سے ہجرت تک پانچ سو پچاسی برس کئی مہینے سمجھنا چاہئین -

یہ جو اوپر ہم نے بادشاہون کے نام بیان کئے ہین - یہ ابوجعفر کے بیان کے بموجب ہین اور اوس نے اون کے زمانہ کے واقعات مطلق تحریر نہین کیے ہین - البتہ اور مورخین نے کچھ کچھ حالات بہی اون کے قلمبند کئے ہین اور ایک دوسرے نے اون مین اپنے بیانات مین مخالفت بہی بہت کی ہے اور بہت باتین ایک دوسرے کے موافق بہی ہین - مگر اون کے بادشاہون کے نامون مین فرق ہے - ہم بہی مختصر طور پر اون کا حال لکہتے ہین - انشاء اللہ تعالیٰ -



پادشاہان روم کے تین طبقے

طبقہ اولیٰ روم کے صابی پادشاہ

۳۴- رولس اور شہر رومیه کا آباد کرنا اور ارمانوس غالیوس اور یولیوس اور قیصر اغسطس کی سلطنت

کتنے ہی علمائے تاریخ نے بیان کیا ہے۔ کہ روم والے یونانیون پر غالب ہو گیے تھے۔ یہ رومی صوفیر کی اولاد مین تھے۔ اور اسرائیلی دعویٰ کرتے ہین۔ کہ صوفیر کا ہی نام ہے اصفر بن نفر بن عیص ابن اسحق ابن ابراہیم۔ یہ لوگ اوس وقت تک کہ یونانیون پر غالب نہین ہوئے تھے۔ رومیه (شہر روم) مین رہتے تھے۔ اور نصرانی مذہب قبول کرنے سے بیشتر اون کا مذہب صابئی تھا۔ اور صابئیون کے دستور کے موافق اون کے بت تھے۔ جن کی وہ پرستش کیا کرتے تھے۔

اون مین سے جو رومیون مین سب سے اول پادشاہ ہوا۔ اوس کا نام غالیوس تھا۔ اوس نے اٹھارہ برس حکومت کی تھی۔ اور ایک روایت یہ بھی ہے۔ کہ اوس سے پہلے رولس اور ارمانوس دو پادشاہ ہوئے تھے۔ اونہین ہی نے رومیه شہر بسایا تھا۔ اور اوسی کے نام سے اوس کا نام رومیه ہوا ہے۔ اور رومی اسی شہر کی طرف نسبت کئے جاتے ہین لیکن غالیوس کو جو اول تاریخ مین بیان کیا کرتے ہین یہ فقط اوس کی شہرت کے سبب سے ہے۔

اس کے بعد یولیوس چار برس اور چار مہینے پادشاہ رہا۔ پھر اغسطس پادشاہ ہوا۔ یہی شخص سب سے اول قیصر کے لقب سے ملقب ہوا ہے۔ قیصر اوس بچے کو کہتے ہین جو اپنی مان کا پیٹ چیر کر نکالا جاے۔ اس کی مان مر گئی تھی۔ اور یہ اوسکے شکم مین تھا اس لیے

اوس کے پیٹ کو چیر کر اسے نکالا تھا - پھر یہی لفظ اون کے تمام بادشاہون کا لقب ہوگیا اغسطس نے چھپن برس اور کئی مہینے بادشاہی کی - اکثر مورخین روم کی تاریخ اسی بادشاہ کے نام سے شروع کیا کرتے ہین - کیونکہ یہی شخص ہے جو رومیہ سے باہر نکلا - اور خشکی اور تری مین اسی نے لشکر روانہ کیے - اور یونانیون پر چڑہائی کی - اور اون کے ملک کو لے لیا - اور کلیوپاترہ کو جو یونانیون کے آخری بادشاہ تھے قتل کر دیا - اور سکندریہ پر قبضہ کر لیا - اور وہان جو جو چیزین تھین وہ سب رومیہ کو لے گیا - اور شام کا بھی مالک ہوگیا پھر یونانیون کی سلطنت جاتی رہی - اور وہ رومیون مین داخل ہوگیے - اس نے بیت المقدس پر ہیرودس ابن انطیقوس کو اپنی طرف سے نائب مقرر کیا تھا - اغسطس کی حکومت کے بیالیسوین سال مین حضرت مسیح کی ولادت ہوئی ہے - اور اسی بادشاہ نے قیصاریہ بسایا ہے -

۴ - طبریہ کی آبادی اور اصطفیوس اور یعقوب حواریون کا قتل اور شمعون کے وعظ سے روم کی ملکہ کا نصرانی ہونا اور صلیب کی لکڑی -

پھر اوس کے بعد طیباریوس ۲۳ برس تک بادشاہ رہا - اسی نے شہر طبریہ بسایا ہے - اور اوسی کے نام سے اوس کا نام طبریہ ہوا ہے اور عربون نے اوسے معرب کر لیا ہے (یہ شہر علاقہ اردن کا صدر مقام ہے) اور اسی بادشاہ کے زمانہ مین حضرت مسیح آسمان پر گیے ہین - اون کے آسمان پر جانے سے تین سال بعد تک اس کی حکومت رہی - پھر اوس کے بعد اوس کا بیٹا غایوس بادشاہ ہوا - اور چار سال حکومت کرتا رہا - اسی نے اصطفیوس کو مارا ہے - جو نصاریٰ کے نزدیک شمامسہ کا رئیس تھا - اور یعقوب کو بھی قتل کیا ہے جو یوحنا ابن زبدی کا بھائی تھا یہ دونو شخص حضرت مسیح کے حواری تھے - سوائے ان کے اس بادشاہ نے اور بھی بہت نصرانیون کو

قتل کیا تہا۔ یہی سب سے پہلا بت پرست بادشاہ ہے۔ جس نے نصرانیون کو قتل کیا ہے۔
اس کے بعد قلودیوس ابن طیباریوس بادشاہ ہوا۔ اور چودہ برس سلطنت کی۔ اسی کے
زمانہ حکومت مین شمعون الصفا قید ہوا اور پہر قید سے چھوٹکر انطاکیہ کو گیا۔ اور نصرانی مذہب
کی وہان منادی کی۔ پہر رومیہ کو گیا۔ وہان بہی منادی کی۔ اور وہان کے بادشاہ کی بی بی
نے اوس کا اتباع کیا۔ اور بیت المقدس کو گئی۔ اور اوس لکڑی کو نکالا جس پر نصاریٰ
کے زعم مین حضرت مسیح مصلوب ہوئے تہے۔ اور جو ابتک یہودیون کے پاس تہی اس
ملکہ نے اوسے اون سے لے لیا۔ اور نصاریٰ کو دیدیا (یہ انطاکیہ بلاد عواصم کا
دار السلطنت ہے اور خوبی آب و ہوا اور کثرت فواکہ مین مشہور ہے۔ اور ایک پہاڑ کے
دامن مین نصف دائرہ کی صورت مین واقع ہے اوس کی فصیل بڑی عظیم الشان بنی ہوئی
ہے جس کا دور بارہ میل کا ہے۔ اور اوس کے اندر پانچ پہاڑ ہین حلب سے انطاکیہ تک
ایک شب و روز کی مسافت ہے اور سمندر یہان سے کوئی دو فرسخ ہے اس کا بندرگاہ
قریہ سویدیہ مین ہے۔ نصاریٰ اس کو مدینۃ اللہ کہتے ہین۔ کیونکہ نصرانی مذہب کی اشاعت
کا اصلی مرکز یہی ہے اس شہر مین ایک کف دست ہے جسے کہتے ہین کہ حضرت یحییٰ
بن زکریا علیہ السلام کا ہے)

۵۔ پطرس پولوس حواریون اور یعقوب اسقف اول کا قتل اور مار ینوس حکیم اور اسیاسیانوس کا یہود و نصاریٰ کو قتل کرنا۔

پہر اوس کے بعد نیرون نے تیرہ برس تین مہینے حکومت کی۔ اس نے اپنی حکومت کے اخیر زمانہ مین پطرس اور پولوس حواریون کو شہر رومیہ
مین قتل کیا۔ اور اونہین اوندہا صلیب پر چڑہایا۔ اور اسی کے زمانہ مین یہودیون نے
یعقوب ابن یوسف کو جو پہلا اسقف تہا بیت المقدس مین پکڑا اور قتل کردیا۔ اور صلیب

کی لکڑی کو چھین کر دفن کر دیا۔ اسی پادشاہ کے زمانہ مین مارینوس حکیم تہا جس نے کتاب جغرافیہ مین زمین کا نقشہ بنایا تہا۔

پہر اوس کے بعد غلیاس نے سات مہینے حکومت کی۔ پہر اوثون تین مہینے حاکم رہا پہر اوس کے بعد بیطالیس گیارہ مہینے سلطنت کرتا رہا۔

پہر اسکے بعد اسپاسیانوس ہوا۔ جس نے سات برس سات مہینے پادشاہی کی۔ اسی کے زمانہ مین بیت المقدس کے لوگ قیصر کے برخلاف اُٹھے۔ اور قیصر نے اونہین محصور کیا۔ اور شہر کو اون سے چھین لیا۔ اور یہود و نصاریٰ دونو کو خوب قتل کیا اسی کے زمانہ مین اسرائیلیون کو بہت تکلیف اور اذیت پہونچی۔

۲۔ مرقون مجوسی اور مرقونیہ فرقہ اور یوحنا حواری پہر اسپاسیانوس کا بیٹا طیطوس بادشاہ ہوا اور دو برس تین مہینے پادشاہی کی۔ اس کے زمانہ مین مرقیون (مجوسی) نے دو اصل کے قول کا اظہار کیا۔ وہ دو اصل خیر و شر (یا نور و ظلمتہ) ہین۔ اور پہر ایک تیسری اصل (معدل جامع) ان مین اور بڑہایا۔ اوسی شخص کے نام سے مرقونیہ فرقہ منسوب کیا جاتا ہی یہ حران کا رہنے والا تہا۔ (یہ حران ایک شہر کا نام ہے۔ جسے بعض تو کہتے ہین کہ دیار بکر مین ہے اور بعض کہتے ہین دیار ربیعہ مین ہے اور بعض نے دیار مصر مین بہی بتایا ہی مگر ابن اثیر کا قول ہے کہ وہ جزیرہ ابن عمر مین ہے) پہر اس پادشاہ کے بعد دومطیانش ابن اسپاسیانوس نے پندرہ برس دس مہینے حکومت کی۔ اس نے اپنی حکومت کے نوین سال مین یوحنا حواری کاتب انجیل کو سمندر کے ایک جزیرہ مین نکالدیا اور پہر اوسکو بلایا تہا۔ پہر نرواس ایک برس پانچ مہینے رہا۔

پہر طرایانوس نے اونیس سال حکومت کی۔ اس کی حکومت کے چھٹے سال مین

یوحنا کاتب انجیل شہر افسوس مین مرگیا۔

۷۔ بیت المقدس کی آخری خرابی اور زہرہ کی ہیکل اور ساقیدسس فیلسوف۔

پہر اسکے بعد ایلیا اندریانوس نے تیس سال بادشاہی کی۔ اور یہود و نصاریٰ کے بہت آدمی قتل کیے۔ انہون نے اوس کے برخلاف سرکشی کی تہی۔ اسی وقت اوس نے بیت المقدس کو بہی اُجاڑا۔ اور خراب کیا۔ یہ اوس شہر کی آخری خرابی ہے۔ اس کے بعد پہر اوسے کسی نے خراب نہین کیا پہر اسی بادشاہ نے اوسے اپنی حکومت کے آٹھوین سال مین پہر آباد کیا۔ اور اوس کا نام ایلیا رکہا۔ اس سے پہلے اوسے اورشلم کہا کرتے تہے اور آباد کرتے وقت اس بادشاہ نے اوسمین کچہہ رومی اور یونانی بہی بسائے۔ اور زہرہ ستارہ کی اوسمین ایک عظیم الشان ہیکل بنائی۔ یہ بہت بڑی عمارت تہی۔ اوسمین سے اوپر کا کچہہ حصہ گر گیا ہے۔ اور آج تک یعنی سنہ ۳۰۰ھ تک باقی ہے۔ مین نے اوسے خود دیکہا ہے۔ یہ بڑی مضبوط اور محکم عمارت ہے۔ لوگ اوسے داؤد سے منسوب کرتے ہین۔ جو میری سمجہہ مین نہین آتا۔ یہ مکان تو اون سے ایک زمانہ دراز کے بعد بنایا گیا ہی لوگون نے مجہہ سے بیت المقدس مین بیان کیا تہا۔ کہ حضرت داؤد نے اسے بنایا ہے اور وہان عبادت کے واسطے جایا کرتے تہے اسی بادشاہ کے زمانہ مین ساقیدسس فیلسوف بہی تہا۔ جسکا لقب صامت (یعنی خاموش) تہا۔

۸۔ بطلیموس کا زمانہ اور ابن دیصان قائل بالاثنین اور جالینوس اور نصرانی مذہب کی اشاعت

پہر اوسکے بعد انطینس بیوس بادشاہ ہوا۔ اور بائیس برس حکومت کی اسکے زمانہ مین وہ بطلیموس تہا۔ جو کتاب مجسطی اور جغرافیہ وغیرہ کا مصنف ہے۔ لوگ یہ بہی کہتے ہین۔ کہ وہ قلودیس بادشاہ کی نسل سے ہے۔ اسی لیے اوسے قلودی بہی کہا کرتے ہین یہ روم کا چہٹا

بادشاہ تھا۔ اور اس امر کی دلیل۔ کہ یہ بطلیموس اس زمانہ مین تھا اور یونانیون کے زمانہ مین نہ تھا یہ ہے کہ اوس نے اپنی کتاب مجسطی مین ذکر کیا ہے۔ کہ مین نے سکندریہ کے مقام پر ۸۸۰ بخت نصر مین آفتاب کا مشاہدہ کیا تھا اور بخت نصر کی حکومت سے دارا کے قتل تک ۴۲۹ برس ۱۶۳ دن گزرے تھے۔ اور دارا کے قتل سے کلیوپاترہ تک جو یونانیون کے آخری بادشاہ تھے اور جسے اغسطس نے قتل کیا تھا ۲۸۶ برس ہوگئے تھے۔ اور اغسطس کے غلبہ سے انطنیوس کیوقت تک ۱۶۷ برس ہوگئے تھے۔ اس واسطے بخت نصر کی حکومت سے اوریانوس تک تقریباً ۸۸۳ برس ہوئے۔ یہ تعداد اوس کے موافق ہے جو اوس نے اپنی کتاب مین تحریر کی ہے۔ راوی کہتا ہے کہ بعض لوگ اوسے کلیوپاترہ آخر ملوک الیونائیین کا بیٹا بھی بتاتے ہین۔ مگر بعض علمائے تاریخ نے اسے غلط بتایا ہے۔ اور ملوک یونانیین اور اون کی مدت حکومت حسب مذکورہ بالا بیان کی ہے۔ اور ابو جعفر طبری نے تو اون کی مدت حکومت دوسو ستائیس برس کی کی ہے۔ جیسا کہ اوپر ذکر ہوچکا ہے۔

پھر اس بادشاہ کے بعد مرقس بادشاہ ہوا۔ جسے اوریلیوس کہتے ہین۔ اس نے اونیس برس [19] حکومت کی۔ اسی زمانہ مین ابن دیصان نے اپنے قول کا اظہار کیا۔ یہ رہا شہر مین (جو جزیرہ مین بستا ہے) اسقف تھا۔ اور قائلین بالاثنین مین سے تھا۔ اور رہا کے دروازہ پر جو دریا بہتا ہے اوسکے نام سے دیصان اس کا نام ہوا ہے۔ یہ اوس پر پڑا ہوا ملا تھا۔ اس نے اس دریا پر ایک کنیسہ بھی بنایا تھا۔

پھر قومودوس نے بارہ برس بادشاہی کی۔ اِسکے زمانہ مین جالینوس ہوا ہے۔ اس جالینوس نے بطلیموس قلودی کو دیکھا تھا۔ اور اِسکے زمانہ مین نصرانی دین کی اشاعت ہوگئی تھی

فلاطون کی کتاب جوامع فی السیاستہ مین جالینوس نے ان نصرانیون کا ذکر کیا ہے۔

۹۔ سیوراس کا یہود و نصاریٰ کو قتل کرنا اور فلیبس کا نصرانی ہونا اور اصحاب کہف کا زمانہ

پہر برطینقش نے تین مہینے اور پولیانوس نے دو مہینے پادشاہی کی۔ پہر سیوراس سترہ برس پادشاہ رہا۔ اس نے یہود اور نصاریٰ کو اپنے زمانہ مین خوب قتل کیا۔ اور اونہین پراگندہ کر دیا۔ اور سکندریہ مین ایک عظیم الشان ہیکل بنائی اور اوس کا نام ہیکل آلہتہ رکھا پھر انطینوس نے چھ سال پہر مقرونیوس نے ایک سال دو مہینے پہر انطونیوس ثانی نے چار سال پادشاہی کی پہر الکسندروس نے جس کا لقب ماسیاس تہا تیرہ برس اور مقسمیانوس نے تین برس پہر مقسموس نے تین مہینے پہر غردیانوس نے چھ سال پادشاہی کی۔

پھر فیلبوس چھ برس پادشاہ رہا۔ اس نے صابئی مذہب کو چھوڑ کر نصرانی دین اختیار کر لیا۔ اور اس کی سلطنت والون نے کثرت سے اوس کا اتباع کیا۔ پہر اون مین اختلاف پڑا۔ چنانچہ ان مخالفین مین سے داقیوس نام ایک بطریق اٹھا۔ اور اوس نے فیلبوس کو قتل کر دیا۔ اور سلطنت کا مالک ہو گیا۔ پھر فیلبس کے بعد داقیوس نے دو سال پادشاہی کی۔ اور نصاریٰ کے پیچھے پڑ گیا۔ اس سے اصحاب کہف (غار والے) ایک غار مین بھاگ کر جا چھپے۔ یہ غار شہر افسوس کے پاس جبل شرقی مین تھا۔ اور شہر اجڑ گیا۔ اس غار مین یہ لوگ ڈیڑھ سو برس رہے۔ لیکن یہ قول باطل ہے کیونکہ بیان سابق سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح کے رفع سے اس وقت تک کوئی دو سو پندرہ برس ہوئے ہون۔ اور قرآن مجید کے بیان کی رو سے معلوم ہوتا ہے کہ اصحاب کہف وہان تین سو نو برس رہے ہین جب ان کو جمع کرین تو پانچ سو چوبیس برس ہوتے ہین اس سے چاہیئے

کہ اون کا ظہور اسلام سے کوئی ساٹھہ برس پہلے ہوا ہو - اور یہ ہم بیان کر چکے ہین - کہ اون کے ظہور سے ہجرت تک دو سو سال سے زیادہ گزر چکے تہے - اب اگر یہ مدت بھی اوس مین جوڑ دی جائے - تو یہ زمانہ حضرت مسیح اور نبی صلعم کے درمیان کے زمانہ سے بہی زیادہ ہو جاتا ہے - اس مین قرآن کی مخالفت لازم آتی ہے - اگر قرآن شریف مین اسکا بیان نہ ہوتا تو جو وہ کہتا ٹہیک سمجہا جاتا - البتہ اس راوی کا یہ مطلب ہو - کہ اون کی غیبت ڈیڑہ سو برس رہی تہی تو یہ ہو سکتا ہے -

۱۰ - سلطنت روم کے حصہ اور قسطنطین کا نصرانی ہونا اور اونکے بادشاہون کی تاریخ مین اختلافات -

پہر اوس کے بعد غلیوس نے دو سال بادشاہی کی - اس کا شریک پولیانوس تہا - اوس نے پانچ سال بادشاہی کی - پہر قلودیوس پہر اوس کے بیٹے اورلیانوس نے چھ برس حکومت کی - پہر طاقسطورس اور اوسکا بہائی نو مہینے پہر بروس نو سال پہر قاروس دو سال پانچ مہینے پہر وقلطیانوس سترہ برس بادشاہی کرتے رہے

پہر مقسیمانوس بادشاہ ہوا - اور مقسنطیوس اوس کا بیٹا اوس کا شریک ہوا - پہر یہ دونو آپس مین لڑے - اور ملک کو باہم تقسیم کر لیا - باپ تو شام بلاد جزیرہ اور کچھ روم کے ملک پر بادشاہ ہوا - (جزیرہ جب کسی لفظ کی طرف مضاف نہو اور مطلق بولا جائے تو اوس سے مراد وہ سرزمین ہے جو دجلہ اور فرات کے درمیان ہے - اور جسے جزیرہ قور کہتے ہین - اس مین بہت شہر ہین اور بڑا آباد ملک ہے) اور بیٹا رومیہ پر اور فرانس کے اوس حصہ پر جو رومیہ کے قریب ہے حاکم ہوا - یہ دونو نو برس بادشاہ رہے - ان کے ساتھ قسطنطین بہی بادشاہ بن بیٹہا تہا - جو قسطنطین کا باپ تہا اور بوزنطیا اور اوس کے قرب و جوار کا یعنی قسطنطنیہ کے نواحی کا مالک ہو گیا تہا - اس وقت تک قسطنطنیہ آباد نہین ہوا تہا پہر جب قسطنطین

مر گیا - تو اوس کا بیٹا قسطنطین بادشاہ ہوا - جو اپنی ماں ہیلانا کے نام سے مشہور ہے - یہ بادشاہ نصرانی ہوگیا تھا - راوی کہتا ہے - کہ یہ روم کے بادشاہ اوّل سے لیکر آخر تک بالکل ملوک طوائف کے مشابہ ہین - اون کی تعداد ٹھیک نہین معلوم ان مین علما کا ایسا ہی اختلاف ہے جیسا کہ اون کا اختلاف ملوک طوائف مین ہے البتہ جن پر اعتبار ہے وہ قسطنطین سے ہرقل تک ہین جن کے زمانہ مین محمد صلعم مبعوث ہوئے ہین -

یہ بات جو اس راوی نے کہی ہے واقعی صحیح ہے - کیونکہ اون کے بیانات مین بڑے بڑے اختلافات اور تناقض ہین چنانچہ داقیوس اور اصحاب کہف کے بیان مین ہم نے کچھ اس کا اشارہ کیا ہے - اسی وجہ سے طبری نے اصحاب کہف کی نسبت یہ بیان نہین کیا - کہ وہ کس بادشاہ کے عہد مین تھے - لیکن ہمین اس وجہ سے اون کو ایک بادشاہ کے زمانہ مین کہنا پڑا ہے - کہ ہم نے اون کے زمانہ کے حوادث بیان کئے ہین

طبقہ ثانیہ - روم کے نصرانی پادشاہ

۱۱ - قسطنطین کے نصرانی ہونے کی وجہ مین اور قسطنطنیہ کی آبادی -

پھر قسطنطین تمام بلاد روم کا بادشاہ ہوا - جو اپنی ماں ہیلانا کے نام سے مشہور و معروف ہے اور اس سے اور مقسیمانوس اور اوس کے بیٹے سے بہت سی لڑائیاں ہوئین - جب یہ باپ بیٹے مر گیے - تو یہ قسطنطین تمام ملک کا اکیلا ہی بادشاہ ہوگیا - اور تینتیس ۳۳ برس تین مہینے حکومت کی - یہ شخص روم کے بادشاہون مین سے عیسائی ہوگیا تھا - اور نصرانی مذہب کی تائید مین لڑتا تھا - جس سے لوگون نے اس مذہب کو قبول کیا - اور اس وقت سے

اب تک اوس مذہب پر چل رہے ہین -
اس کے نصرانی ہونے کی نسبت مختلف حکایتین بیان کی جاتی ہین - ایک روایت تو یہ ہے - کہ اس کو برص کا مرض تہا لوگون نے چاہا - کہ کسی طرح سے اوسے دور کرین - اس پر ایک وزیر نے جو چھپا ہوا نصرانی تہا - یہ راے دی - کہ کوئی دین قبول کر کے اوس کی تائید مین لڑنا چاہیئے - پہر اوس کے روبرو نصرانی مذہب کی خوبیان بیان کین - اور کہا کہ اسی مذہب والون کی تائید کرنا مناسب ہے - چنانچہ بادشاہ نے ایسا ہی کیا - اور روم کے نصرانی اوس کے رفیقون کی تائید مین اُٹھ کہڑے ہوے اس سے بادشاہ کو قوت ہو گئی - اور اپنے مخالفین کو اوس نے مغلوب کر لیا - اور بعض ایک اور روایت بیان کرتے ہین - وہ کہتے ہین - کہ قسطنطین نے کچھ فوجین کہین بہیجین - جو اون کے اصنام کے نام پر بنائی گئی تہین - یہ فوجین شکست کہا کر بہاگ آئین - ان کے سات صنم تہے - اور صابئین کی عبادت کے موافق وہ سات ستارون سے منسوب تہے - ایک وزیر نے جو خفیہ نصرانی ہو گیا تہا - اس معاملہ مین اون سے کچھ گفتگو کی اور بتون کی حقارت اون کے سامنے بیان کی - اور بادشاہ سے نصرانی مذہب کی تعریف کی - بادشاہ نے اوسے قبول کر لیا - اس سے اوسے فتح ہوئی اور پہر وہ اخیر تک بادشاہ رہا - ایسی ہی اور بہی کئی روایتین بیان کرتے ہین - واللہ اعلم
اسی بادشاہ نے قسطنطنیہ اپنی حکومت کی تیسرے سال بسایا ہے - اس مقام کو مضبوط خیال کر کے اوس نے اسے پسند کیا تہا - یہ شہر اوس خلیج کے کنارہ آباد ہے - جو بحر اسود سے نکل کر بحر روم مین گرتا ہے اور یہ شہر اوس بر اعظم مین ہے جو رومیہ اور بلاد فرنگ و اندلس سے ملا ہوا ہے - رومی لوگ اسے استنبول یعنی

دار الملک کہتے ہین۔

۱۲- سنودس اول اور اریوسیہ فرقہ اور قسطنطین اور ہیلانا کا نصرانی ہوکر کینسہ بنوانا اور عید صلیب

اسی پادشاہ کے عہد مین اوس کے جلوس کے دس سال بعد اول سنہودس ہوا۔ سنہودس کے معنی مین اجتماع یہ سنہودس بلاد روم کے شہر نیقیہ مین (جو استنبول کے قریب واقع ہے) ہوا تھا اور اوس مین دو ہزار اڑتالیس اسقف جمع ہوئے تھے۔ پہر ان مین سے تین سو اٹھارہ اسقف منتخب کئے گیے۔ جو تمام باتون مین متفق تھے۔ اور کسی بات مین مختلف نہ تھے ان سب نے اریوس اسکندرانی سے جس کے نام سے نصاریٰ کا فرقہ اریوسیہ منسوب ہے اوس کے میل جول سے ممانعت کردی۔ اور قسطنطین نے نصرانی شریعت کو بنایا۔ اس سے پہلے نصرانی شریعت نہ تھی۔ اس مجمع کا رئیس سکندریہ کا بطریق تھا اسی پادشاہ کی حکومت کے ساتوین سال اس کی مان ہیلانا رہاویہ جسے اس کے باپ نے رہا مین پکڑا تھا۔ اور اوس کے پیٹ سے قسطنطین پیدا ہوا تھا بیت المقدس کو گئی۔ اور اوس لکڑی کو لیا جس پر نصاریٰ کے زعم مین حضرت مسیح مصلوب ہوئے تھے اور اس لکڑی کے ملنے کے دن کو عید قرار دیا۔ جسے عید صلیب کہتے ہین۔ اور اسی ملکہ نے کینسہ قمامہ بھی بنایا جسے کینسہ قیامہ بھی کہتے ہین۔ اور جو اب تک موجود ہے۔ اور جہان حج کے واسطے تمام قسم کے نصاریٰ جایا کرتے ہین ایک روایت یہ بھی ہے۔ کہ یہ ملکہ اس وقت نہین بلکہ اس سے کچھ مدت بعد گئی تھی۔ کیونکہ ایک روایت مین اس کا بیٹا اپنے جلوس کے سنہ ۲۵ مین نصرانی ہوا تھا۔ اکیسوین سال مین اوس نے اور اوس کی مان نے اپنے تمام ممالک مین کینسہ بنا دئے تھے۔ انہین مین سے کینسہ حِمص یا حَمص ہے۔ (یہ شام کے ملک مین ایک شہر ہے) اور کینسہ رہا بھی اوسی کا

بنایا ہوا ہے۔ جو دنیا کے عجائبات مین سے ہے۔

۱۴۳۔ یولیانوس صابئی کا نصاریٰ کو قتل کرنا اور یونیانوس نصرانی کا نصرانیون کی تائید کرنا

پہر اوس کے بعد قسطنطین کا بیٹا قسطنطین بادشاہ ہوا۔ جو اپنے باپ کی طرف سے انطاکیہ کا چوبیس برس تک حاکم رہا تہا باپ نے اسے قسطنطنیہ حوالہ کیا۔ اور اوس کے بھائی قسطنطس کو انطاکیہ شام مصر اور جزیرہ کا ملک اور اوس کے دوسرے بہائی قسطوس کو رومیہ اور اوس کے گرد و نواح کا علاقہ فرنگ وصقالبہ عنایت کیا (صقالبہ ایک قوم ہے۔ جو بلغر اور قسطنطنیہ کے درمیان رہتی ہے ان کے رنگ سرخ اور بال بہورے ہوتے ہین) اور اون دونو سے عہد و مواثیق لیے۔ کہ وہ اپنے بھائی قسطنطین کی اطاعت و انقیاد کرتے رہینگے۔ پہر قسطنطین کے بعد یولیانوس اوس کے بھائی کا بیٹا دو سال بادشاہ رہا۔ یہ ہمیشہ سے صابئی مذہب تھا۔ مگر اپنے مذہب کو چھپائے ہوئے تھا۔ جب بادشاہ ہوا۔ تو اوس نے اپنے مذہب کو ظاہر کیا۔ اور کنیسہ خراب کر ڈالے۔ اور نصاریٰ کو قتل کیا۔ اور یہی بادشاہ ہے جو شاپور ابن اردشیر کے زمانہ مین عراق پر چڑہ کر گیا تہا۔ مگر ایک تیر کے لگنے سے مر گیا۔ اس واقعہ کو ابو جعفر نے شاپور ذی الاکتاف کے زمانہ مین لکھا ہے۔ جو شاپور ابن اردشیر کے بہت بعد ہوا ہے۔

پہر اوس کے بعد یونیانوس ایک سال بادشاہ رہا۔ یہ نصرانی تھا۔ اس نے نصرانی مذہب کی تائید کی۔ اور عراق سے لوٹ کر آیا۔ پہر اوس کے بعد ولنطیوشس بارہ برس پانچ مہینے بادشاہ رہا۔ پہر والنس نے تین برس تین مہینے اور والنطیانوس نے تین سال بادشاہی کی۔

۱۴۴۔ تہودوس ثانی اور بطریقون کی کرسیان

پہر تدوس کبیر جس کے معنی عطیۃ اللہ کے ہین

اور اصحاب کہف اور سنہودس ثالث اور نسطوریہ فرقہ اور شہرستانی کی غلطی۔

اونیس برس پادشاہ رہا۔ اسکے ایام حکومت مین سنہودس ثانی قسطنطنیہ مین ہوا۔ اس مین ڈیڑہ سو اسقف جمع ہوئے تہے اور مقدونس اور اوسکے متبعین پر لعنت کی تہی۔ اور اوسمین سکندریہ کا بطریق انطاکیہ کا بطریق اور بیت المقدس کا بطریق بہی تہا اور بطریقون کی دار القرار جن جن شہرون مین ہین وہ چار ہین۔ ایک تو اون مین رومیہ ہے۔ جہان پطرس حواری کی کرسی ہے۔ دوسرا اسکندریہ ہے۔ جہان مرقس کی کرسی ہے۔ یہ مرقس انجیل کے چار مصنفون مین سے ایک شخص ہے۔ تیسرا شہر قسطنطنیہ ہے اور چوتھا انطاکیہ ہے۔ انطاکیہ مین بہی پطرس کی ہی کرسی ہے۔

اسی پادشاہ کی حکومت کے آٹھوین سال اصحاب کہف ظاہر ہوئے تہے۔

اس کے بعد ارقادوس ابن تدوس تیرہ برس پادشاہ رہا۔ پہر تدوس الصغیر ابن تدوس الکبیر بیالیس برس سلطنت کرتا رہا۔ اس پادشاہ کے جلوس کے اکیسوین سال تیسرا سنہودس شہر افسوس مین ہوا۔ اس مجمع مین دوسو اسقف جمع ہوئے تہے۔ اور اوس کا سبب یہ تہا۔ کہ نسطورس قسطنطنیہ کے بطریق نے جو نسطوریہ فرقہ کے نصاریٰ کا بانی ہے نصاریٰ کے مذہب والون سے کچھہ مخالفت کی تہی۔ اس واسطے ان لوگون نے اوس پر لعنت کی اور اوسے قسطنطنیہ سے نکالدیا۔ بعد ازان وہ صعید مصر مین چلا گیا۔ اور بلاد جمیم مین سکونت اختیار کرلی۔ اور ایک قریہ مین جس کا نام سیصلع تہا مر گیا۔ وہان اوس کے اتباع کثرت سے ہوگئے تہے۔ اور اس وجہ سے اون کے درمیان مخالفت پیدا ہوئی اور خوب خوب لڑائیان ہوئین۔ پہر اوس کی بات ہیٹی پڑ گئی۔ جسے کچھہ عرصہ کے بعد برصوما نصیبین کے مطران (آرچ بشپ) نے بہراد سے۔ پہلے ہی کی طرح کا

کردیا۔ (نصیبین بلاد الجزیرہ مین ایک شہر ہے۔ جو اون قافلہ والون کے راستہ مین پڑتا ہے جو موصل سے شام کو جاتے ہین سنجار یہان سے نو فرسخ ہے۔ اس کی فصیل لمبی ہے اور پانی بافراط ہے مگر کہنڈر بہت پڑے ہوئے ہین۔ دیار ربیعہ کا صدر مقام ہے) یہان ایک یہ عجیب بات ہے۔ کہ شہرستانی مصنف کتاب نہایۃ الاقدام فی الاصول و مصنف کتاب الملل والنحل نے مذاہب قدیمہ وجدیدہ کے ذکر مین بیان کیا ہے۔ کہ نسطور مامون خلیفہ کے زمانہ مین تھا۔ اور یہ بات صرف اوسی نے بیان کی ہے۔ کسی اور نے اس طرح بیان نہین کیا ہے۔

۱۵۔ چوتھا ستہودس اور یعقوبیہ مذہب اور عموریہ کی آبادی۔

پھر اوس کے بعد مرقیان چھہ برس بادشاہ رہا۔ اس کی حکومت کے اول ہی سال مین چوتھا ستہودس ہوا۔ جو قسطنطنیہ کے بطریق تسقرس کے برخلاف ہوا تھا۔ اس مین تین سو تیس اسقف جمع ہوئے تھے۔ اور اس مجمع مین یعقوبیہ فرقہ والون نے تمام باقی نصاری سے مخالفت کی تھی۔

اس کے بعد لیون الکبیر سولہ برس بادشاہ رہا۔ پھر لیون الصغیر بادشاہ ہوا۔ اس نے صرف ایک سال بادشاہی کی۔ اور یعقوبی المذہب تہا۔ پھر زینون سات برس بادشاہ رہا۔ یہ بہی یعقوبی مذہب تھا۔ اور بعد مین تارک الدنیا ہو گیا اور اپنے بیٹے کو ملک دیدیا تھا۔ جب اوس کا بیٹا مر گیا۔ تو وہ پھر اپنی حکومت پر آگیا۔ اس کے بعد نسطاس ستائیس برس بادشاہ رہا یہ بہی یعقوبی مذہب تہا۔ اس نے عموریہ آباد کیا ہے۔ جب اس نے اوس کی بنیاد کہدوائی وہان ایک بڑا خزانہ مل گیا جس کو اس نے اوس کی تعمیر مین خرچ کیا اور کچھ بچا بہی لیا۔ اور اوس سے کینسہ اور گرجے بنوائے۔ (عموریہ غالباً انکوریہ کا

معرب ہے - اس شہر پر معتصم باللہ نے چڑھائی کی تھی - اب یہ ویران ہو گیا ہے)-

۱۶ - پانچوان سنہودس اور اوریجا کو جدا کرنا اور یعقوبیہ اور ملکیہ فرقہ والون کی لڑائیان -

پھر اوس کے بعد یوسطین سات برس پادشاہ رہا - اس نے یعقوبیہ فرقہ والون کو خوب قتل کیا پھر یوسطانوس نے اونیس برس پادشاہی کی - اور ایک عجیب وغریب کینسہ بنایا - اس کے زمانہ مین پانچوان سنہودس قسطنطنیہ مین ہوا - اس مجمع کے اسقفون نے اوریجا اسقف منبج سے میل جول ترک کر دیا - (منبج قنسرین کے علاقہ مین ایک چھوٹا سا شہر ہے - جسے کہتے ہین کسری نے اوس وقت آباد کیا ہے - جب اہل فارس کو وہان غلبہ ہو گیا تہا وہ حلب سے دس فرسخ اور فرات سے تین فرسخ پر واقع ہے -) وہ کہتا تھا کہ بندی جو نیک و بد عمل کرتے ہین اللہ تعالیٰ اون کی روحین اون کے کردار کے موافق حیوانات کے اجسام مین ڈالدیا کرتا ہے اور اسطرح پر وہ تناسخ کا قائل تھا - اسی بادشاہ کے زمانہ مین یعقوبیہ اور ملکیہ فرقون کے نصرانیون مین ملک مصر مین بڑے فتنہ وفساد ہوئے - اور اوسی کے زمانہ مین بیت المقدس اور جبل الخلیل مین یہودیون نے نصرانیون کو بہت مارا پیٹا اور کثرت سے مخلوق کو قتل کیا - اس بادشاہ نے کینسہ اور گرجے بہت بنائے تھے -

پھر اوس کے بعد یوسطینوس نے تیرہ برس سلطنت کی - اسی بادشاہ کے زمانہ مین نوشیروان کسری پادشاہ ہوا ہے پھر طباریوس تین برس آٹھ مہینے پادشاہ رہا - اس سے اور نوشیروان سے مراسلت ہوئی اور صلح ہو گئی تہی - اس کو تعمیر کا اور اوسکی آرائش وزیبایش کا بڑا شوق تہا -

۱۷ - مارونیہ فرقہ اور موریق کا پرویز کو اور پرویز کا

پھر اوس کے بعد موریق بیس برس چار مہینے

موریق کی اولاد کو مدد دینا۔ پادشاہ رہا۔ اس کے زمانہ مین شہر حماۃ کے
رہنے والون مین سے (جو شام مین حمص سے ایک منزل کے فاصلہ پر دریاے عاصی
کے کنارہ بستا ہے) ایک شخص پیدا ہوا تھا۔ جو مارون کے نام سے مشہور تھا جس کے
نام سے نصاریٰ کا مارونیہ فرقہ بنا تھا۔ اس کا کچھ ایسا عقیدہ تھا جو اپنے متقدمین سے
بالکل جدا تھا۔ شام مین اس کے متبعین کثرت سے ہو گئے تھے۔ لیکن اون کا اعتقاد
دنیا سے معدوم ہو گیا۔ اب اون مین سے کوئی بھی کہین نظر نہین آتا۔ یہ موریق وہی
پادشاہ ہے جس کے پاس کسریٰ پرویز اوس وقت گیا تھا۔ جب کہ اوسے بہرام چوبین
نے شکست دی تھی۔ موریق نے اپنی بیٹی سے اوس کا بیاہ کر دیا۔ اور لشکر سے
اوس کی مدد کی۔ اور اوسے پھر اپنے ملک کا پادشاہ کرا دیا۔ جس کا ذکر ہم آیندہ چلکر
کرینگے۔ انشاءاللہ تعالیٰ۔

پھر اوس کے بعد فوقاس پادشاہ ہوا۔ یہ موریق کے بطریقون مین سے تھا۔ اس
نے دہوکہ سے موریق کو قتل کر دیا۔ اور اوس کے بعد روم کا پادشاہ ہو گیا۔ اور آٹھ برس
چار مہینے پادشاہی کی۔ جب یہ پادشاہ ہوا تو اوس نے موریق کے پس ماندون اور
اوس کے دوستون کو خوب قتل کیا۔ جب یہ حال پرویز کو معلوم ہوا۔ تو اوسے بڑا
غصہ آیا اور اوس نے شام اور مصر کو فوجین بھیجین۔ اور اون دونو ملکون پر قبضہ کر لیا۔
اور نصاریٰ کے بہت آدمی مار ڈالے جس کا ذکر آیندہ چلکر ہم پرویز کے بیان مین
کرینگے۔

۱۸۔ ہرقل کا پادشاہ ہونا۔ پھر اوس کے بعد ہرقل پادشاہ ہوا۔ اس کے پادشاہ ہونیکا سبب
یہ ہوا کہ جب فارس کی فوجین روم مین گئین۔ اور رومیون کو اونہون نے قتل کیا۔ اور خلیج

قسطنطنیہ پر پہونچکر وہان رومیون کو گھیرا تو ہرقل اوس وقت کچھ غلہ براہ دریا رومیون کے لیے جا رہا تھا - یہ موقع رومیون کو اچھا ہاتھ آگیا - اور ہرقل نے وہان اپنی شہامت و شجاعت کا خوب اظہار کیا - اور رومی اوس سے مانوس و مالوف ہوگئے - اس پر اوس نے رومیون کو بھڑکایا - کہ فوقاس کو قتل کر دین - اور اوس کی بہت برائیان اون کے ذہن مین جما دین - رومیون نے اوسے مار ڈالا - اور ہرقل کو پادشاہ کر دیا -

طبقہ ثالثہ روم کے پادشاہونکا جو ہجرت نبوی کے بعد ہوئے ہین

۱۹ - ہرقل کے زمانہ مین نبی صلعم کا ہونا اور قسطنطین اور چھٹا سنہدوس -	ان مین سب سے اول ہرقل ہوا ہے جس کے پادشاہ ہونیکا سبب اوپر لکھدیا گیا ہے اس نے

پچیس برس اور ایک روایت مین ہے کہ اکتیس برس پادشاہی کی ہے - اسی کے زمانہ مین نبی صلعم مبعوث ہوئے اور مسلمانون نے شام کا ملک اسی سے لیا - پھر اس کے بعد اس کا بیٹا قسطنطین ہوا - جسے کوئی کوئی اوس کے بھائی قسطنطین کا بیٹا بھی بتاتے ہین - اس نے ساڑھے نو برس پادشاہی کی - جس کا ذکر غزاۃ صواری کے بیان مین آئیگا انشاء اللہ تعالیٰ -

اس پادشاہ کے زمانہ مین چھٹا سنہدوس ہوا ہے جسکی غرض یہ تھی کہ قورس پر لعنت کیجائے - جس نے ملکیہ فرقہ والون کی مخالفت اور مارونیہ فرقہ والون کی موافقت کی تھی -

۲۰ - قسطا ہرقل قسطنطین اسطینان بونطش اور بکرر اسطینان کی پادشاہی -	پھر اوس کے بعد اوس کا بیٹا قسطا حضرت علی اور حضرت معاویہ کی خلافت مین پندرہ برس

پادشاہ رہا - پھر ہرقل اصغر ابن قسطنطین چار سال تین مہینے پادشاہ رہا - پھر قسطنطین

ابن قسطا حضرت معاویہ کی اخیر زمانہ اور یزید اور اوسکے بیٹے معاویہ اور مروان بن الحکم اور ابتدائی عہد عبدالملک
مین تیرہ سال تک بادشاہ رہا۔ پھر اسطینان معروف بہ اخرم (نکٹا) عبدالملک کے زمانہ مین نو برس بادشاہ
رہا پھر رومیون نے اوسے معزول کردیا۔ اور اوسکی ناک کاٹ لی۔ اور کسی جزیرہ مین بھیجدیا گیا۔ وہان سے وہ
بھاگ کر خزر کے بادشاہ کے پاس چلا گیا۔ (خزر ترکون کی ایک قوم ہے) اور اوس سے
مدد مانگی۔ مگر جب اوس نے مدد نہ دی تو وہان سے برجان کے ملک مین چلا گیا۔
(برجان رومیون کی ایک قوم ہے)

پھر اوس کے بعد بونطش تین سال تک عبدالملک کے عہد مین حکومت کرتا رہا
پھر حکومت کو چھوڑکر راہب بن گیا پھر سمین جو طرسوسی کے نام سے مشہور ہے سات برس
بادشاہ رہا۔ اس وقت اسطینان اس پر چڑھکر آیا۔ اور اوس کے ساتھ برجان کا بادشاہ
بھی آیا۔ پھر فریقین مین بہت لڑائیان ہوئین۔ اور اسطینان کی فتح ہوئی۔ اور طرسوسی
معزول کیا گیا اور اسطینان پھر بادشاہ ہوگیا۔ یہ واقعات ولید بن عبدالملک کے زمانہ
کے ہین۔ پھر اسطینان کی حکومت جم گئی۔ اسطینان نے برجان کے بادشاہ سے
سالانہ خراج دینے کی شرط کی تھی۔ لیکن رومیون نے خراج دینا نہ چاہا۔ اس پر اسطینان
نے بہت رومیون کو قتل کیا۔ اور رومی پھر اکٹھے ہوئے۔ اور اونہون نے اسطینان کو
بھی قتل کردیا۔ دوسری مرتبہ اوس نے ڈھائی سال حکومت کی۔ اور اوس کا قتل سلیمان
بن عبدالملک کے ابتدائے عہد مین ہوا ہے۔

۲۱۔ نسطاس تیدوس الیون قسطنطین الیون قسطنطین اور رینی کی بادشاہی۔

پھر نسطاس ابن فیلقوس بادشاہ ہوا۔ اس کے زمانہ مین رومیون مین اختلاف پڑا۔ اور اونہون نے
اسے معزول کرکے ملک سے نکال دیا۔ پھر تیدوس ارمنی سلیمان بن عبدالملک

نکے ہی عہد مین ہوا۔ اسی کو مسلمۃ بن عبد الملک نے محصور کیا تھا۔ پہر اوس کے بعد
ضعف مملکت کے سبب سے الیون ابن قسطنطین پادشاہ بنایا گیا۔ اس نے رومیون
سے یہ وعدہ کیا تھا کہ مین مسلمانون کو قسطنطنیہ سے ہٹا دون گا اس نے چھبیس [۲۶] برس
پادشاہی کی۔ اور اوس سال مین مرا۔ جس سال مین ولید بن یزید بن عبد الملک خلیفہ
ہوا ہے۔ پہر اوس کے بعد اوس کا بیٹا قسطنطین اکیس [۲۱] برس پادشاہ رہا۔ اس کے زمانہ
مین دولت امویہ کا انقراض ہوا۔ اور یہ اوس وقت مرا۔ جب کہ منصور کے زمانہ کے
دس [۱۰] سال گزر چکے تہے۔ پھر اس کے بعد اس کا بیٹا الیون اونیس برس چار مہینے
حکومت کرتا رہا۔ اور مہدی کی خلافت مین مرگیا۔ پہر اوس کے بعد الیون ابن قسطنطین
کی بی بی رینی نام پادشاہ ہوئی۔ اور اوس کا بیٹا قسطنطین ابن الیون بھی اوس کے
ساتھ شریک رہا۔ اس کی حکومت خلیفہ مہدی کے زمانہ سے رشید کے شروع
خلافت تک رہی جب اوس کا بیٹا بڑا ہو گیا۔ تو اوس کے اور رشید کے درمیان جھگڑا
ہوا پہلے اوس کی مان نے رشید سے صلح کر رکھی تہی۔ اس واسطے رشید قسطنطین پر
چڑھ کر گیا۔ اور فریقین مین لڑائی ہوئی اور قسطنطین کو شکست ہوئی قریب تہا کہ وہ گرفتار
ہو جائے۔ کہ اوس کی مان نے اوسے اندھا کر دیا۔ اور خود پادشاہ ہو گئی۔ اور رشید
سے صلح کر لی۔ پھر وہ پانچ برس پادشاہ رہی۔

۲۲۔ نقفور کا ڈاڑہی رکھانا اور ولی عہدی کا دستور قایم کرنا اور سارقیوس کے معنی اور استبرق کی پادشاہی۔

پھر نقفور نے اوس سے پادشاہی لے لی۔ اور سات برس تین مہینے پادشاہی کی۔ اس کے باپ کا نام استبرق تہا۔ مین نے اس لفظ کو بہت کتابون مین نقفور بہ سکون قاف لکھا دیکھا ہے۔ لیکن ایک شخص مجھ سے

کہتا تہا کہ وہ نقفور بفتح القاف ہے اس نقفور نے اپنے بیٹے کو اپنے بعد ولی عہد کیا تہا۔ یہ دستور رومیون مین اسی شخص نے پہلے جاری کیا ہے۔ اس سے پیشتر رومیون مین یہ قاعدہ نہ تھا۔ نقفور سے پہلے روم کے بادشاہ ڈاڑہی منڈایا کرتے تہے اور ایسے ہی فارس کے بادشاہ بہی ڈاڑہی ندارد رکہتے تہے۔ مگر نقفور نے ڈاڑہی کا منڈانا موقوف کردیا۔ اور اسیطرح روم کے بادشاہ کسی کو خط لکہتے تو لکہا کرتے تہے من جانب فلان ملک النصرانیۃ نقفور نے اسے موقوف کرکے اس طرح لکہنے کا قاعدہ نکالا۔ من جانب فلان ملک الروم۔ اور کہا مین سب نصرانیون کا بادشاہ نہین ہون۔ اور روم والے عربون کو اسماعیل کی مان بی بی ہاجرہ کی نسبت سے سارقیوس یعنی سارہ کے غلام کہا کرتے تہے۔ یہ بہی اوس نے منع کردیا۔ کہ ایسے نہ کہا کرین (سارقیوس کو جیسا کہ ابن اثیر کا خیال ہے اوس وقت کے جہان نصرانیون نے اس معنی مین استعمال کیا ہوگا۔ درحقیقت اوسے سارہ سے کوئی تعلق نہین ہے بلکہ سارقیوس شرقی کا بگڑا ہوا ہے۔ یورپ والے مسلمانون کو شرق مین رہنے کے سبب سے سارقیوس یا ساراسن کہتے ہین) پہر اس نقفور اور برجان کے بادشاہ سے سنہ ۱۹۳ھ مین لڑائی ہوئی۔ جس مین نقفور مارا گیا۔ اوس کے بعد اوس کا بیٹا استبرق باپ کے ولی عہد کردینے کے سبب سے بادشاہ ہوا۔ اور صرف دو مہینے بادشاہی کی۔

۴۲۔ میخائیل توفیل میخائیل اور بسیل صقلبی کی بادشاہی۔

پہر اوس کے بعد میخائیل بن جرجس جو نقفور کے چچا کا بیٹا تہا اور کوئی کوئی جسے استبرق کا بیٹا بہی بتاتے ہین بادشاہ ہوا۔ اور دو سال یا کسی قدر زائد بادشاہ رہا۔ یہ خلیفہ امین کے

زمانہ مین تہا اس پر الیون بطریق نے حملہ کیا۔ اور پکڑ کر قید کر دیا۔ اور خود سات برس تین مہینے پادشاہی کی۔ لیکن میخائیل کے رفیقون نے چاہا کہ میخائیل کو چہڑا لین اور اسے مار ڈالین۔ اس لیے اوس نے اوسے چہوڑ دیا۔ اور میخائیل پہر پادشاہ ہوگیا۔ ایک روایت یہ بہی ہے۔ کہ الیون کے زمانہ مین میخائیل راہب ہوگیا تہا۔ غرض اس دوسری مرتبہ اوس نے نو سال پادشاہی کی۔

پہر اوس کے بعد اوس کا بیٹا توفیل چودہ برس بادشاہ رہا۔ اس نے زبطرہ کو فتح کیا تہا۔ (جو ملطیہ اور سمیساط کے درمیان ثغور روم پر ہے) اور اس وجہ سے معتصم نے اس پر چڑہائی کی۔ اور عموریہ کو فتح کیا۔ یہ توفیل واثق کے زمانہ مین مرا ہے۔

پہر اوس کے بعد اوس کا بیٹا میخائیل اٹھائیس برس پادشاہ رہا۔ اس کی مان اوسکے ساتھ حکومت مین شریک تہی اس لیے اس نے چاہا کہ اپنی مان کو قتل کر دے لیکن وہ راہب ہوگئی۔

اس کے زمانہ مین ایک بغاوت برپا ہوئی تہی۔ اور اوس کا سردار ایک شخص عموریہ کا رہنے والا تہا جو پچہلے پادشاہون کی اولاد مین سے تہا۔ اور ابن بقراط کے نام سے مشہور تہا۔ میخائیل جب اوس سے لڑا تو اوس نے اون مسلمانون کو اپنے ساتھ لے لیا جو اوس کے قید مین تہے۔ اسی سے میخائیل کو فتح ہوگئی۔ اور باغی کے ہاتہ پانو کاٹے گیے۔

پہر اس سے بسیل صقلبی نے بغاوت کی۔ اور میخائیل کو قتل کر کے ۲۵۳ھ مین ملک کا مالک ہوگیا۔ پہر اس بسیل صقلبی نے بیس سال پادشاہی کی۔ معتز اور مہدی کے زمانہ مین اور کچہ معتمد کے ابتدائی زمانہ مین اس کی پادشاہی تہی۔ اس پادشاہ کی مان

صقلبیہ تہی - اسی سے اس کو صقلبی کہتے تہے - یہان حمزہ اصفہانے کو مغالطہ ہوا ہے
اوس نے میخائیل کے ذکر مین لکھا ہے "پہر رومیون سے ملک جاتا رہا - اور صقلبی
ملک کے مالک ہوگیے - اور بسیل صقلبی نے اوسے قتل کردیا" حمزہ سمجہا ہے - کہ ابن بسیل کا باپ صقلبی تہا - حالانکہ
یہ بات نہین ہے صرف اوس کی مان صقلبی تہی (صقلب جزیرہ صقلیہ یا سسلی ہے جو بحر مغرب مین ہے ایک شہر ہے)

۴۲ - الیون اسکندروس قسطنطین کی بادشاہی
اور ارمانوس اور اوس کے بیٹون سے جہگڑے
اور قسطنطین ابن اندرونقس کا اوسے قتل کرنا

پہر اوس کا بیٹا الیون بن بسیل چہبیس برس
پادشاہ رہا - اس کا زمانہ ایام معتمد اور معتضد اور
مکتفی اور کچہہ ایام مقتدر مین تہا - یہ بہی کہتے
ہین کہ وہ ۲۹۷ھ مین مرا ہے - پہر اوس کے بعد اوس کا بیٹا اسکندروس ڈیڑہ سال
پادشاہ رہا - اور دبیلہ مین مرگیا (دبیلہ یا دبیلہ رملہ کے قریب شام مین ایک بستی ہے)
یہ بہی کہتے ہین - کہ اوسے اوس کی بدعادتون کے سبب سے کسی نے چہلکے سے
مار ڈالا -

پہر اوس کے بعد قسطنطین بن الیون ایک خردسال لڑکا پادشاہ ہوا - اور ایک بطریق
اوس کی سلطنت کے کامون کا اجرا کرنے لگا - جس کا نام ارمانوس تہا - اور یہ اقرار
کرلیا - کہ مین پادشاہ نہ ہونگا اور نہ مین اور نہ میری اولاد مین سے کوئی تاج پہنے گا - مگر
دو سال بہی نہ گزرے تہے - کہ وہ اور اوس کی اولاد پادشاہ اور پاشاہزادہ کہلانے لگے
اور قسطنطین کے ساتہ وہ تخت پر بیٹہنے لگا - اس کے تین بیٹے تہے - اون مین
سے ایک کو تو خصی کردیا - اور اوسے بطریق بنادیا - تاکہ منازعت کا کچہ کہٹکا نہ رہے
کیونکہ بطریق پادشاہ پر حکومت کرتا ہے - اس طرح پر وہ سنہ ۳۳۱ ہجری تک کام کرتا رہا -
لیکن اس سنہ مین اوس کے دو نو بیٹے قسطنطین پادشاہ سے مل گیے - اور باپ

کی خرابی کے درپے ہوگئے۔ اور گھس کر اوسے پکڑا اور قسطنطنیہ کے قریب ایک جزیرہ کے کنیسہ مین اوسے بھیجدیا۔ پھر اوس کے دونو لڑکے چالیس دن تک قسطنطین کے ہمراہ رہے۔ اور چاہا کہ اوسے قتل کرڈالین مگر قسطنطین نے ہی پیش دستی کی اور اونھین پکڑکر سمندر کے کہین دو جزیرون مین بھیجدیا۔ اون مین سے ایک نے راستہ مین اپنے پہرہ والون پر حملہ کیا۔ اور اوسے مارڈالا۔ اس پر جزیرہ والون نے اوسے پکڑکر قتل کردیا اور اوس کا سر قسطنطین بادشاہ کے پاس بھیجدیا۔ جس سے اوسے بڑا رنج ہوا۔ رہا ارمانوس وہ راہب ہونے کے چار سال بعد مرگیا۔ اور قسطنطین کی حکومت مقتدر کے آخر زمانہ مین اور قاہر اور راضی اور مستکفی کے عہد مین اور کچھ مطیع کے ایام مین رہی۔

پھر اس قسطنطین سے قسطنطین ابن اندرونقس نے بغاوت کی۔ اس قسطنطین کا باپ مکتفی کے پاس سنہ ۲۹۴ھ مین آیا تھا۔ اور اوس کے پاس مسلمان ہوگیا تھا۔ اور یہین اوس نے وفات پائی تھی۔ لیکن یہ قسطنطین یہان سے بھاگ گیا تھا۔ اور ارمینیہ آذربائیجان ہوکر روم کو چلا گیا تھا۔ وہان اوس کے پاس بہت مخلوق فراہم ہوگئی۔ اور کثرت سے فوج آگئی۔ اس واسطے اوس نے قسطنطنیہ کو کوچ کیا۔ اور قسطنطین ابن الیون سے لڑائی کی۔ یہ واقعہ سنہ ۳۰۱ھ کا ہے۔ اس لڑائی مین یہ قسطنطین بن اندرونقس فتحیاب ہوا اور بادشاہ کو پکڑکر قتل کردیا۔

۲۵۔ رومیہ کے حاکمون یعنی فرانسیسون کی قوت کی ترقی۔

اس قسطنطین کی حکومت سے رومیہ کا والی پھر گیا۔ یہ رومیہ ملک فرنگ کا پایہ تخت تھا اور رومیہ کا والی بادشاہ بن گیا۔ اور شاہانہ لباس پہننے لگا۔ اوس سے پیشتر وہان کا

حاکم قسطنطنیہ کے رومی پادشاہون کی اطاعت کرتا تہا۔ اور اونہین کے حکم پر چلتا تہا
لیکن سنہ ۲۴ھ مین پادشاہ رومیہ کی حکومت قوی ہو گئی۔ اور قسطنطنیہ والون کی اطاعت
سے نکل گیا۔ اس واسطے قسطنطین نے اوس پر فوجین بہیجین۔ تاکہ اوس سے اور
اوس کے دوست فرانسیسون سے لڑین۔ لیکن جب لڑائی ہوئی۔ تو رومیون کو شکست
ہوئی۔ اور حیران پریشان قسطنطنیہ کو بہاگ کر آگے۔ اس لیے قسطنطین نے رومیہ کے
حاکم سے معارضہ کو طے کر دیا۔ اور صلح پر راضی ہو گیا۔ اور پہر قسطنطین نے اپنے بیٹے
ارمانوس کے واسطے رومیہ کے پادشاہ کی بیٹی کر لی۔ اور اس زمانہ سے آیندہ برابر
فرانسیسون کی حکومت قوی ہوتی رہی۔ اور ملک اون کا بڑہتا گیا اور بلاد اندلس پر بہی
اون کا غلبہ ہو گیا۔ جس کا ذکر آیندہ ہوگا۔ اور اونہون نے جزیرہ صقلیہ بہی لے لیا اور بلاد
ساحل شام اور بیت المقدس پر بہی اونہین غلبہ ہو گیا۔ جس کا ذکر ہم آیندہ کرینگے۔ اور
رفتہ رفتہ سنہ ۶ھ مین قسطنطنیہ کے بہی مالک ہو گیے۔ چنانچہ اون کا ذکر آیندہ آتا ہے
انشاء اللہ تعالیٰ۔

۲۶۔ ترکون کی تاخت بلاد روم اور فرنگ پر — یہان پر یہ بات ذکر کر دینے کے قابل ہے۔ کہ
اس زمانہ مین ترکون کی کچھ قومین بجناک اور بجنتی وغیرہ جمع ہوئی تہین۔ اور روم کے ایک
قدیمی شہر ولید ر پر سنہ ۳۲۲ھ مین حملہ کیا۔ اور اوس پر محاصرہ ڈالا تہا۔ جب اس کی خبر ارمانوس
کو پہونچی۔ تو اوس نے بڑا زبردست لشکر بہیجا۔ جس مین بارہ ہزار عرب متنصرہ تہے۔
فریقین مین بڑی سخت لڑائی ہوئی۔ اور رومی بہاگے۔ اور ترک شہر پر قابض ہو گیے
اور اوسے خراب و برباد کر ڈالا۔ اور نہایت کثرت سے لوگون کو قتل اور قید کیا۔ اور
وہان کا مال و اسباب لوٹ کر قسطنطنیہ کو چلے۔ اور اوسے بہی چالیس روز تک گہیرے

رہے ہے - اور بلاد روم کو غارت کیا - اور اون کی تاخت و تاراج بلاد فرنگ تک پہونچی - پہر وہ لوگ وہان سے لوٹ گیے -

قبایل عرب کا عراق مین آنا اور حیرہ مین آباد ہونا -

۲۷ - قبایل عرب کا بحرین مین بسنا اور اونکے تنوخ نام ہونے کی وجہ - ابن الکلبی کہتا ہے - کہ جب بخت نصر مر گیا - تو جن عربون کو اوس نے حیرہ مین رکہا تہا - وہ انبار والون سے مل گیے (انبار کو انبار اس لیے کہتے ہین کہ اہل فارس یہان غلہ کے انبار جمع کیا کرتے تہے) اور حیرہ ایک مدت دراز تک خراب و ویران پڑا رہا - اور اوس کے باشندہ انبار مین چلے گیے اور وہان اون کے پاس عرب سے کوئی بہی نہ آیا - جب وہان معد بن عدنان کی اولاد کثرت سے ہوگئی - اور جو قبائل عرب کہ اونکے ساتہہ تہے وہ بہی بہت ہوگئے اور اون مین لڑائیان ہوئین - اور اون سے وہ پراگندہ ہوئے تو سرسبز ملکون کی تلاش مین ہوئے - اور قرب و جوار کے ممالک یمن اور شام کے مشرق مین شاداب خطہ ڈہونڈہنے لگے - اور انہین مین سے کچہہ قبائل نکلکر بحرین مین چلے گیے - (بحرین بصرہ اور عمان کے درمیان نجد کا ایک شہر ہے - جو سمندر سے دس فرسخ ہے) وہان کچہہ لوگ بنی الازد مین سے تہے اور مالک اور عمرو فہم بن تیم بن اسد بن دیرۃ بن قضاعہ کے دو بیٹے اور مالک بن زہیر بن عمرو بن فہم اپنی قوم کے لوگون کو لیکر اور الحیقاد بن الحنق بن عمیر بن قبیص بن معد بن عدنان کل بنی قبیص کو لیکر تہامہ سے آگئے تہے - اور غطفان بن عمرو بن الطمثان بن عموذ مناۃ بن یقدم بن افصی بن دعمی بن ایاد بن نزار بن معد بن عدنان وغیرہ ایاد کے لوگ بہی ان مین جا ملے تہے - اور بحرین مین اسطرح عرب کے قبائل اکٹہے

ہوگیے تہے۔ اوران لوگون نے تنوخ کے لیے آپس مین معاہدہ کرلیا تہا۔ تنوخ کے معنی مقام اورسکونت کے ہین۔ اور یہ ٹہرالیا تہا۔ کہ ایک دوسرے کی نصرت اور مساعدت کرین۔ اس سبب سے یہ لوگ یک دل وجان ہوگئے تہے۔ اورسب کا نام تنوخ ہوگیا تہا۔ اوریہین پر نمارة بن لخم کے بطون بہی رہنے لگے۔ اورمالک بن زہیر نے جذیمۃ الابرش بن مالک بن فہم بن غانم بن اوس الازدی کو اپنے ساتہ تنوخ کرنے کے لیے کہا۔ اوراپنی بہن لمیس اوس سے منسوب کردی۔ اسواسطے جذیمہ نے وہان تنوخ کرلیا۔ یہ زمانہ ملوک طوائف کا تہا۔ اِن لوگون کو ملوک طوائف اس واسطے کہتے تہے۔ کہ ہرایک پادشاہ زمین کے ایک طائفہ (یعنی حصہ) قلیلہ پر حکومت کرتا تہا۔

۲۸- سواد عراق پر عربون کے قبائل تنوخ کا قابض ہونا اور مالک وعمرو وجذیمہ کی بادشاہی — پہر جو لوگ بحرین مین تہے اونہون نے عراق کے سبز زمینون پر نظر جمائی۔ اورچاہا۔ کہ جو ملک بلاد عرب کے قریب ہے وہ عجمیون سے لےلین۔ یا اوسمین شریک ہوجائین۔ کیونکہ ملوک طوائف مین باہم ناتفاقی ہورہی تہی۔ اوراون سے زیادہ ترمزاحمت کا اندیشہ نہ تہا اس واسطے اونہون نے عراق جانے کا عزم بالجزم کردیا۔ اورسب سے پہلے الحیقاد بن الحنق اپنی قوم کے اورنیز دوسرے کچہ لوگ لیکر نکلا۔ یہان جاکر دیکہا۔ تو ارمانی اس ملک پر قابض ہین۔ یہ لوگ سرزمین بابل پر اوراوس کے قرب وجوار کے موصل کے حدود تک مالک تہے (بابل کو کوئی تو کہتے ہین کہ عراق کا نام ہے اور کوئی اوسے دنباوند بتاتے ہین اور بعض کہتے ہین کہ کوفہ کے مقام پر پہلے ایک شہر بستا تہا یہ دنیا کا نہایت ہی پورانا شہر ہے کہتے ہین کہ حضرت نوح طوفان کے بعد اسے جگہہ آباد ہوئے تہے۔ ایرانیون کا قدیم زمانہ مین بہی پایہ تخت رہا ہے۔ بابل کی قدیم زبان مین مشتری تارہ کو کہتے ہین اوسی سے

اس شہر کا یہ نام ہو گیا تہا - اوس زمانہ مین یہ لوگ ستارہ پرست تھے) اور اردوانیون سے لڑا کرتے تہے - جو ملوک طوائف مین سے تہے - اور یہ خطہ نفر اور ابلہ کے درمیان واقع تہا (ابلہ بصرہ کے پاس دجلہ کے کنارہ اس خلیج کے زاویہ مین ایک شہر ہے - جہان سے بصرہ مین داخل ہوتے ہین) نفر سواد عراق کا ایک قریہ تہا - ان عربون نے اونہین اس ملک سے نکالدیا - یہ ارمانی ارم کے بقایا مین سے تہے اور اسی واسطے ان کو ارمانی کہا کرتے تہے - اور سواد عراق کے نبطی تہے -

پہر مالک اور عمرو فہم بن تیم اللہ کے دونو بیٹے اور اور تنوخ کے لوگ انبار کی طرف ارمانیون کے سامنے آئے اور نمارہ اور اوس کے ساتہی نفر کی طرف اردوانیون کے مقابل پہونچے - یہ لوگ عجمیون کی حکومت کو نہین مانتے تہے پہر ایک تبع آیا جس کا نام تہا اسعد ابو کرب بن ملکیکرب اور اپنے ساتھ بڑا لشکر لایا - اور جو لوگ کہ اوس کے لشکر مین کمزور تہے اونہین یہان چہوڑ کر آگے چلا گیا - پہر جب لوٹ کر آیا - تو اون لوگون کو جنہین یہان چہوڑ گیا تہا یہین رہنے دیا - اور خود یمن کو لوٹ گیا - ان مین عرب کے تمام قبائل کے آدمی تہے -

اور تنوخ انبار سے حیرہ تک بس گئے - مگر خباؤن مین یعنی اونٹ اور بہیڑ کے بالون کے کملون سے بنے ہوئے ڈیرون مین رہتے تہے - اور مٹی کے گہر نہین بناتے تہے ان مین جو سب سے پہلے بادشاہ ہوا وہ مالک بن فہم تھا اور اوس کا مسکن انبار کے قریب تھا - پہر جب یہ مالک مرگیا - تو اوس کا بہائی عمرو بن فہم بن غانم بن دوس الازدی بادشاہ ہو گیا پہر جب یہ بہی مرگیا - تو اوس کے بعد جذیمۃ الابرش ابن فہم بادشاہ ہوا - ایک روایت یہ بہی ہے کہ یہ جذیمہ عادیہ اولی کے قبیلہ بنی زمار بن امیم بن لاوذ بن سام

بن نوح علیہ السلام سے ہے واللہ اعلم۔

جذیمۃ الابرش

۴۹۔ جذیمۃ الابرش اور اوس کی قوت وغیرہ اور جذیمہ ملوکِ عرب مین بڑا ہی عمدہ مدبر اور بڑا تاخت وتاراج کرنے والا اور بڑا ہی قتال وسفاک تہا۔ اور یہ ہی تمام سرزمین عراق کا پہلا بادشاہ ہے اور اسی نے عربون کو اپنے ساتھ ملایا۔ اور لشکر لیکر ملکون پر چڑہائیان کین۔ اس کو برص کا مرض تہا۔ عربون نے اس مرض کے ہی نام سے اس کی کنیت بنائی۔ اور اوسے تعظیماً وضاح (گورا) اور ابرش (سپید) کہنے لگے تہے۔ اور اس کے رہنے کے مکانات حیرہ اور انبار کے درمیان اور بقہ اور ہیت اور عین التمر اور ان کے اطراف مین عمیر اور خفیہ تک تہے (حیرہ کوفہ کے قریب تین میل پر ایک شہر تہا۔ جو ایام جاہلیت مین عربون کا عراق مین پائیہ تخت تہا۔ اسے کے مشرق مین ایک میل پر خورنق اور سدیر ایوان تہے۔ کہتے ہین کہ ایک تبع اس مقام پر ہوکر خراسان کو جاتا تہا۔ اوس کے ساتہہ مین کچہہ ضعیف لوگ بہی تہے اوس نے اونہین کہا حیروا یہ (یعنی اسی جگہہ بے ٹہکانے پڑے رہو) اس سے اسکا نام حیرہ ہوگیا۔ انبار بہی عراق کا ایک شہر ہے جو فرات کے کنارہ بغداد سے مغرب مین دس فرسخ پر تہا۔

ہیت دریائے فرات کے کنارے انبار سے اوپر کو ایک شہر ہے۔ جو فرات کے غرب مین خشکی کی طرف کو بستا ہے۔ کہتے ہین کہ اسے ہیت بن البلندی نے آباد کیا ہے۔ بقہ بہی حیرہ اور انبار کے قریب ایک قریہ تہا۔) اور اس کے خزانہ مین محصول آتا تہا۔ اور بادشاہون اور امیرون کے ایلچی اوس کے پاس آتے تہے اور اوس نے طسم اور جدیس پر اون کے

مسکنون واقع یمامہ مین جاکر چڑہائی کی تہی - یہان اِن پر حسان بن تبع اسعد ابن کرب نے بہی تاخت وتاراج کی تہی - جذیمہ نے اوس کو جا لیا - اور وہ اپنے ہمراہیون کو لیکر لوٹا - اور حسان نے جذیمہ کی ایک فوج کو آدابا اور اوسے غارت کرڈالا -

۱۴۰ - جذیمہ کا عدی لڑکے کو ایاد سے چہیننا اور جذیمہ کے دو صنم تہے - جن کا نام ضیزن ... اور ایاد کے لوگ عین اباغ مین رہتے تہے - کسی نے جذیمہ سے کہا - کہ تیرے مامودن کے یہان بنی ایاد مین ایک لڑکا عدی بن نصر بن ربیعہ نہایت جمیل وحسین ہے - اسواسطے جذیمہ نے ایاد پر چڑہائی کی - اس چڑہائی کے وقت مین بنی ایاد نے جذیمہ کے دونو صنم کسی کو بہیجکر چرو الیئے - اور وہ انہین ایاد کے پاس لے گیا - ایاد نے کہلا بہیجا - کہ تیرے صنم ہمارے پاس چلے آئے ہین - اور تجہ سے ناخوش ہو گئے ہین - اگر تو ہم سے یہ اقرار کرلے - کہ ہم پر آیندہ کبہی چڑہائی نہ کرے - تو ہم یہ تیرے صنم تجہے واپس دیدینگے - جذیمہ نے کہا - یہ صنم بہی دیدو اور ان کے ساتہہ عدی بن نصر کو بہی دیدو - تب تمہاری درخواست مین منظور کرون گا ورنہ نہین - آخر کار ایاد نے منظور کرلیا - اور دونو صنم کو اور عدی کو بہی اوس کے پاس بہیجدیا -

۱۴۱ - عدی کا جذیمہ کے شراب پلانے پر مقرر ہونا اور رقاش سے جذیمہ کی اجازت سے بیاہ کرنا اور وہان سے بہاگنا - جذیمہ نے اس لڑکے کو اپنی خدمت مین رکہہ لیا - اور شراب پلانے کی خدمت پر مقرر کردیا اس جذیمہ کی ایک بہن تہی اوس کا رقاش نام تہا - اوس نے جب اس لڑکے کو دیکہا تو وہ اس پر عاشق ہوگئی - اور اوس سے درخواست کی کہ جذیمہ سے وہ اوس کو مانگے - عدی نے کہا مجہے تو اتنی جرأت نہین - کہ مین جذیمہ سے تیرے لیئے سوال کرون - رقاش نے کہا - کہ جذیمہ جب شراب پینے بیٹہے تو تو اوسے

صرف شراب پلانا - اور اور لوگون کو جو اس جلسہ مین شریک ہون ممزوج شراب دینا
جب جذیمہ شراب کے نشہ مین ڈوب جائے - تو اوس سے میرا سوال کرنا - اوس وقت
جو تو کہے گا - وہ مان لیگا - جب وہ بیاہ کی اجازت دیدے تو تو اوس وقت حاضرین
کو گواہ کرلینا - چنانچہ عدی نے رقاش کے کہنے کے بموجب کیا - اور جذیمہ نے
اوس کی درخواست قبول کرلی - اور عدی کو اپنی بہن پر اختیار دیدیا - عدی اوسی وقت
مجلس سے آیا - اور اوسی شب مین رقاشں کو دلہن بناکر ہم بستر ہوا - اور جب صبح کو
جذیمہ کے پاس گیا - تو اوس نے خلوق یعنی زعفران وغیرہ کا بنا ہوا ا وبٹن اوس کے
کپڑون مین دیکھا - تو وہ کھٹک گیا اور پوچھا کہ عدی یہ کیا ہے - کہا یہ بیاہ کی نشانی ہے
پوچھا کس سے بیاہ کیا - عدی نے کہا رقاش سے - کہا تیرا برا ہو کس نے اوس کو
تیرے ساتھ بیاہ دیا - عدی نے کہا - حضور جہان پناہ نے - جذیمہ یہ سنکر سخت
نادم ہوا - اور سوچ مین اوندہا زمین پر گر پڑا - عدی یہ دیکھتے ہی جان کے خوف سے
بہاگا - اور پہر وہان کسی نے اوس کا نہ تو نشان دیکہا اور نہ اوس کا حال کانون سے
سنا پہر جب ہوش مین آیا تو جذیمہ نے اپنی بہن سے پوچھوایا -

خَبِّرِيْنِي وَأَنْتِ لَا تَكْذِبِيْنِي	أَبِحُرٍّ زَنَيْتِ أَمْ بِهَجِيْنِ

رقاش تو سچ مجھے سچ سچ بتادے جھوٹ نہ بولنا - کہ تو نے کسی حر (خالص عرب) سے زنا
کیا ہے یا کسی ہجین (دوغلہ عرب) سے -

أَمْ بِعَبْدٍ فَأَنْتِ أَهْلٌ لِعَبْدٍ	أَمْ بِدُوْنٍ فَأَنْتِ أَهْلٌ لِدُوْنِ

(یا تو نے کسی غلام سے کیا ہے تو تو غلام ہی کے لائق ہے - یا کسی کمینہ سے کیا ہے
تو تو کمینہ ہی کے سزاوار ہے -

رقاش نے کہا۔ نہین ہین نے توڑنا نہین کیا۔ بلکہ تو نے مجھے ایک شخص سے
بیاہ دیا جو عالی النسل اور شریف ہے۔ اور مجھ سے تو نے کچھ پوچھا بھی نہین۔ اس سے
جذیمہ خاموش ہو رہا اور اوس کو پھر کچھ نہ کہا۔

اُدھر عدی جب یہان سے بھاگا۔ تو اپنے ایاد کے قبیلہ مین چلا گیا۔ وہان کچھ عرصہ تک
وہ رہا کیا۔ ایک روز کچھ جوانون کے ساتھہ کہین شکار کھیلنے گیا۔ وہان وہ پہاڑون کے
درمیان کسی نے عدی کو گرا دیا۔ جس سے چکنا چور ہو کر وہ مرگیا۔

۲۳۔ رقاش کے بیٹا پیدا ہونا اور اوسکے بیٹے عمرو سے جذیمہ کی محبت اور ایک جن کا عمرو کو لیجانا

ادھر رقاش حاملہ ہو گئی۔ اور ایک بیٹا جنی۔ اور اوس کا نام عمرو رکھا جب وہ پاؤن چلنے لگا۔ اور
بڑا ہوا۔ تو اوسے کپڑے پہنائے اور عطر لگایا۔ اور اپنے مامون کے پاس بھیجا۔
جب جذیمہ نے دیکھا۔ تو اوسے اچھا معلوم ہوا۔ اور اپنے بچون کے ساتھہ اوسے پرورش
کرنے لگا۔

ایک مرتبہ جذیمہ جنگل کو گیا۔ اور اپنے اہل و عیال کو بھی لے گیا فصل کے دن تھے۔ تمام
جنگل سرسبز ہو رہا تھا۔ جذیمہ ایک باغ مین اُترا ہوا تھا۔ جہان جا بجا پھول تھے اور نہرین
بہتی تھین۔ اوس کے بیٹے ادھر اُدھر دوڑتے پھرتے تھے عمرو بھی اون کے ساتھہ ساتھہ کھیلتا
تھا۔ کھمبیان بچے توڑتے تھے اور جب جذیمہ کے بچون کو کھمبیان ملتین تو اچھے اچھی
کھا جاتے تھے۔ اور جب عمرو کو ملتین تو اونہین چھپا لیتا تھا۔ جب وہ جذیمہ کے پاس
لوٹ کر دوڑتے ہوئے آئے تو عمرو کہتا ہوا آیا۔

اذ کل جانٍ یدہ فی فیہ		ھذا جناے وخیارہ فیہ

لیجیے یہ میرے بینے ہوئے اچھے اچھے پھل ہین۔ حالانکہ اور لوگ جو بینتے تھے وہ سب

اپنے اپنے منہ مین دے لیتے تہے۔

جذیمہ اس سے بہت خوش ہوا۔ اور اوسے اپنے پاس رکہہ لیا۔ اور اپنے پاس سے اوس کی جدائی اوسے ایک لحظہ کو بہی گوارا نہ رہی۔ اور اوس کے لیے چاندی کا زیور اور طوق بنوا دیا۔ پہلے عرب لوگ طوق نہین پہنتے تہے۔ عمرو ہی نے سب سے اول طوق پہنا ہے۔ جب اس خوشی وخرمی سے عمرو کی پرورش ہو رہی تہی۔ کہ ایک جن آیا اور اوسے اوڑا لے گیا (غالباً اس کا باپ عدی ہوگا۔ جو چہپا کر اسے لے گیا۔ اور اوس نے اپنے ساتہہ اوسے کہین رکہا ہوگا) جذیمہ نے اوسے بہت تلاش کرایا۔ اور مدت تک دنیا مین جا بجا آدمی بہیجے۔ مگر عمرو کا کہین پتا نہ چلا۔

۳۳۔ عمرو بن عدی کو مالک اور عقیل کا جذیمہ کے پاس لانا اور اوس کی بری حالت

پہر بلقین قضاعہ کے دو شخص مالک وعقیل شام سے جذیمہ سے ملنے کو چلے۔ یہ دونو شخص فارج بن مالک کے بیٹے تہے۔ انہون نے جذیمہ کے واسطے ہدیہ اور تحفے بہی لئے تہے غرض راستہ مین یہ دونو ایک مقام پر ٹہیرے۔ ان کے ساتہہ ایک لونڈی تہی جس کا نام عمرو تہا۔ وہ وہان ان کے واسطے کہانا لائی۔ یہ دونو کہانا کہانے لگے۔ دیکہتے کیا ہین کہ ایک گبرو ننگا چلا آرہا ہے۔ جس کے بال بدن پر بہت لنبے لنبے ہوگئے ہین اور ناخن بہی بڑہ رہے ہین اور بہت بری حالت ہے۔ وہ بہی آکر ان دونو کے پاس بیٹہہ گیا۔ اور ہاتہہ پہیلا کر کہانے کو مانگا۔ اوس لونڈی نے ایک کُراع (بہیڑ کی پنڈلی کی پتلی نلی) اوسے دیدی۔ وہ کہا گیا۔ اور پہر ہاتہہ پہیلایا۔ تو اوس لونڈی نے کہا۔

لَا تُعْطِ الْعَبْدَ الْكُرَاعَ فَيَطْمَعُ فِي الذِّرَاعِ (غلام کو پتلی نلی نہ دو نہین تو وہ دست کی ہڈی کو (جو اوس سے بہتر ہوتی ہے) مانگنے لگتا ہے (یعنی جب کتے کو ہڈی

دو تو گوشت کے لیے لالچ کرنے لگتا ہے) یہ بات ایک مثل ہوگئی - پہر اوس لونڈی نے اونہین شراب پلائی جو اوس کے پاس تہی - اور بوتل کو بند کرلیا - اس کو دیکھکر عمرو بن عدی نے کہا -

صَدَدْتِ الْكَأْسَ عَنَّا اُمَّ عَمْرٍو	وَكَانَ الْكَأْسُ مَجْرَاهَا الْيَمِينَا

ای ام عمرو تو نے پیالہ ہماری طرف سے پہیر لیا - حالانکہ دستور کے بموجب پیالہ دہنے ہاتہہ سے (جدہر مین بیٹہا ہون) دیا جانا چاہیئے -

وَمَا شَرُّ الثَّلَاثَةِ اُمَّ عَمْرٍو	بِصَاحِبِكِ الَّذِي لَا تُصْبِحِينَا

اور ام عمرو ان تین آدمیون مین سے وہ شخص برا نہین ہی کہ جسے تو شراب نہین پلاتی -

یہ سنکر ادن دونو شخصون نے اوس جوان سے پوچہا کہ تو کون ہے - اوس نے کہا اگرچہ تم مجہے نہین جانتے اور نہ تم میرے نسب کو پہچانتے ہو - لیکن مین تم کو بتاتا ہون - کہ مین عمرو بن عدی اور تنوخیہ لخمیہ کا بیٹا ہون - کسی دن تم دونو مجکو ہمارہ قبیلہ مین دیکہوگے کہ تمام لوگ مجکو اپنا سردار مانتے ہونگے - اور کوئی میرے حکم سے سرتابی نہ کرے گا - سنتے ہی وہ دونو اوٹہے اور اوس کا سر دہلایا - اور اوس کی حالت درست کی - اور اوسی کپڑے پہنائے - اور بولے - کہ جذیمہ کے لیے اوس کے بہانجے سے بہتر تحفہ کونسا ہوسکتا ہے - یہ سب سے بہتر چیز ہمین مل گئی - اسے جذیمہ کے پاس لے چلنا چاہیئے پہر وہ اوسے جذیمہ کے پاس لائے - جذیمہ اوسے دیکہکر نہایت ہی خوش ہوا - اور کہا کہ جس روز یہ گیا تہا اوس روز طوق پہنے ہوئے تہا - اوس کے طوق کا پہننا میری آنکہون مین اور میرے دل مین آج تک پہر رہا ہے - اس لیے اوسے طوق پہنا دیا - جب جذیمہ نے دیکہا تو کہا - كَبُرَ عَمْرٌو عَنِ الطَّوْقِ (عمرو کی عمر اب طوق پہننے کی نہ رہی بڑا ہوگیا ہے) یہ بہی

ایک مثل ہوگیی۔

اور مالک اور عقیل سے کہا۔ کہ اس کے عوض مین تم کیا چاہتے ہو۔ مانگو۔ جو تم مانگوگے مین دونگا۔ اونہون نے کہا کہ جبتک ہم اور تم زندہ رہین ہم تیرے پاس رہنا اور ندیم بنا چاہتے ہین۔ چنانچہ یہی جذیمہ کے وہ دونو ندیم ہین جن کی مخلوق مین مثال دیجایا کرتی ہے۔

۴۳۔ جذیمہ کا عمرو کو قتل کرنا اور اوس کی بیٹی زبّا کا جذیمہ کو اپنے ساتھہ بیاہ کے لیے بلانا۔

اور سرزمین جزیرہ اور مشارق شام پر عمرو بن ظرب بن حسان بن اذینہ عملیقی عرب کا بادشاہ تھا۔ اس سے اور جذیمہ سے لڑائی ہوئی۔ عمرو اوس مین مارا گیا۔ اور اوس کی فوج بھاگ گئی اور جذیمہ صحیح وسالم اپنے ملک کو لوٹ آیا۔ اودہر عمرو کے بعد اوس کی بیٹی زبّا (یعنی پشمون کے بڑے بال والی) جس کا نام نائلہ تہا بادشاہ ہوئی۔ اس زبّا کے لشکر مین عمالیق وغیرہ قومون کے لوگ تہے۔ اور اس کا ملک فرات سے تدمر تک تہا۔ جب اس کی حکومت جم گئی۔ اور سب کام درست ہوگیے۔ تو اوس نے اپنے باپ کے خون کا انتقام لینے کا ارادہ کیا۔ اس کی ایک بہن بہی تہی جس کا نام ربیبہ تہا۔ یہ بہی بڑی عاقل تہی۔ اوس نے کہا۔ کہ تو جو جذیمہ پر چڑہکر جاتی ہے اس کا انجام بہی سوچ لینا چاہیئے۔ لڑائی کے دو پہلو ہوا کرتے ہین۔ اور اوس سے کہا۔ کہ میرے نزدیک لڑائی کرنا مناسب نہین ہے بلکہ کوئی حیلہ اور مکر کرنا چاہیئے۔ زبّا نے کہا۔ اچھا۔ اور اوس کے مشورہ سے جذیمہ کو لکھا۔ کہ تو یہان آ۔ مین تجھ سے بیاہ کرنا چاہتی ہون۔ اور اوس خط مین یہ بہی بیان کیا۔ کہ عورتون کی ملکداری اچھی نہین معلوم ہوتی۔ اور نہ اون کی حکومت کچھہ زبردست ہوتی ہے اور تیرے سوا میرے لیے کوئی کفو نہین ہے۔ اور اس ملک کا مالک ہونے کے لائق نہین۔

۳۵-جذیمہ کا زبّا کے پاس جانے کی نسبت مشورہ لینا اور قصیر کا اوسے منع کرنا۔

جب یہ زبّا کا خط جذیمہ کے پاس پہونچا۔ تو اوسکا حال سنکر بہت خوش ہوا۔ کہ کیسی بے وقوف ہے۔ جو بمجھے بلاتی ہے۔ اور اپنے معتمدین کو جمع کیا اس وقت وہ دریاے فرات کے کنارہ بقہ مین تہا۔ اون سے کہا۔ کہ زبّا نے ایسے ایسے خط لکھے ہین۔ تم اس مین کیا مشورہ دیتے ہو سب نے بالاتفاق کہا۔ کہ بہت اچھا ہے آپ وہان جائیے۔ اور اوسکا ملک لے لیجئے۔

ان لوگون مین ایک شخص تہا۔ جس کا نام قصیر (یا قُصَیْر) بن سعد لخمی تہا۔ اس کے باپ سعد نے جذیمہ کی لونڈی سے بیاہ کیا تہا۔ اوس سے قصیر پیدا ہوا تہا۔ یہ قصیر بڑا عاقل اور صاحب حزم اور جذیمہ کا ناصح اور اوسکا مقرب تہا۔ اس نے ان لوگون کی راے سے مخالفت کی اور کہا۔ رَاْیٌ فَاتِرٌ وعدوٌّ حاضرٌ (یہ بُری راے ہے اور دشمن کے منہ مین جانا ہے) یہ بہی ایک مثل ہو گئی اور جذیمہ سے کہا۔ کہ تو اوسے خط لکھہ اگر وہ سچی ہوگی۔ تو بیاہ کرنے کے لیے یہان خود چلی آئیگی۔ نہین تو تجھے وہان جا کر اوس کے پہندے مین نہ پہنسنا چاہیے تو نے اوس کے باپ کو قتل کیا ہے اور اوسے تجھ سے انتقام لینا ہے۔ جذیمہ نے قصیر کی بات کو نہ مانا۔ اور اوس سے کہا۔ مین اوسے خط نہین لکہتا۔ رَاْیُكَ فِي الْكِنِّ لَا فِي الضِّحِّ (تیری راے گھر کے اندر کے کام کی ہے۔ میدان کے کام کی نہین) یہ بہی ایک مثل ہو گئی۔ پہر جذیمہ نے اپنے بہانجے عمرو بن عدی کو بلایا اور اوس سے بہی مشورہ لیا۔ اوس نے بہی جذیمہ کو جانے کی ہی ہمت دلائی۔ اور کہا نمارہ میری قوم ہے اور وہ زبّا کے پاس ہے۔ اگر وہ تجھے دیکھینگے تو تیرے ساتھہ ہو جائینگے۔ جذیمہ نے اوس کی بات مان لی۔ اس پر قصیر نے کہا۔ لَا يُطَاعُ لِقَصِيرٍ أَمْرٌ (قصیر کی بات کوئی نہین سنتا)

اورعرب کہنے لگے بِبُقَّةَ اُبْرِمَ الْاَمْرُ (جو ہونا تھا وہ بقہ مین ہی ہو چکا) یہ دونو قول مثل ہو گیے۔

۳۳۶۔ جذیمہ کا زبّا کے پاس جانا اور قصیر کا عصا گھوڑے پر سوار ہو کر بھاگ آنا۔

پھر جذیمہ نے عمرو بن عدی کو اپنے ملک کا اور عمرو بن عبدالجن کو اپنے سوارون کا نگران کیا۔ اور اپنے عمائد کو لیکر زبّا کی طرف روانہ ہوا۔ جب فرضہ مین پہونچا تو قصیر سے پوچھا کہ تیری کیا راے ہے۔ کہا۔ بِبُقَّةَ تَرَكْتُ الرَّاْيَ (راے تو مین بقہ مین ہی چھوڑ آیا) یہ بھی ایک مثل ہو گئی۔ (فرضہ دریاے فرات کے کنارے ایک مقام ہے۔ اسے فرضہ نعم بھی کہتے ہین۔ نعم تبع ذی معاہر حسان کی لونڈی تھی۔ اوسی نے اسے آباد کیا تھا۔) یہان اوس کے پاس زبا کے ایلچی تحفہ لائے۔ اور لطف و مدارات کی باتین کہین۔ جذیمہ نے پوچھا قصیر سے تجھے کیسی علامتین معلوم ہوتی ہین۔ کہا خطرٌ یسیرٌ و خطبٌ کبیرٌ (سخت خطرہ اور نہایت اندیشہ کا مقام ہے) یہ بھی ایک مثل ہو گئی۔ اور قصیر نے کہا۔ اب تجھے سوار ملینگے۔ اگر یہ سوار تیرے آگے آگے چلین تو یہ عورت سچی ہے۔ اور اگر تیرے دونو طرف آجائین اور تجھے گھیر لین۔ تو جاننا کہ یہ دہوکہ کرنے والے ہین۔ اوس وقت تجکو چاہیئے کہ اس گھوڑے عصا پر سوار ہو جانا وہ جذیمہ کی ایک گھوڑی تھی جس کے گرد کو کسی کو پہونچنا دشوار تھا۔ قصیر نے کہا مین اس پر سوار ہون اور تیرے ساتھ ساتھ چلتا ہون۔

پھر جذیمہ کے پاس فوجین آئین۔ اور اوسے گھیر لیا۔ اور عصا گھوڑی اوس فوج سے باہر رہ گئی۔ قصیر اوس پر سوار ہوا اور جذیمہ نے دیکھا۔ کہ وہ اوس کی پیٹھ پر سوار بھاگا جاتا ہے۔ تو کہا۔ ویلُ اُمِّهٖ حَزْمًا عَلٰى مَتْنِ الْعَصَا (اوس کی مان اجڑ جو عصا کی پیٹھ پر ہے وہ گر جاے) یہ بھی ایک مثل ہو گئی۔ اور یہ بھی کہا۔ مَا ضَلَّ مَنْ تَجْرِيْ بِهِ الْعَصَا (جسے عصا

لے گئی وہ بھکنے سے بچ گیا) یہ بھی ایک مثل ہوگئی - یہ گھوڑی برابر غروب آفتاب تک
اوسے لئے چلی گئی - اور اس قدر بڑا راستہ طے کر کے وہان پہونچتے ہی مرگئی - اوس
مقام پر قصیر نے ایک برج بنا دیا - جسے برج العصا کہتے ہین - اور عرب لوگ کہا کرتے
ہین - کہ خَیْرٌ مَاجَاءَتْ بہ العصا (جسے عصا لے آئی وہ اچھی چیز ہے) یہ بھی مثل کے طور پر
بولا جاتا ہے -

۷۳ - زباکا جذیمہ کو قتل کرنا - اب سوارون نے جذیمہ کو گھیر لیا - آخر لاچار جذیمہ آگے
بڑھا - اور زباؔ کے پاس پہونچا - جب زبا نے اوسے دیکھا - تو ننگی ہوگئی - دیکھتا کیا ہے
کہ اوس کے اسب بڑے لمبے لمبے ہین - اسب موئے زہار اور پشمون کو کہتے ہین
زبا نے کہا - جذیمہ دیکھ اَدَاْبُ عُرُوْسٍ تَریٰ (کیا دلہنون کی یہی وضع ہوا کرتی ہے جو تو دیکھتا ہے)
اور یہ بھی ایک مثل ہوگئی - جذیمہ نے کہا - بَلَغَ المُدٰی وجفّ الثریٰ وامرٌ غدرا (اجل
دوقت آگیا اور قبر تیار ہوگئی - اور یہ سب دغا و فریب کی باتین ہین جو مین دیکھ رہا ہون -) یہ بھی ایک
مثل ہوگئی - زبا نے کہا - ھی مابنا مِنْ عَدَمٍ مُوَاسٍ ولا قِلۃ اُواس ولکنّہا شیمۃ ما اُناس
(یہ اس سبب سے نہین - کہ ہمارے پاس استری نہین اور طبیب تیماردار نہین بلکہ یہ ایک ایسی ہی عادت ہے
جیسے لوگون کی عادتین ہوا کرتی ہین) یہ بھی ایک مثل ہوگئی - اور زبا نے کہا مین نے سنا ہے
کہ بادشاہون کا خون کتّے کے کاٹے کے واسطے بہت مفید ہوتا ہے - پھر جذیمہ کو
ایک نطع (یعنی ادیم کے فرش) پر بٹھایا - اور ایک طلائی طشت منگایا - اور اوسے
شراب پلائی - جب اوس کا خوب نشہ چڑھ گیا - تو اوس کے بازوؤن کی رگین کٹوادین
اور طشت آگے کر دیا - کسی نے اوس سے کہا تھا - کہ اگر طشت سے باہر اوس کا ایک
قطرہ بھی نیچے گر پڑیگا - تو خون کا عوض تجھ سے لیا جائیگا - اور یہ بھی دستور تھا - کہ لڑائی کے

کے سوا تعظیم کی وجہ سے بادشاہون کی گردن نہین ماری جاتی تہی - جب اوس کے ہاتہہ ضعیف ہوگیے تو نیچے گر گیے - اور خون کا ایک قطرہ طشت سے باہر جا پڑا - زبّا نے کہا - بادشاہ کا خون ضایع نہ کر - جذیمہ نے جواب دیا - کہ دَعُوْا دَمًا ضَيَّعَهُ اَهْلُهُ (اوس خون کو جانے دو - جسے اوسکے مالک نے ہی ضایع کر دیا ہو -) یہ بہی ایک مثل ہوگئی - بعد ازان جذیمہ مرگیا - یہ اوس کا اخری کلام تہا -

۳۸ - قصیر کا عمرو بن عدی سے جذیمہ کے انتقام لینے کی تحریک کرنا اور زبّا کا عمرو کی تصویر منگانا - اور قلعہ تک نقب کہدوانا -

ادہر قصیر کا حال سنئے - وہ اوس قبیلہ سے نکلا جہان عصا لیکر گئی تہی اور پہر عمرو بن عدی کے پاس آیا - یہ حیرہ مین تہا - دیکہتا کیا ہے کہ یہان تو عمرو بن عدی اور عمرو بن عبد الجن مین کچہہ ناراضی پیدا ہوگئی ہے - قصیر نے اوس کی اصلاح کر دی - اور لوگون کو عمرو بن عدی کی اطاعت کی طرف مائل کر دیا - اور اوس سے کہا مستعد ہوجا - اور سامان کر - اپنے ماموں کا خون نہ چہوڑ - عمرو بن عدی نے کہا - یہ کیونکر مین کر سکتا ہون - وَهِيَ اَمْنَعُ مِنْ عُقَابِ الْجَوِّ (وہ (زبا) تو آسمان کے عقاب سے بہی زیادہ محفوظ ہے) یہ بہی ایک مثل ہوگئی - اُدہر زبا نے کہین کاہنون سے پوچہا تہا کہ مین کس طرح مرون گی - اور میرا آگے کیسا حال ہوگا - تو اونہون نے اوس سے کہا تہا - کہ عمرو بن عدی کے سبب سے تیری ہلاکت ہمین نظر آتی ہے - لیکن موت تیرے ہی ہاتہہ سے ہوگی - اس واسطے وہ عمرو سے ڈرتی تہی - اور اوس نے اپنے دریا کے مقام سے ایک نقب کہودا تہا - اور اوسے شہر کے اندر قلعہ مین لے گئی تہی پہر بولی - کہ اگر ناگہانی امر پیدا ہوگا - تو مین اس نقب کی راہ سے قلعہ مین چلی جاؤنگی - اور ایک مصور بلوایا - جو بڑا ماہر تہا - اوسے عمرو بن عدی کے پاس چہپا کر بہیجا - اور کہا

کہ اوس کی تصویر اوتار لا۔ بیٹھا کھڑا سوار پیادہ متسلح اپنے ہیئات اور لباس اور رنگ برنگ کے کپڑون مین اوسے بنا کر لے آ۔ چنانچہ اس مصور نے ایسا ہی کیا۔ اور زبا کی فرمایش کے بموجب عمرو بن عدی کی تصاویر بنا کر لے آیا۔ اس مین اوسکو یہ منظور تہا کہ عمرو بن عدی کو پہچان لے۔ اور جس حال مین وہ اوسے دیکھے اوسے پہچان جاوے۔ اور اوس سے اپنا بچاؤ کر لے۔

۳۹۔ قصیر کا اپنی ناک کٹوا کر زبا کے پاس جانا اور وہان رہنا۔

پہر قصیر نے عمرو سے کہا۔ کہ میری ناک کاٹ اور میری پیٹہہ پر کوڑے مار۔ اور مجھے چہوڑ دے مین زبا کو سمجھ لونگا۔ عمرو بن عدی نے کہا۔ مین تو ایسا ہرگز نہ کرونگا۔ قصیر نے کہا۔ خَلِّ عَنِّي إِذَا وَخَلَاكَ ذَمٌّ (تو تو مجھے چہوڑ دے۔ اور تجھ پر کوئی بُرائی نہین ہے) یہ بہی ایک مثل ہوگئی ہے عمرو نے کہا۔ اچھا تو جیسا چاہے ویسا کر۔ تو اپنے کامون کو خوب سمجھتا ہی اس پر قصیر نے اپنی ناک کاٹی۔ اور اپنی پیٹہہ پر کوڑے لگوائے۔ اور وہان سے نکل کر چلدیا۔ جیسے کوئی بہاگ کر جاتا ہے۔ اور یہ مشہور کیا۔ کہ عمرو نے اوس کے ساتھہ یہ کیا ہے۔ اور ادہر اُدہر بہاگتے بہاگتے زبا کے پاس آیا۔ لوگون نے جا کر زبا سے کہا۔ کہ قصیر دروازہ پر حاضر ہے۔ زبا نے اوسے اندر بلوالیا۔ دیکہتی کیا ہے۔ کہ اوس کی تو ناک کٹی اور پیٹہہ پر کوڑے لگے ہین۔ زبا نے کہا لِأَمْرٍ مَا جَدَعَ قَصِيرٌ أَنْفَهُ (کسی بڑی غرض سے قصیر نے اپنی ناک کاٹی ہے) یہ بات بہی ایک مثل ہوگئی۔ زبا نے اوس سے پوچہا۔ قصیر یہ تیرا کیا حال ہے۔ کہا۔ عمرو نے یہ سمجہا۔ کہ مین نے اوس کے مامون کے ساتھہ دغا کی۔ اور اوس کو سمجہایا کہ وہ تیرے پاس آئے۔ اور مین نے ہی اوسکے قتل مین تیری مدد کی ہے اسی لیے اوس نے میرا یہ حال کیا جو تو دیکہتی ہے۔ اور اس واسطے مین تیرے پاس

آیا ہون - کہ مین جانتا ہون اگر تیرے پاس مین رہونگا تو عمرو بن عدی پر نہایت ہی گران گزریگا - جب زبا نے یہ حال دیکھا - تو اوس کا بڑا اکرم کیا - اور اوسے اپنے پاس رکھ لیا

۴۰ - زبا کا قصیر پر اعتبار اور قصیر کا تجارت کے لیے عراق مین جانا آنا -

پہر زبا نے قصیر کے حزم اور رائے صائب اور تجربہ اور امور مملکت کی واقفیت کو دیکھا تو اوسے خاطر خواہ پایا - پہر جب قصیر نے دیکھا - کہ زبا کو اطمینان ہوگیا اور وہ اُس پر اعتبار کرنے لگی - تو اوس نے کہا - کہ عراق مین میرا بہت مال ہے - اور عطر اور عجیب و غریب چیزین ہین سجھے آپ وہان بہیجدین - تو مین اپنا مال بہی لے اٰون - اور وہان کے عجائب و غرایب اور انواع و اقسام کی تجارتی اشیا بہی لاؤن - جس مین تجھے بہت فائدہ ہو - اور بعض ایسی چیزین بہی ہاتہہ آجائین جو بادشاہون کے لیے ضروری ہین - زبا نے اوسے بہیجدیا - اور اوسے بہت مال و اسباب بہی دیا - اور ایک قافلہ اوس کے ساتہہ بنا کر کردیا - قصیر وہان سے روانہ ہوا - اور چلتے چلتے عراق مین پہونچا - اور چہپ کر عمرو بن عدی سے ملا - اور اوسے سارا بہید بتا دیا - اور کہا مجھے اچھے کپڑے اور نوادر وغیرہ یہان کے دے - تعجب نہین اللہ تعالی تجھے زبا پر قدرت عطا کردی! اور تو اپنا انتقام لے لے - اور دشمن کو قتل کرڈالے - عمرو نے جو ضرورت تہی وہ اوس کی پوری کردی - اور پہر قصیر سب مال و اسباب لے کر زبا کے پاس لوٹ گیا - اور اوسے سب چیزین دکہائین - جنہین دیکھکر وہ تعجب مین رہ گئی اور نہایت خوش ہوئی اور اوس پر اوسے کامل اعتبار و بہروسہ ہوگیا - پہر اوس نے قصیر کو پہلے کی بہ نسبت بہت زیادہ مال و اسباب دیا اور اوسے عراق کو مکرر روانہ کیا - پہر قصیر عراق کو آیا - اور عمرو کے پاس سے جو جو ضروری چیزین اوس نے سمجہین وہ لے گیا اور جہان تک اوس سے ہوسکا - کوئی نادر شئی

اورکوئی مال ومتاع ایسا نہ چھوڑا جو زبا کے پاس نہ لے گیا ہو۔

۱۳ ۔ قصیر کا عمرو کی فوج کو اونٹون کے تھیلیون مین ٹہاکر بیجانا اور زبا کو قتل کرنا۔

پہر تیسرے مرتبہ قصیر عراق کو آیا۔ اور عمرو سے سارا حال بیان کیا۔ اور کہا کہ اپنے معتبر آدمی اور لشکر جمع کر۔ اور اون کے لیے تھیلے تیار کر یہی شخص ہے جس نے تھیلے سب سے اول بنائے ہین۔ اور پہر ہر اونٹ کے دونو طرف دو تھیلون مین دو دو آدمی بٹہائے اور اون تھیلون کے سر نیچے کی طرف کو کیے۔ کہ چھپے رہین۔ اور عمرو سے کہا کہ جب مین زبا کے شہر مین جاؤنگا۔ تو تجھے مین نقب کے دروازہ پر کہڑا کر دونگا۔ اور لوگون کو تھیلون سے نکالونگا۔ یہ لوگ نکل کر شہر مین نعرہ مارین گے اور جو کوئی لڑیگا اوسے قتل کر ڈالینگے۔ اور جب زبا آئے اور چاہے کہ نقب مین جائے تو تو اوسے قتل کر ڈالنا چنانچہ عمرو نے ایسا ہی کیا۔ اور یہ لوگ روانہ ہوئے۔ جب زبا کے شہر کے قریب پہونچے۔ تو قصیر آگے گیا۔ اور اوسے اپنے آنے کی خوشخبری سنائی۔ اور کہا کہ مین کپڑے اور نوادر بہت کثرت سے لایا ہون۔ آپ چلیئے اور اونٹون کو دیکھیے اور اون کا بوجہہ ملاحظہ کیجیے۔ اور قصیر کا یہ دستور تھا۔ کہ دن مین چھپ رہتا تھا اور رات مین چلا کرتا تہا یہی اول شخص ہے کہ جس نے ایسا کیا ہے۔ پہر زبا نکلی اور اونٹون کو دیکھا۔ کہ بوجہہ کے مارے اون کے پیر زمین مین گڑے جاتے ہین۔ تو قصیر سے بولی۔

مَالِلْجِمَالِ مَشْیُهَا وَئِیدَا	اَجَنْدَلاً یَحْمِلْنَهَا اَمْ حَدِیدَا

کیا بات ہے کہ اونٹ آہستہ آہستہ چلتے ہین۔ کیا اون پر پتہر لدے ہوئے ہین۔ یا لوہا لدا ہوا ہے۔

یا سخت ٹھنڈا منجمد اسیسہ اون پر ہے - یا آدمی اونمین گہسے بیٹھے ہوئے ہین

۔ اور پہر اونٹ شہر کے اندر داخل ہوئے - جب وہ اوس کے وسط مین پہونچے تو اونہین بٹھایا - اور تہیلون مین سے آدمی نکلے - اور عمرو کو نقب کے دروازہ پر پہونچا دیا - اور سپاہی شہر مین چلائے - اور شہر والون پر ہتیار اوٹھائے - اور عمرو سرنگ کے دروازہ پر کہڑا ہوا - اور زبا وہان آئی - کہ اوسمین ہوکر نکل جائے - جب دیکہا - کہ عمرو وہان کہڑا ہوا ہے تو اوسے دیکہتے ہی پہچان گئی - کیونکہ اوس نے اوس کی تصویر دیکہی ہوئی تہی - اس واسطے اوس نے زہر کہا لیا - جو اوس کے ہاتھ کی انگوٹھی مین تہا - اور کہا - بِیَدِیْ لَا بِیَدِ عَمْرٍو اپنے ہاتہ سے مرتی ہون عمرو کے ہاتہ سے نہین مرتی یہ بہی ایک مثل ہوگئی - اور عمرو نے اوس پر تلوار چلائی اور قتل کر ڈالا - اور شہر کا پہر جو حال ہوا وہ خوب ہی ہوا -

۴۲ - حیرہ کی بادشاہی عمرو بن عدی کے خاندان مین قایم ہونا -

پہر عمرو بن عدی عراق کو لوٹ گیا - اور جذیمہ کے بعد اسی عمرو بن عدی بن نصر بن ربیعہ بن عمرو بن الحارث بن مسعود بن مالک بن غنم بن نمارۃ بن لخم کے خاندان مین عراق کی بادشاہی قایم ہوگئی - یہی عرب کا بادشاہ ہے جس نے سب سے اول حیرہ کو اپنا مسکن بنایا ہے - پہر عمرو برابر اپنے مرنے تک بادشاہ رہا - اور ایک سو بیس برس کی عمر مین اور ایک روایت مین ہے کہ ایک سو اٹھارہ برس کی عمر مین مرگیا - پچانوے برس اس کی سلطنت ملوک طوائف کے زمانہ مین رہی اور باقی اردشیر بن بابک کے زمانہ مین چودہ برس اور کتنے ہی مہینے اور کئی دن اور اوس کے بیٹے شاپور بن اردشیر کے عہد مین آٹھہ برس دو مہینے

یہ اپنے ملک کا خود مختار بادشاہ تہا۔ اور کشور کشائی کرتا اور ملوک طوائف کا مطیع نہ تھا لیکن جب اردشیر بن بابک فارس کا بادشاہ ہوا۔ تو اوس کا مطیع ہوگیا تہا۔ اس کے خاندان مین وہان کی ہمیشہ حکومت رہی۔ اور ملوک کندہ کے زمانہ تک برابر چلی آئی۔ اوس وقت اس خاندان کا آخری بادشاہ نعمان بن المنذر تہا جس کا ذکر ہم آیندہ کرینگے انشاءاللہ تعالیٰ۔

نصر بن ربیعہ کی اولاد کے عراق مین جانے کا سبب جو ہم نے اوپر بیان کیا ہے بعض لوگ اوس کے سوا اور بہی اسباب بیان کرتے ہین۔ یعنی ربیعہ نے ایک خواب دیکہا تہا۔ جس سے یہ لوگ وہان گئے تھے۔ اس کا ذکر حبشیون کے بیان مین آگے آئے گا۔ انشاءاللہ تعالیٰ۔

طسم اور جدیس قومین جو ملوک طوائف کے زمانہ مین تھین

۴۴۔ طسم کے بادشاہ عملیق کے پاس ہزیلہ کا اپنے شوہر پر نالش کرنا اور عملیق کا جدیس کی لڑکیون کے ازالہ بکارت کا حکم دینا۔

طسم بن لوذ بن ازہر بن سام بن نوح اور جدیس بن عامر بن ازہر بن سام دو چچازاد بہائی تھے۔ اور ان دونو کے مساکن یمامہ کے مقام مین تھے جس کا اوس زمانہ مین جَوّ نام تہا۔ یہ ملک نہایت ہی سرسبز اور زرخیز تھا۔ اور ان ملوک طوائف کے زمانے مین اون کا بادشاہ عملیق تہا۔ یہ بڑا ظالم اور بدمعاش و بدکار تہا۔ (یمامہ مکہ اور مدینہ کے درمیان جو خط ملایا جائے اوسکے نقطہ وسط پر عمود ڈالکر مشرق کو بڑہائین تو یہ عمود یمامہ پر ہوکر گزرتا ہے۔ اور بصرہ اور کوفہ سے کوئی سولہ سولہ منزل کے فاصلہ پر ہے اور بحرین سے دس دن کا راستہ ہے۔ یہ یمامہ نجد مین شمار کیا جاتا ہے۔ اور اسکا صدر مقام

حجر ہے) جدیس قبیلہ کی ایک عورت تھی۔ جس کا نام ہزیلہ تھا اوسے اوس کے شوہر نے طلاق دیدی تھی۔ اور چاہتا تھا کہ اوسکا بیٹا اوس سے لے لے۔ اس پر اوس کی عورت نے عملیق کے پاس جاکر اپنے شوہر پر نالش کی۔ اور اوس نے کہا۔ کہ مین نے اس بچے کو نو مہینے پیٹ مین رکھا۔ اور مصیبت سے جنا۔ اور پرورش کے لیے پیچھے پیچھے لیے پھری جب اوس کے جوڑ بند درست ہو گیے۔ اور جوانی کا زمانہ قریب آگیا۔ تو وہ اوسے مجھ سے زبردستی چھینتا ہے۔ جس سے مین دیوانی ہوجاؤنگی۔ اسکے جواب مین اوسکے شوہر نے کہا اے بادشاہ مین نے اوس کا پورا پورا مہر دیدیا۔ لیکن مجھے اس سے بجز ایک ناچیز بچے کے اور کوئی فائدہ نہ ہوا۔ اب جو حضور کی مرضی ہو وہ کیجئے۔

عملیق بادشاہ نے (ہس کا یہ کیا اچھا فیصلہ کیا۔ کہ) حکم دیا۔ کہ لڑکا تو میرے لڑکون کے پاس بھیجدیا جاوے۔ اور ان زن و شوہر دونو کو فروخت کردیا جاوے۔ شوہر کی جو قیمت اُٹھے اوسکا دسوان حصہ عورت کو اور عورت کی جو قیمت حاصل ہو اوس کا پانچوان حصہ مرد کو دیدیا جائے اس پر ہزیلہ نے۔ کہا۔

اَتَیۡنَا اَخَا طَسۡمٍ لِیَحۡکُمَ بَیۡنَنَا	فَانۡفَذَ حُکۡمًا فِیۡ ھُزَیۡلَۃَ ظَالِمًا

ہم طسم کے بھائی کے پاس آئے تھے۔ کہ وہ ہمارا فیصلہ کردے۔ اوس نے جو حکم ہزیلہ کی نسبت دیا وہ بالکل انصاف کے خلاف اور ظالمانہ ہے۔

لَعَمۡرِیۡ لَقَدۡ حَکَمۡتَ لَا مُتَوَرِّعًا	وَلَا کُنۡتَ فِیۡمَنۡ یُبۡرِمُ الۡحُکۡمَ عَالِمًا

مجھے اپنی عمر کی قسم ہے۔ اے بادشاہ تو نے ایمانداری سے فیصلہ نہین کیا۔ اور جو حکم تو نے جاری کیا وہ سمجھکر نہین کیا۔

نَدِمۡتُ وَلَمۡ اَنۡدَمۡ وَاِنِّیۡ بِعَثۡرَتِیۡ	وَاَصۡبَحَ بَعۡلِیۡ فِی الۡحُکُوۡمَۃِ نَادِمًا

اس سے مین بڑی نادم ہون - اور میری ندامت نہین بلکہ مین نے خود ٹھوکر کھائی ہے اور میرا شوہر بھی اپنا فیصلہ کرانے مین نادم ہوا ہے -

جب عملیق نے ہزیلہ کی باتین سنین - تو اوس نے حکم دیدیا - کہ جدیس کی کسی باکرہ عورت کا اوس وقت تک بیاہ نہ ہو اور شوہر کے یہان بھیجی جائے - کہ جب تک وہ اوس کا ازالہ بکارت نہ کردیا کرے -

۴۴ - عملیق کا عفیرہ کی بکارت توڑنا اور عفیرہ کا اپنی قوم کو اس ندامت کے رفع کے لیے مشتعل کرنا -

اس سے جدیس قوم پر بڑی بلا آئی - اور سخت ذلت مین پھنس گیے - اور ایک مدت تک اون مین یہی قانون جاری رہا - کچھ عرصہ کے بعد شموس کا جس کا نام عفیرہ بنت عماد تھا اور اسود کی بہن تھی بیاہ ہوا - جب اونھون نے چاہا - کہ اوسے شوہر کے یہان بھیجدین تو اوسے عملیق کے پاس لے گیے - کہ وہ اوس سے پہلے اپنا کام کرلے اور اُس کے ساتھ اور جوان بھی تھے - جب یہ عفیرہ اوس کے پاس گئی تو اوس نے اوس کا ازالہ بکارت کیا - اور اوسے نکالدیا - جب وہ نکل کر شرمناک حالت مین اپنی قوم کے پاس آئی - تو اوس نے اپنا پائجامہ آگے پیچھے دونو طرف پھاڑ دیا - تاکہ اوس کی شرمناک حالت معلوم ہو جائے اور وہ کہتی جاتی تھی -

لَا اَحَدٌ اَذَلُّ مِنْ جَدِیْسٍ	اَهٰكَذَا یُفْعَلُ بِالْعَرُوْسِ

جدیس کی قوم سے کوئی بھی زیادہ ذلیل نہ ہوگا - کیا دلہنون سے ایسے ہی کام کیے جاتے ہین

یَرْضٰی بِذَا یَا قَوْمُ بَعْلٌ حُرٌّ	اُهْدٰی وَقَدْ اَعْطٰی وَسِیْقَ الْمَهْرُ

لوگو کیا کسی بی بی کا شوہر جس نے عورت کا بار مہر اپنے اوپر سے اوتار دیا ہو اس امر سے راضی ہوگا - کہ مین اس حالت مین اوس کے پاس بھیجی جاؤن -

اور پہر اوس نے یہ شعار بہی اپنی قوم کی تحریص اور اشتعال کے واسطے کہے۔

أيجمل ما يؤتى إلى فتياتكم	وأنتم رجال فيكم عدد النمل

کیا یہ اچہا معلوم ہوتا ہے جو تمہاری جوان لڑکیون کے ساتھ ہوتا ہے۔ حالانکہ تم مرد موجود ہو اور اتنے ہو کہ چیونٹیون کے برابر تمہاری کثرت ہے۔

وتصبح تمشي في الدماء عفيرة	جهاراً وزفت في النساء إلى بعل

کیا یہ اچہی بات ہی کہ عفیرہ دلہنون کے طور پر عورتونکے ساتھ شوہر کے یہان کہلم کہلا نا پاکی مین جائے

ولو أننا كنا رجالاً وكنتم	نساء لكنا لا نقر لذا الفعل

اگر ہم مرد ہوتے اور تم عورتین ہوتین تو ایسی ذلت ہم کبہی گوارا نہ کرتے۔

فموتوا كراماً أو أميتوا عدوكم	ودبوا لنار الحرب بالحطب الجزل

تمہین چاہئے کہ عزت والون کی طرح مرجاؤ یا دشمن کو مار ڈالو۔ اور ایندہن کی لکڑی سے لڑائی کی آگ خوب جلاؤ

وإلا فخلوا بطنها وتحملوا	إلى بلد قفر وموتوا من الهزل

ورنہ قوم کے درمیان سے نکل کر کہین بیابان مین چلے جاؤ اور تباہ و برباد ہو کر مرجاؤ۔

فللبين خير من مقام على الأذى	وللموت خير من مقام على الذل

کیونکہ تکلیف مین رہنے سے فراق اور ہجرت بہتر ہے۔ اور ذلت مین رہنے سے مرجانا بہلا ہی۔

وإن أنتم لم تغضبوا بعد هذه	فكونوا نساء لا تعيب من الكحل

اور اگر اسکے بعد بہی تمکو غصہ نہ آئے۔ تو تم عورتین ہوجاؤ جنہین سرمہ لگانا کچہہ عیب نہین ہوتا ہی۔

ودونكم طيب النساء فإنما	خلقتم لأثواب العروس وللغسل

اور عورتون کی سی خوشبو لگایا کرو۔ کیونکہ ایسی حالت مین تم عورتون کے کپڑے پہنے اور نہانے دہونے کے لیے مخلوق ہوئے ہو۔

فيعدُّ اوسُحقا اِلّذِی لَیسَ دَافِعًا	وَیحتال عِشئی بَینَنا مشیۃ الفحلِ

(۱) اورخدا اوسے ملیا میٹ کرے اور اوسکا کالا منہ کرے جو ہماری اب بھی حفاظت نہ کرے اور سانڈ کی طرح اکڑ اکڑ کر ہمارے بیچ مین پہرتا پھرے۔

۴۵ - جدیس کا عملیق اور اوسکے رفیقون کو ضیافت کے بہانہ سے بلاکر مار ڈالنا۔ جب اوسکے بہائی اسود نے اوس کی یہ باتین سنین جو اپنی قوم کا سردار تہا اور لوگون مین جسکی بات خوب چلتی تہی - تو اوس نے اپنی قوم سے کہا - کہ اے جدیس کے لوگو - یہ طسم کے لوگ ہم سے ہمارے ملک مین کچھ بڑی عزت والے نہین ہین - صرف اون کی قوم کا ایک شخص ہم پر اور اون پر پادشاہ ہے - اگر ہم عاجز نہ ہین تو اونہین ہم پر کوئی فضیلت نہین - اور اگر ہم اپنی حفاظت کرین تو اون سے ہم اپنا انصاف لے سکتے ہین تمکو چاہیئے کہ تم سب میرا کہا مانو - کیونکہ یہ بات زمانہ مین یادگار رہ جائیگی - اس وقت جدیس عفیرہ کی باتین سنکر جوش مین بہر آئے تہے - اونہون نے اسود سے کہا - کہ ہم تو تیرے تابع اور فرمان بردار ہین - مگر طسم کی قوم ہم سے تعداد مین بہت ہے - اسود نے کہا - مین طسم کے پادشاہ کی دعوت کرتا ہون - اور اوسے اور اوسکے رفیقون کو کھانے کیواسطے بلاتا ہون - جب وہ اپنے لباس گہنے زیور پہنے ہوئے (بے ہتیار) آئینگے - تو ہم تلوارین لینگے اور اونہین قتل کر ڈالینگے سب نے کہا - اچہا جو تو چاہے کر - ہمکو منظور ہے - اس پر اوس نے کھانا پکوایا - اور شہر کے میدان مین رکہا - اور اسود نے اور اوس کے لوگون نے تلوارین ریت مین چہپا دین - اور پادشاہ کو اور اوس کے رفیقون کو بلوایا - جب وہ (دعوت کے کپڑے پہنے) خوبصورت لباسون مین آئے اور (کہانا کہانے کے لیے) اپنی اپنی جگہون مین بیٹھے - اور کہانے کے واسطے ہاتھ پہیلائے - تو بنی جدیس

نے ریت سے تلواریں نکالیں اور اون کو بادشاہ سمیت قتل کر دیا - اور پھر اون کے جو ادنی اور نیچے درجے کے آدمی تھے اونھیں بھی مار ڈالا -

۱۴ - حسان کا جدیس سے آکر طسم کا انتقام لینا اور یمامہ کی تیز نظری سے یمامہ کا نام یمامہ ہونا اور سرمہ کا پتھر -

پھر طسم کے جو باقی لوگ رہ گئے تھے وہ حسان بن تبع بادشاہ یمن کے پاس گئے - اور اپنی قوم کا انتقام لینے کے واسطے اوس سے مدد چاہی وہ اون کے ساتھ یمامہ کو چلا - پھر جب یمامہ تین منزل رہا - تو طسم کے لوگوں میں سے کسی نے اوس سے کہا - کہ جدیس میں میری ایک بہن بیاہی ہوئی ہے - اوس کا یمامہ نام ہے اوسکی نظر ایسی تیز ہے - کہ سوار کو تین دن کے راستہ سے دیکھہ لیتی ہے مجھے یہ اندیشہ ہے کہ کہیں وہ ہمیں دیکھکر جدیس کو ہماری خبر نہ کر دے - اس لیے تو اپنے آدمیوں سے کہدے - کہ ہر ایک شخص کسی درخت کی ایک ایک ڈالی توڑ لے - اور اوسے اپنے آگے کر لے - حسان نے اس کی نسبت اپنے آدمیوں کو حکم دیدیا -

ادہر یمامہ نے جب نظر اٹھائی - تو اونھیں دیکھہ لیا - اور جدیس سے کہدیا کہ حمیر تمہاری طرف آرہے ہین - اونھون نے کہا - تو نے کیا دیکھا - جو تو کہتی ہے کہ حمیر آرہے ہین بولی - کہ مین نے ایک شخص کو ایک درخت مین دیکھا - کہ وہ ایک شانہ کا گوشت کھا رہا ہے - یا جوتا جھاڑ رہا ہے - اگرچہ یہ بات صحیح تھی - مگر اون لوگون نے اوسے جھوٹا سمجھا اور اوسکی کوئی تدبیر نہ کی - حسان صبح کو عین عالم غفلت مین اون پر جا پڑا - اور اونھیں نیست و نابود کر ڈالا -

اور پھر حسان کے پاس یمامہ پکڑی آئی - اور اوس کی آنکھیں نکال ڈالی گئیں - دیکھتے کیا ہین - کہ اون مین کالی کالی رگیں ہین - اوس سے حسان نے پوچھا کہ یہ کیا ہے - کہا

ایک سیاہ پتھر ہوتا ہے جسے اثمد یعنی سرمہ کا پتھر کہتے ہین اوسے یین پیسکر آنکھہ مین لگایا کرتی تھی یہی عورت ہے جس نے سب سے اول سرمہ لگایا ہے۔ اور اسی یمامہ عورت کے نام سے اس ملک کا نام یمامہ پڑگیا ہے۔ اس عورت کا ذکر شعرا نے اپنے اشعار مین بہت کچھہ کیا ہے۔

۷۴۔ اسود کا بچکر طے کے پہاڑون مین جانا اور طی کا اوسے قتل کرکے اوس مقام پر قابض ہونا۔

جب جدلیس ہلاک ہوگیے۔ تو اسود عملیق کا قاتل وہان سے بہاگ کر بچ گیا اور بنی طے کے پہاڑون مین چلا گیا۔ اور وہین رہنے لگا۔ اس وقت وہان طے نہین آئے تھے۔ طے یمن کے جرف مین رہتے تھے (جرف مدینہ جرف یمن جرف مکہ تین مقام ہین اس نے یہان یمن کے ساتھہ اوس کی تخصیص کردی ہے) جو آجکل بنی مراد اور ہمدان کے قبضہ مین ہے۔

جب کبہی خریف کے ایام ہوتے تو یہان طے کے ملک مین بڑے موٹے موٹے اونٹ آتے۔ اور وہان سے پہر لوٹ جایا کرتے تھے اور اونہین یہ نہ معلوم تھا۔ کہ یہ اونٹ کہان سے آتے ہین۔ اسواسطے اونہون نے ان کا پیچھا کیا۔ اور اونہین کے ساتھہ ساتھہ ہولئے اور رفتہ رفتہ اجا اور سلمی پہاڑون پر پہونچے۔ جو طے کے پہاڑ اب کہلاتے ہین۔ اور وہ دونو فید کے قریب ہین۔ وہان اونہون نے دیکھا کہ نخلستان اور مرغزارین کثرت سے ہین (فید مکہ اور کوفہ کے عین وسط مین بادیہ مین ایک چشمہ ہے اور وہان ایک بستی اور قلعہ بہی ہے۔ اس حصن کا دروازہ آہنی ہے اور ایک فصیل سی اوسکی بنی ہے۔ اور وہ عراق کے حاجیون کے راستہ مین پڑتا ہے۔)

اس پر اونہون نے جب اسود کو وہان دیکھا۔ تو اوسے قتل کر ڈالا۔ اور طی انہین

دو پہاڑون مین رہنے لگے اور اُس وقت سے اب تک وہین رہتے ہین۔ اسی وقت سے وہ وہان گئے ہین۔

اصحاب کہف جو ملوک طوائف کے زمانہ مین تھے

۴۸۔ اصحاب کہف ورقیم اور اون کا زمانہ اور شریعت وغیرہ۔ اصحاب کہف (یا غار والے) ایک بادشاہ کی زمانہ مین تھے جس کا نام دقیوس یا دقیانوس تھا اور روم کے ملک کے ایک شہر افسوس (یا افسیس) مین رہتے تھے۔ ان کا بادشاہ بت پرست تہا۔ اور کچھ لوگ اونمین سے ایسے ہی تھے۔ جو اپنے پروردگار پر ایمان لے آئے تھے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اَمۡ حَسِبۡتَ اَنَّ اَصۡحٰبَ الۡکَہۡفِ وَ الرَّقِیۡمِ کَانُوۡا مِنۡ اٰیٰتِنَا عَجَبًا (اے پیغمبر کیا تم ایسا سمجھتے ہو۔ کہ اصحاب کہف اور رقیم (یعنی غار اور کتبہ والی) ہماری قدرت کی نشانیون مین سے ایک عجیب نشانی تھی۔) رقیم سے مطلب یہ ہے۔ کہ اون کے حالات ایک تختی مین لکھے ہوئے تھے اور وہ تختی اوس غار کے دروازہ پر رکھی ہوئی تھی۔ جہان وہ آکر چھپے تھے۔ کہتے ہین۔ کہ یہ حالات اونہین کے زمانہ مین سے کسی نے لکھے اور اوس عمارت مین نصب کردئے تھے۔ اوسمین اون کے نام تھے۔ اور اون کا زمانہ بھی اوس مین درج تھا۔ اور یہ سبب بہی لکھا ہوا تہا۔ کہ وہ وہان کیون آئے تھے۔ اور بعض یہ بہی بیان کرتے ہین۔ کہ یہ باتین اوس بادشاہ نے لکھی تہین جس نے اون کو آکر دیکھا تھا اور وہان ایک کینسہ بنایا تہا۔ اور ابن عباس کی روایت کے بموجب اون کی تعداد سات تھی اور آٹھوان کتا ہے۔ اور ابن عباس کہتے ہین۔ کہ مین ہی اون لوگون مین سے ہون جو اون کے حالات سے واقف ہین۔

ابن اسحاق کا بیان ہے - کہ وہ آٹھ تھے - اس واسطے اوسکے قول کے بموجب کتا نواں ہوگا - یہ لوگ رومی تھے اور بت پوجا کرتے تھے - اللہ تعالی نے اون کو ہدایت کی - انکی شریعت حضرت عیسی علیہ السلام کی شریعت تھی - لیکن بعض لوگون کا بیان ہے - کہ وہ حضرت عیسی سے پہلے ہوئے ہین - اور حضرت عیسی نے اون کا حال اپنی قوم کو بتایا تہا - اور اللہ تعالی نے اونہین اونکے خواب سے حضرت مسیح کے ارتفاع کے بعد اُٹھایا تہا - لیکن پہلا قول زیادہ تر صحیح ہے -

۴۹ - اصحاب کہف کا حضرت عیسی کے حواری پر ایمان لانا اور شاہزادہ کے مرجانے پر اونکا بہاگ کر ایک غار مین چھپنا -

اور اون کے ایمان کا سبب یہ تہا - کہ حضرت عیسی کے اصحاب مین سے ایک حواری اون کے شہر مین آیا - اور چاہا کہ اوس شہر مین جائے لوگون نے اوس سے کہا - کہ اس شہر کے دروازہ پر ایک بت ہے جو کوئی اوس کے اندر جاتا ہے اوسے ضرور ہے کہ پہلے اوسے سجدہ کرے - اس لیے یہ حواری اوسکے اندر نہ گیا - اور شہر کے نزدیک ایک حمام مین آکر ٹھیر گیا - اور اوسی مین کام کرنے لگا - حمام کے مالک نے دیکھا - کہ اوس کے کام سے وہان برکت کے آثار نظر آتے ہین - اور کچھ وہان جوان تھے وہ بھی اوسکے دوست و رفیق ہوگیے - وہ حواری اون کے روبرو آسمان زمین کے اور آخرت کے حالات بیان کیا کرتا تہا - جس سے رفتہ رفتہ وہ ایمان لے آئے - اور اوسکو سچا سمجھنے لگے -

اسی مین وہان کے بادشاہ کا بیٹا اوس مقام پر ایک عورت کو لیکر آیا - اور حمام مین گھسا - اس حواری نے جب ایسی ناشایستہ حرکت دیکھی - تو اوس کو نصیحت کی اور کہا کہ یہ بڑی شرم کی بات ہے - اس سے اوسکو شرم آگئی - اور وہ لوٹ گیا پھر کچھ دنون کے بعد وہ مکرر آیا -

جب اس حواری نے اوسے نصیحت کی - تو اوس نے اسے گالیان دین اور جہڑک کر حمام مین اوس عورت کو لے کر گہس گیا - خدا کی قدرت وہ دونو حمام مین مر گیے - پادشاہ کو جب یہ حال معلوم ہوا - اور لوگون نے اوس سے کہا - کہ حمام مین ایک شخص ہے اوس نے شاہزادہ کو مار ڈالا ہے - تو اوس نے اوس کی گرفتاری کا حکم دیا مگر وہ حواری چلدیا تھا کسی کو نہ ملا - اسی مین کسی نے اوسکے رفیقون کا ذکر کیا - اور اون جوانون کا تذکرہ ہوا - اس لیے لوگ اونہین پکڑنے کو آئے - یہ سنکر یہ لوگ بہاگے - اون کا آقا ایک کہیت مین تہا - جب وہ وہان پہونچے تو اون سے اپنا حال بیان کیا - وہ بہی اون کے ساتھ ہولیا - اور اوس کا کتا بہی اون کے پیچہے پیچہے چلدیا - جب رات ہوگئی - تو وہ ایک غار مین آئے - اور بولے کہ رات کو اسی جگہہ رہین گے - جب صبح ہوگی - تو جیسا مناسب ہوگا ویسا کرینگے پہر وہ اوس مین داخل ہوئے - دیکہا تو وہان ایک چشمہ ہے اور کچہہ پہل بہی موجود ہین - اونہون نے وہ پانی پیا اور وہ پہل کہائے - پہر جب رات ہوگئی - تو اللہ تعالیٰ نے اون کے کان تہپک دئے (یعنی اونہین سلا دیا) اور اون پر فرشتے مقرر کر دئے کہ اونہین دہنے بائین کروٹین بدلاتے رہین - کہ اون کے اجساد کو مٹی نہ کہا جائے - اور آفتاب بہی اون پر نکلا کرتا تہا -

۵۰ - اصحاب کہف کا غار سے زمانہائے دراز کے بعد نکلنا اور شہر مین طعام خرید نے کو جانا اور وہان لوگون کا تعجب کرنا اور اون کے غار پر جانا وغیرہ

دقیانوس نے اون کا حال سنا - اور اپنے رفیقون کو لے کر چلا - جب یہ لوگ اون کی جستجو کرتے ہوئے چلے - تو دقیانوس کو معلوم ہوا - کہ وہ ایک کہف مین یعنی غار مین گہس گیے ہین - اوس نے اپنے آدمیون کو حکم دیا - کہ اندر گہس کر اونہین نکال لائین - لیکن جب کسی نے چاہا - کہ اندر جائے - تو اوس کی ہمت نہ پڑی - اور خوف

کے سبب سے لوٹ لوٹ گئے۔ اس پر ایک شخص نے دقیانوس سے کہا۔ کہ اگر آپ اونہین پکڑین تو آپ کا یہی ارادہ ہے کہ اونہین قتل کر ڈالین۔ اوس نے کہا ہان کہا تو پہر اس غار کا دروازہ بند کر دیجئے اور اُنہین یہین چھوڑ دیجئے۔ وہ بہوک پیاس سے خود ہی مر جائینگے۔ اس واسطے بادشاہ نے ایسا ہی کیا۔ اور اوس غار کا دروازہ بند کرا دیا اسی طرح وہ ایک مدت دراز تک وہان پڑے رہے۔ اور زمانہ پر زمانہ گزرتا گیا۔ اتفاقاً ایک مرتبہ وہان مینہ برسنے لگا۔ ایک چرواہا جنگل مین بکریان چرا رہا تھا۔ اوس نے کہا۔ کہ اگر کسی طرح اس غار کا دروازہ مین کہول لون۔ تو اوس مین پانی سے بکریون کو امن مل جائیگی۔ اسواسطے اوس نے غار کا دروازہ کہولا۔ اس پر اللہ تعالی نے دوسرے روز اون کی روحین اون کے اجسام مین واپس کر دین صبح کا وقت تہا۔ اون مین سے ایک کو اونہون نے ایک روپیہ دیکر بہیجا کہ اون کے واسطے کہانا مول لے آئے۔ اس شخص کا نام تملیخا تھا۔ جب وہ شہر کے دروازہ پر آیا۔ تو اوس نے نئی نئی حالتین دیکھین اور وہان سے ہوتے ہوتے ایک شخص کے پاس پہونچا۔ اور کہا کہ مجہے ان درہمون کا کہانا دیدے۔ اوس شخص نے دیکھکر کہا۔ کہ یہ درہم تیرے پاس کہان سے آئے۔ تملیخا نے کہا۔ مین اور میرے ساتھی کل یہان سے گئے تہے۔ جب صبح ہوئی تو اونہون نے مجہے کہانا خریدنے کے واسطے بہیجا ہے۔ اوس شخص نے کہا۔ یہ درہم تو فلان بادشاہ کے زمانہ مین مروج تہے۔ اور تملیخا کو بادشاہ کے پاس لے گیا۔ اس زمانہ مین وہان کا بادشاہ ایک نیک آدمی تھا۔ اوس نے بہی تملیخا سے درہمون کا حال پوچھا۔ تملیخا نے جو بات پہلے کہی تہی وہ ہی پہر اوس سے بہی بیان کی۔ بادشاہ نے پوچھا تیرے ساتھی کہان ہین۔ کہا میرے ساتھ چلو مین بتائے دیتا ہون۔ لوگ اوس کے ساتھ گئے۔ اور غار

سکے دروازہ پر پہونچے - وہان تملیخا نے کہا - ذرہ مجھے اپنے لوگون کے پاس آ گے جانے دو - تاکہ وہ آپ کی آوازین سنکر کہین یہ خیال نہ کرین کہ دقیانوس کو ہمارا حال معلوم ہوگیا ہے - اور اس سے وہ ڈر جائین - اس لیے وہ آگے آگے اندر گیا - اور اون سے سارا حال بیان کیا اور سب نے سجدۂ شکر ادا کیا - اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی کہ اب اونہین موت دیدے - اللہ تعالیٰ نے اون کی دعا قبول کی - اور اوس کے اور نیز اوس کے سب رفیقون کے کان تھپک دئے (یعنی سُلا دیا) بادشاہ نے چاہا - کہ اوس کے اندر جائے لیکن جب کوئی شخص اوس کے اندر گہستا تو خوف کے سبب اندر پانون نہین رکھہ سکتا تھا اس واسطے وہ اوس کے اندر نہ جا سکے مجبوراً بادشاہ لوٹ گیا - اور وہان ایک کنیسہ بنا دیا کہ اوس مین لوگ عبادت کیا کرین -

عکرمہ کہتے ہین کہ جب اللہ تعالیٰ نے ان لوگون کو اُٹھایا تہا - تو اوس وقت ایک مومن بادشاہ کی حکومت تھی - اس زمانہ مین اوس کے ملک والے روح اور جسم کی نسبت اور اون کے قیامت کے دن اُٹھنے کے باب مین گفتگو کیا کرتے تہے - کوئی تو کہتا تہا - کہ اللہ تعالےٰ فقط روحین ہی مبعوث کریگا جسم نہین ہوگا - اور کوئی کہتا تہا کہ نہین قیامت کے دن روحین اور جسم دونو اٹھینگے - اسکی نسبت جب بادشاہ کا اطمینان نہ ہوا - تو اوسکو بڑا رنج ہوا - اور کمبل کا کپڑا پہنکر اللہ تعالیٰ سے درخواست کی کہ یہ بات اوس پر ٹہیک ٹہیک ظاہر کردے - کہ سچ اسمین کیا ہے - اسواسطے اللہ تعالیٰ نے اصحاب کہف کو صبح کے وقت اُٹھایا - جب آفتاب روشن ہوا - تو اون مین ایک نے دوسرے سے کہا - کہ آج رات ہم نے اللہ تعالیٰ کی عبادت مین بڑی غفلت کی - اور اُٹھکر وہ پانی کی طرف گیے - وہان غار کے پاس درخت بہی تہے اور پانی کا چشمہ ہی تھا دیکھتے کیا ہین - کہ وہ چشمہ اور درخت سوکھہ گیے ہین - کسی نے اون مین سے کہا - ہماری

عجیب حالت ہے۔ کہ ایک ہی رات مین یہ کنوان بہی خشک ہوگیا۔ اور درخت بہی
سوکہہ گیے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اون کو بہوک لگا دی۔ اس لیے وہ بولے کہ کوئی شہر
کو جائے فَلْيَنظُرْ أَيُّهَا أَزْكَىٰ طَعَامًا فَلْيَأْتِكُم بِرِزْقٍ مِّنْهُ وَلْيَتَلَطَّفْ وَلَا يُشْعِرَنَّ بِكُمْ أَحَدًا
(اور جاکر دیکھے۔ کہ کہان اچھا کہانا مل سکتا ہے۔ تو اوسمین سے بقدر ضرورت کہانا لے آئے۔ اور
چپکے سے لے کر چلا آئے۔ اور کسی کو خبر نہ ہونے دی) پہر اون مین سے ایک شخص کہانا
خریدنے کے لیے گیا۔ جب اوس نے وہان جاکر بازار کو دیکہا۔ تو اوسے تو پہچان لیا۔
مگر صورتین جو دیکہین وہ نئی نئی دیکہین اونہین نہ پہچانا۔ اور طرز انداز سے معلوم ہوا۔ کہ وہ
لوگ ایمان والے ہین۔ پہر وہ ایک شخص کے پاس مول لینے کے لیے گیا۔ اوس نے
جب اس کے درہم دیکہے تو غیر مروج سکہ پایا۔ اس واسطے وہ اس خریدار کو بادشاہ پاس
لے گیا۔ اس جوان نے کہا۔ کیا تمہارا بادشاہ فلان شخص نہین ہے۔ دوکاندار نے کہا۔
نہین بلکہ فلان شخص ہے۔ اس سے اس خریدار کو بڑا تعجب ہوا۔ جب بادشاہ کے
سامنے اوسے لے گیے۔ تو اوس نے اپنے رفیقون کی ساری کہانی سنائی۔ اس واسطے
بادشاہ نے لوگون کو جمع کیا۔ اور کہا تم لوگون کو روح اور جسد کے باب مین اختلاف تہا
دیکہو اس شخص کو اللہ تعالیٰ نے فلان قوم مین سے یعنی اوس بادشاہ کی قوم مین سے جو اون
اصحاب کہف کے بہاگنے کے وقت تہا ایک نشانی کے طور پر بہیجا ہے۔ پہر اوس جوان
نے کہا۔ چلو میرے ساتھ۔ مین اپنے لوگون کو بتا دیتا ہون۔ بادشاہ سوار ہوا۔ اور اوس
کے لوگ بہی اوس کے ساتہہ چلے جب وہ اوس کہف پر پہونچے۔ تو اوس جوان نے
بادشاہ سے کہا۔ مجہے اجازت دیجئے۔ کہ مین آپ سے آگے ہی اپنے رفیقون کے
پاس جاؤن اور اونہین آپ کی خبر کرون۔ نہین تو جب وہ آپ کی آوازین اور آپ کے

گھوڑون کے سمون کی آہٹ سنینگے تو سمجھینگے کہ آپ لوگ دقیانوس کے آدمی ہین اور اوس سے وہ ڈرجاینگے۔ اس واسطے بادشاہ نے اوسے اجازت دیدی وہ اپنے لوگون کے پاس پہلے گیا۔ اور وہان جاکر اون سے یہ سارا قصہ بیان کیا۔ تو اونھین اس وقت معلوم ہوا۔ کہ وہ غار مین کتنی مدت سے ہین۔ اور خوشی کے مارے رو پڑے۔ اور خدا سے دعا مانگی کہ اونھین اب مار دے۔ اور جو لوگ کہ اونھین دیکھنے کو آئے ہین اونھین اون کو نہ دکھائے جس سے وہ اوسی وقت مرگئے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اوس کے اور اوس کے رفیقون کے کان تھپک دئے۔ اور اونھین سلا دیا۔ جب اوس کو اندر دیر ہوئی۔ تو اس بادشاہ کے لوگ اون جوانون کے پاس گئے دیکھتے کیا ہین۔ کہ وہان جسم پڑے ہوئے ہین اور کوئی چیز اون کی بگڑی نہین ہے۔ صرف یہی ہے کہ اون مین جان نہین ہے۔ بادشاہ نے کہا۔ کہ دیکھو یہ ایک اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانی ہے۔

بادشاہ نے یہان ایک تانبے کا صندوق دیکھا۔ اوس پر مہر لگی ہوئی تھی۔ جب اوسے کھولا۔ تو دیکھتا کیا ہے۔ کہ اوس مین ایک سیسہ کی تختی ہے۔ اوسمین اون جوانون کے نام لکھے ہوئے ہین۔ اور لکھا ہے کہ "وہ دقیانوس بادشاہ سے اپنی جانون کو اور اپنے دین کو بچانے کے لیے بھاگے ہین۔ جب وہ اس غار مین گھس گئے۔ اور دقیانوس کو اون کا اس غار مین ہونا معلوم ہوا۔ تو اوس نے یہ غار بند کرادیا۔ جو شخص ہمارے اس نوشتہ کو پڑھے اوسے اون کا حال معلوم ہوجائیگا" جب اونھون نے یہ پڑھا۔ تو اونھین سخت تعجب ہوا۔ اور اللہ تعالیٰ کی اونھون نے تعریف کی۔ جس نے اونھین مخلوق کے پھر جلا اُٹھانے کی قدرت پر یہ نشانی دکھائی تھی۔ اور خوب زور زور سے اونھون نے تسبیح اور تحمید کی آوازین بلند کین۔

یہ بھی کہتے ہین کہ یہ بادشاہ اور اوس کے ساتھی اون جوانون تک پہونچ بھی گئے تھے۔ اور
اون کو زندہ دیکھا تھا اون کے چہرے نور سے چمکتے تھے۔ اور اون کے رنگ روشن تھے
اور اون کے کپڑے بوسیدہ نہین ہوئے تھے اور اون جوانون نے اپنے دیکھنے والون سے
وہ حالات بیان کیے تھے۔ جو اون کے اور دقیانوس کے درمیان گزرے تھے۔ اور
بادشاہ اون سے بغلگیر ہوا تھا۔ اور وہ لوگ بادشاہ کے ساتھ بیٹھکر اللہ تعالیٰ کی تسبیح
پڑھتے اور اوس کا ذکر کرتے رہے تھے۔ پھر اونھون نے بادشاہ سے کہا۔ کہ اب آپ
خدا کے سپرد۔ اور لوٹ کر جہان لیٹے تھے وہین جا لیٹے۔ اس واسطے بادشاہ نے
اون مین سے ہر شخص کے واسطے ایک طلائی تابوت بنوایا۔ لیکن جب بادشاہ سویا
تو اوسے خواب مین وہ لوگ نظر آئے۔ اور کہا کہ ہم سونے کے نہین بنائے گئے ہین
ہم مٹی کے بنائے گئے ہین۔ اور اوسی مین مل جائینگے۔ اس واسطے اوس نے اونکے
لیے لکڑی کے صندوق بنوا دئے۔ پھر باہر کے لوگون کے اور اون کے درمیان اللہ تعالیٰ
نے خوف کا پردہ ڈالدیا۔ اور اوس بادشاہ نے غار کے دروازہ پر ایک مسجد بنوا دی۔
اور اون کی زیارت کا ایک میلہ مقرر کر دیا۔

ان جوانون کے نام یہ ہین۔ مکسلمینا[1]۔ تملیخا[2]۔ مرطوس[3]۔ نیرونس[4]۔ کسطوس[5]۔ دینموس[6]۔ ریطونس[7]
قالوس[8]۔ مخسلمینا[9]۔ یہ سب نو نام ہوئے اور یہ سب سے مکمل روایت ہے۔ اور اون کے
کتے[10] کا نام قطمیر تھا۔ واللہ اعلم۔

حضرت یونس بن متی

۵۱۔ حضرت یونس اور اونکا اپنی قوم پر بددعا کرنا	ان کا واقعہ بھی ملوک طوائف کے ہی زمانہ کا ہے

اور عذاب کا نازل ہونا۔	کہتے ہین۔ کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم اور حضرت یونس

ابن متی کے سوا کوئی نبی اپنی مان کے نام سے منسوب نہین ہوا ہے۔ متی اون کی مان کا نام تہا۔ اور یہ موصل کے پاس کے ایک قریہ مین رہتے تہے جس کا نام نینوی تہا۔ (اور جو قدیم زمانہ مین اسیریا کا دار السلطنت تہا) ان کی قوم کے لوگ بت پوجا کرتے تہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت یونس کو اون کی طرف بہیجا تھا۔ کہ اونہین بت پرستی سے منع کرین اور توحید سکہائین۔ یہ تینتیس برس اون مین رہے۔ اور اونہین بہت کچہ ہدایت کی۔ مگر دو ردمیون کے سوا ان پر کوئی ایمان نہ لایا۔ جب وہ ان کے ایمان سے مایوس ہو گئے۔ تو اون پر بد دعا کی۔ ندا آئی۔ کہ تو نے میرے بندون پر بڑی جلدی بد دعا کی۔ پہر اون کے پاس جا۔ اور چالیس روز تک اون کو ہدایت کر۔ یہ اونکے پاس گئے۔ اور سینتیس روز تک اون کو ہدایت کرتے رہے۔ مگر کسی نے ان کی نہ سنی۔ تب انہون نے اون سے کہا۔ کہ تم پر تین روز مین عذاب نازل ہوگا۔ اور اوس کی نشانی یہ ہے۔ کہ تمہارے رنگ متغیر ہو جائینگے۔ جب صبح ہوئی تو دیکہتے کیا ہین۔ کہ اون کے رنگون مین تغیر آگیا۔ یہ دیکہتے ہی اونہون نے کہا۔ کہ یونس نے جو کہا تہا۔ وہ ہی بلا نازل ہوئی۔ ہم نے اوسے کبہی جہوٹ بولتے نہین دیکہا ہے۔ دیکہو۔ اگر وہ رات کو یہین رہین۔ تو تمہین عذاب سے کچہ اندیشہ نہین۔ اور اگر وہ رات کو یہان نہ ہون۔ تو جاننا کہ صبح کو ہم پر عذاب آئیگا۔ جب چالیسوین شب ہوئی۔ تو حضرت یونس کو عذاب کے نازل ہونے کا یقین ہو گیا۔ اور اون کے پاس سے وہ نکل کر چلدئے۔ جب دوسرا روز ہوا تو عذاب نے آکر اون کے سرون کو ڈہانک لیا اور ایک سیاہ ابر بڑا خوفناک اون پر آگیا۔ جس مین سے سخت دہوان نکلتا جاتا تہا۔ پہر

وہ سر پر آگیا۔ اور اون کے اجسام کالے پڑ گئے۔

۵۲۔ حضرت یونس کی قوم سے توبہ کرنے پر عذاب کا رفع ہونا۔

جب اون لوگون نے یہ حالت دیکھی۔ تو اونہین اپنی ہلاکت کا کامل یقین ہوگیا اور اونہون نے حضرت یونس کو جاکر ڈہونڈا تو وہ نہ ملے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے اون کے دل مین ڈالا۔ کہ توبہ کرین۔ اور اونہون نے اخلاص کے ساتھہ توبہ کی۔ اور ایک بزرگ کے پاس گیے اور کہا۔ کہ دیکھو یہ بلا ہم پر نازل ہوئی ہے۔ ہم کیا کرین۔ اوس نے کہا۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان لاؤ۔ اور توبہ کرو۔ اور کہو یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا حَیُّ حِیْنَ لَاحَیَّ یَا حَیُّ مُحْیِ الْمَوْتٰی یَا حَیُّ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ پہر وہ گانو سے باہر ایک ٹیلے پر بڑے میدان مین گیے۔ اور جتنے جاندار تہے خدا تعالیٰ سے فریاد و زاری کیلئے اونسے اون کے بچے جدا کر دئے۔ اور پہر سب نے اللہ تعالیٰ سے چلا چلا کر فریاد کی اور معافی مانگی۔ اور جو جو برائیان اور ظلم کیے تہے اوس کی تلافی کرنے لگے۔ یہان تک کہ اگر کسی نے کسی کا کوئی پتہر اپنے گہر کی عمارت مین لگا لیا تہا تو اوسے بہی اُکہیڑ اُکہیڑ کر دینے لگا۔ اس منت وزاری اور خوف کو دیکھکر اللہ تعالیٰ نے اون سے عذاب دور کر دیا۔ یہ دن عاشورہ کا اور روز چہار شنبہ کا تہا۔ اور بعض کہتے ہین۔ کہ شوال کا نصف مہینا اور دن چہار شنبہ کا تہا۔

۵۳۔ حضرت یونس کا خدا سے روٹہہ کر جانا اور کشتی سے گرنا اور مچہلی کا اونہین نگل لینا۔

ادہر حضرت یونس انتظار مین تہے۔ کہ گانو کا اور گانو والون کا دیکہئے کیا حال ہوتا ہے۔ کہ اسی مین ایک شخص اون کو جاتا ہوا ملا۔ اونہون نے اوس سے بستی کا حال پوچہا۔ تو اوس نے کہا۔ کہ بستی والون نے اللہ تعالیٰ سے توبہ کی۔ اور اوس نے اون کی توبہ منظور کر لی۔ اور عذاب اون سے ٹال دیا۔ اس سے حضرت یونس کو بڑا غصہ آیا۔ اور قسم

کھائی۔ کہ اب تو مین اوس بستی کو چھوڑتا ہو کر نہین جاؤنگا حضرت یونس کی قوم کے سوا
ایسی اور کوئی بستی نہین ہے کہ جس پر عذاب آیا ہو اور پھر اللہ تعالی نے اوسے ٹالدیا ہو
پھر وہ اللہ تعالی سے روٹھہ کر چلدئے۔ اون کا مزاج بڑا تند اور تیز تہا۔ اور صبر اون
مین بہت ہی کم تہا۔ اور اسی واسطے اللہ تعالی نے نبی صلعم کو اون کی اقتدا سے ممانعت
کی ہے۔ اور فرمایا ہے۔ لَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوتِ (اے پیغمبر تم (یونس) مچھلی والے کیطرح
نہ ہونا) اور جب چلدئے تو اون کو یہ خیال گزرا کہ اللہ تعالی اون پر قادر نہین۔ یعنی اون پر
عذاب نہین کرسکیگا۔ یا اون کو نہایت تنگ قید مین نہ ڈال سکے گا۔ غرض وہ چلدئے
اور چلتے چلتے ایک کشتی مین سوار ہوئے اوس کشتی پر ایک طوفان آگیا۔ اور ایک
روایت مین ہے۔ کہ وہ ٹہیر گئی۔ آگے چلی ہی نہین ناخدا نے کہا۔ تم مین کون مجرم ہے
اوسکے سبب سے یہ کشتی نہین چلتی ہے۔ حضرت یونس نے کہا۔ یہ مجرم مین ہون
مین نے ہی خطا کی ہے۔ مجھے دریا مین ڈالدو۔ اونہون نے اس بات کو اون کی
تسلیم نہین کیا۔ اور کہا۔ کہ لاؤ قرعہ ڈالین فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِينَ (پہر اونہون
نے کشتی والون کے ساتہہ قرعہ ڈالا۔ تو ہار گیے) مگر اونہون نے اونہین دریا مین نہ ڈالا۔
اور تین مرتبہ ایسا ہی کیا۔ اور پہر بہی اونہین نہ گرایا۔ آخر کار حضرت یونس خود ہی دریا مین
گر گیے۔ یہ رات کا وقت تہا فَالْتَقَمَهُ الْحُوتُ (تو مچھلی نے اون کو نگل لیا) پہر اللہ تعالی
نے مچھلی پر وحی بہیجی۔ کہ اونہین اپنے پیٹ مین تو لے مگر نہ تو اون کے گوشت پر کوئی
کھرونچا لگائے۔ اور نہ اون کی ہڈی توڑے۔ چنانچہ مچھلی نے لے لیا۔ اور جہان دریا
مین اوس کا مسکن تہا وہان چلی گئی۔

۴ ۵۔ حضرت یونس کی تسبیح و تقدیس سے	جب حضرت یونس اوس جگہہ پہونچ گیے۔ تو وہان

نجات ہونا اور مچھلی کے پیٹ سے نکلنا۔ اونہون نے کس مپس کی آوازسنی۔ تو اپنے
دل مین کہا۔ کہ یہ کیسی آواز ہے۔ پھر اللہ تعالی نے مچھلی کے پیٹ مین ہی اون پر وحی بھیجی
کہ یہ بحری جانورون کی تسبیح کی آواز ہے۔ اس لیے اونہون نے بھی مچھلی کے پیٹ
مین ہی تسبیح پڑہنا شروع کی۔ اور ملائکہ نے اون کی تسبیح کی آوازسنی۔ تو کہا پروردگار ہمین
ایک باریک آواز کہین دور زمین مین سنائی دیتی ہے۔ اللہ تعالی نے فرمایا۔
یہ میرا بندہ یونس ہے۔ اوس نے میری کچھ خطا کی ہے۔ اس لیے مین نے اوسے
مچھلی کے پیٹ مین دریا مین قید کیا ہے۔ فرشتے بولے۔ وہ تو بندہ بڑا نیک ہے
اوسکے نیک کام تو ہر روز آسمان پر آیا کرتے تھے۔ اور اللہ تعالی سے اون کی شفاعت
کی فَنَادٰی فِی الظُّلُمٰتِ (پھر حضرت یونس نے بہی تاریکیون مین (یعنی ظلمت بحر ظلمت شکم ماہی
اور ظلمت شب مین اللہ تعالی کو) پکارا۔ اور کہا۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ
(اے خدا تیرے سوا کوئی معبود نہین تیری ذات پاک ہے۔ اور مین نے بڑا ہی ظلم کیا ہے) اور اونہون
نے پہلے بہی نیک کام کئے تھے۔ اس واسطے اللہ تعالی نے اون کے حق مین فرمایا
ہے فَلَوْلَآ اَنَّہٗ کَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِیْنَ لَلَبِثَ فِیْ بَطْنِہٖٓ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ۔ (تو اگر یونس
خدا کی تسبیح و تقدیس کرنے والون مین سے نہ ہوتے۔ تو اوس دن تک کہ جب لوگ (قیامت کے دن)
اٹھا کر کھڑے کیے جائین کے یون ہی اوسکے پیٹ مین پڑے رہتے) اس سے معلوم ہوتا ہی
کہ جب کبھی لغزش ہو جائے تو عمل صالح آدمی کے اوس وقت بڑی مفید ہوتے ہین۔
فَنَبَذْنٰہُ بِالْعَرَآءِ وَھُوَ سَقِیْمٌ (تو ہم نے اون کو مچھلی کے پیٹ سے نکالکر کہلے میدان
مین ڈالدیا اور وہ مچھلی کے پیٹ مین رہنے سے بیمار ہو گئے تھے) دریا کے کنارے پر آکر پڑ گیے
اور وہ ایسے ہو گیے تھے کہ جیسے بچا ابہی کا جنا ہوا ہو۔ وہ مچھلی کے پیٹ مین چالیس دن

رہے - ایک روایت ہے - کہ بیس روز یا تین روز یا سات روز مچھلی کے پیٹ مین رہے - واللہ اعلم - اور اللہ تعالیٰ نے اون پر ایک یقطین کا پیڑ پیدا کر دیا - یقطین قرع (یعنی کدو) کو کہتے ہین - اوس سے دودہ نکل نکل کر اون پر گرتا تہا - ایک روایت یہ بہی ہے - کہ اللہ تعالیٰ نے کچھ پہاڑی جنگلی بکریان اون کے واسطے مقرر کر دی تہین وہ صبح شام اونہین دودہ پلا جاتی تہین - اور اسی سے اون مین پہر قوت آگئی تہی - پہر وہ چلنے لگے - اور ایک روز اوسی پیڑ کے پاس آگئے - دیکھتے کیا ہین - کہ وہ خشک ہوگیا ہے - اس سے اونہین رنج ہوا اور رو پڑے - اس پر اللہ تعالیٰ نے اون پر عتاب کیا - اور ندا آئی کہ تو ایک درخت پر رنج کرتا اور روتا ہے اور ایک لاکہہ بلکہ اس سے بہی زیادہ آدمیون پر تجھے کچھ افسوس نہ ہوا جن کے مارنے کی تو نے دعا کی تھی -

۵۵ - اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت یونس کا پہر اپنی قوم مین جانا اور قوم والون کی اطاعت - پہر اللہ تعالیٰ نے اونہین حکم دیا - کہ وہ اپنی قوم کے پاس جائین - اور کہین کہ اللہ تعالیٰ نے اون کی خطا معاف کر دی ہے - چنانچہ وہ چلے راستے مین ایک راعی سے اون کی ملاقات ہوئی - حضرت یونس نے اوس سے اپنی قوم کا حال پوچہا - اوس نے کہا - وہ بڑی آرزوئین کر رہے ہین کہ اون کا رسول کسی طرح اون کے پاس آجائے - حضرت یونس نے کہا - تو اون سے جا کر کہہ - کہ مین یونس کو دیکھکر آیا ہون - راعی نے کہا مین تو اون سے جا کر جب کہونگا - کہ تمہاری اس بات کے کہنے کا مجھے کوئی گواہ ملجائے - اس لیے حضرت یونس نے اوس کی بکریون مین سے ایک بکری کو بتایا - اور جہان وہ کہڑی تہی اوس جگہہ کو بہی بتایا اور وہان ایک درخت کی طرف بہی اشارہ کیا - اور کہا - کہ یہ سب اس بات کے گواہ ہین - تب راعی لوٹ کر اپنی قوم کے پاس گیا اور اون سے کہا - کہ مین نے یونس کو دیکھا ہے

وہ۔ سنتے ہی اوس پر دوڑے۔ کہا جلدی مت کرو۔ صبح ہونے دو جب صبح ہوئی۔ تو وہ اونہیں اوس مقام پر لے گیا جہاں اوس نے یونس کو دیکھا تھا۔ اور اوس سے کہا۔ کہ گواہی دے چنانچہ اوس مقام نے گواہی دی اور ایسی ہی بکری اور درخت نے بھی گواہی دی۔ حضرت یونس بھی وہین کہین چھپے تھے جب بکری نے گواہی دی۔ تو اوس نے یہ بھی کہا۔ کہ اگر تم اللہ کے نبی کو دیکھنا چاہتے ہو۔ تو وہ فلان مقام پر ملینگے۔ وہ لوگ حضرت یونس کے پاس آئے۔ اور جب اون کو دیکھا۔ تو اون کے ہاتھون پر بوسہ دیا۔ اور پیر چومے۔ اور اونہین منت خوشامد کر کے شہر کو لے گیے۔ پھر وہان وہ اور اون کے اہل و عیال چالیس دن رہے۔ اور بعد اسکے وہ سیر کے طور پر نکلے۔ اور بادشاہ بھی اون کے ہمراہ نکلا۔ اور اپنے ملک کا کاروبار اوس راعی کے حوالہ کر آیا۔ اور وہ ہی چالیس سال تک اوسکے ملک کا انتظام کرتا رہا۔ پھر اسکے بعد حضرت یونس لوٹ کر پھر وہان آ گئے۔

۵۶۔ حضرت یونس کے مچھلی کے پیٹ مین جانے کی ایک اور روایت۔

ابن عباس اور شہر بن حوشب کہتے ہین۔ کہ حضرت یونس کی رسالت اوس وقت ہوئی ہے۔ کہ جب وہ مچھلی کے پیٹ سے نکل آئے ہین۔ اور کہتے ہین اللہ تعالی نے سورۃ الصافات مین ایسے ہی فرمایا ہے۔ چنانچہ اس نے کہا ہے فَنَبَذْنَاهُ بِالْعَرَاءِ وَهُوَ سَقِيمٌ وَأَنْبَتْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً مِّن يَقْطِينٍ وَأَرْسَلْنَاهُ إِلَىٰ مِائَةِ أَلْفٍ أَوْ يَزِيدُونَ تو ہمنے اونکو مچھلی کے پیٹ سے نکالکر کھلے میدان مین ڈالدیا اور وہ مچھلی کے پیٹ مین رہنے سے نڈھال ہو رہے تھے۔ اور پھر ہمنے اون پر (کدو کا) ایک بیلدار درخت بھی اُگایا۔ اور اونکو اچھا کر کے ایک لاکھ آدمی کی طرف اور (اگر بال بچون کو بھی ملا لو تو) اون سے بھی زیادہ کی طرف پیغمبر کر کے بھیجا۔) اور شہر نے کہا ہے کہ جبرئیل یونس کے پاس آئے۔ اور کہا نینوے والون کے پاس چل۔ اور اونکو عذاب سے

ڈرا - کیونکہ اون پر عذاب آنے والا ہے - کہا مجھے ایک جانور سواری کے لیے چاہیئے ہی
کہا اتنی مہلت نہین ہے - کہا تو مین جوتا ہی پہن لون - کہا اتنی بھی مہلت نہین ہے -
راوی کہتا ہے - تو وہ غصہ ہوگئے اور کشتی کی طرف چلدیے اور اوسمین سوار ہوئے جب
وہ کشتی مین سوار ہوئے - تو اوس کا چلنا موقوف ہوگیا - راوی کہتا ہے پہر اونہون نے
قرعہ ڈالا - تو حضرت یونس کا نام نکلا - پہر مچھلی آئی - اور غیب سے اوس مچھلی کو ندا آئی
کہ یونس کو ہم نے تیری روزی نہین بنایا ہے - ہم نے تجھے اونکے واسطے پناہ بنایا ہی -
پہر مچھلی نے اونہین نگل لیا - اور یہان سے وہ اونہین لیکر چلی گئی - اور اُبلّہ پر گزرتی ہوئی
دجلہ ہی دجلہ چلی گئی - اور جاکر اونہین نینوے مین نکال کر ڈالدیا -

اللہ تعالیٰ کا تین رسولونکو شہر انطاکیہ کو بہیجنا جو ملوک طوائف کی زمانہ کا واقعہ ہی

۵۷ - حضرت عیسیٰ کے دو رسولون کا انطاکیہ جانا اور بادشاہ کا اونہین قید کرنا اور پٹوانا -

یہ لوگ حضرت مسیح کے حواری اور اصحاب تھے اونہون نے پہلے دو کو بہیجا تہا - جن کے نامون
کی نسبت اختلاف ہے - وہ دونون انطاکیہ کو آئے - وہان اونہون نے ایک بزرگ کو
دیکھا - جو بکریان چرا رہا تہا - اوسکا نام حبیب النجار تہا - اونہون نے اوس پر سلام کیا - اوس
نے پوچھا کہ تم کون ہو - بولے - کہ حضرت عیسیٰ کے رسول ہین - اور تم کو اللہ تعالیٰ کی عبادت
کی ہدایت کرنے کو آئے ہین - کہا کوئی نشانی بھی تمہارے پاس ہے - وہ دونون رسول بولے
ہان ہے - ہم مریضون کو اچھا کرتے ہین - اور اندھون کو آنکھین دیتے ہین - اور کوڑھیون کو
چنگا کرتے ہین - یہ سب اللہ تعالیٰ کے حکم سے کرتے ہین - حبیب نے کہا - کہ میرا ایک بیٹا
بیمار ہے - اوسے کئی برس ہوتے ہین اچھا نہین ہوتا ہے - اور اونہین اپنے گھر لے گیا -

انہون نے اوس کے بیٹے کے اوپر ہاتھ پھیر دیا۔ وہ اوسی وقت اچھا بھلا اللہ تعالیٰ کے حکم سے اُٹھ کھڑا ہوا۔ پھر یہ خبر شہر مین مشہور ہوئی۔ اور بہت مریض اون کے ہاتھہ سے اللہ تعالیٰ نے اچھے کرا دیئے۔

اون کا ایک بادشاہ تہا جس کا نام انطیخس تہا۔ وہ بتون کو پوجا کرتا تھا۔ جب اوسے اون کی خبر ہوئی تو اوس نے اونہین بلایا۔ اور پوچھا کہ تم کون ہو۔ انہون نے کہا۔ ہم حضرت عیسیٰ کے بھیجے ہوئے ہین۔ اور تمہین اللہ تعالیٰ کے راستہ کی ہدایت کرنے آئے ہین اوس نے یہی کہا کہ کوئی نشانی بہی لائے ہو۔ کہا۔ ہم اندہون کو آنکہین دیتے اور جذامیون کو اور مریضون کو اللہ تعالیٰ کے حکم سے اچھا کرتے ہین۔ بادشاہ نے کہا اٹھو تو ہم تمہارا حال دیکھین کہ کیسے ہو جب وہ اُٹھے تو سب لوگون نے اونہین مارنا شروع کر دیا۔ ایک روایت یہ بہی ہے۔ کہ وہ دونو اس شہر مین جب آئے تو مدت تک بادشاہ تک اون کی رسائی ہی نہین ہوئی۔ ایک مدت کے بعد جب اونہون نے دیکھا کہ بادشاہ باہر نکلا ہے۔ تو تکبیرون کے نعرے مارے۔ اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا۔ اس سے بادشاہ کو غصہ آیا۔ اور اونہین دونو کو قید خانہ مین بہیجدیا اور ہر ایک کے سو سو درّے لگوائے۔

۵۸۔ حضرت عیسیٰ کا ایک تیسرے رسول کو اونکی مدد کے لیے بہیجنا اور انطاکیہ والون کا ایمان لانا۔

جب لوگون نے انہین جھوٹا بنایا۔ اور اونہین مار پیٹ کی۔ تو حضرت مسیح نے اون کی مدد کے لئے شمعون حواری کو بہیجا۔ جو اون کے حواریون مین سب سے بڑا تہا۔ وہ شہر مین بہیس بدلکر آیا جیسے وہ حضرت عیسیٰ کا حواری نہین ہے۔ اور بادشاہ کے درباریون کے ساتھہ رہنے لگا۔ جنہون نے بادشاہ تک اونکا ذکر پہونچا دیا۔ اور بادشاہ نے اوسے اپنے پاس بلایا۔ اور اوسکی صحبت سے خوش

ہوا۔ اوراوس سے مانوس ہوگیا۔ اورعزت کرنے لگا۔ جب ایک مدت گزرگئی۔ تو موقع
پاکر شمعون نے پادشاہ سے عرض کیا۔ کہ مین نے سنا ہے کہ تیرے ملک مین دو شخص
آئے تھے اوراونہون نے تجھے اپنے دین کی دعوت کی تھی اس واسطے تونے
اون کو قید مین کر رکھا ہے۔ اوراونہین پٹوایا بھی ہے۔ کیا تونے خود اون سے بات
چیت کی تھی۔ اوراون کی باتین سنی تھین۔ یا کسی اور نے اون کی نسبت کچھہ تجھ سے
کہدیا تھا۔ پادشاہ نے کہا۔ کہ مجھے اون پر غصہ آگیا تھا۔ شمعون نے کہا۔ بھلا اب تو بلوائے
دیکھین تو وہ کیا کہتے ہین۔ پادشاہ نے اونہین بلوایا شمعون نے اون سے پوچھا
کہ تمھین کس نے بھیجا ہے۔ بولے۔ کہ ہمین اوس پروردگار نے بھیجا ہے۔ جس نے
تمام چیزین بنائین۔ اوراوس کا کوئی شریک نہین ہے۔ شمعون نے کہا۔ بھلا اوس کی
مختصر تعریف اور صفت کیا ہے۔ بولے وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اور جو اوس کا
ارادہ ہوتا ہے حکم دیتا ہے۔ شمعون نے پوچھا۔ کہ بھلا تمھارے پاس کوئی نشانی بھی ہے
کہ تم اوسی کے بھیجے ہوئے ہو۔ کہا۔ نشانی یہ ہے۔ کہ جو تیری آرزو ہو وہ پوری ہوجائیگی
اس پر پادشاہ نے حکم دیا۔ تو ایک لڑکے کو لائے۔ جس کی آنکھین جاتی رہی تھین اور
اون کی جگہہ گوشت کے لوتھڑے ہوگئے تھے پھر اونھون نے اپنے پروردگار سے
دعا کی۔ جس سے آنکھون کی جگہہ چر گئی۔ اوراونہون نے مٹی کے دو گولے بنائے اوراونہین
آنکھہ کے حلقون مین رکھدیا۔ وہ اوس کی پتلیان ہوگیے۔ اوراون سے وہ دیکھنے لگا۔
پادشاہ اس سے تعجب مین رہ گیا۔ اور بولا۔ اگر تمھارے خدا مین جس کی تم پرستش
کرتے ہو۔ یہ طاقت ہو کہ مردے کو زندہ کردے۔ تو مین اوس پر اور تم پر ایمان لے آؤنگا
اونہون نے کہا۔ ہمارا اللہ ہر شے پر قادر ہے۔ پادشاہ نے کہا۔ یہان ایک مرد مرگیا ہے

اور سات روز سے مرا پڑا ہے۔ ہمنے اوسے دفن نہین کیا ہے۔ اوس کا باپ یہان نہین ہے اوس کے آنے کا انتظار کر رہے ہین۔ پہر اوس نے مردہ کو منگایا۔ اوس مین بدبو اٹھ کہڑی ہوئی تہی اون دونو نے علانیہ اور شمعون نے آہستہ آہستہ اللہ تعالی سے دعا کی۔ اور مردہ جی کر اٹہہ کہڑا ہوا۔ اور بولنے لگا۔ کہ مین مشرک مرا تہا۔ اور دوزخ کے گڑہون مین ڈالدیا گیا تہا۔ تمہین چاہیئے اس شرک کی خرابی سے بچو۔ پہر کہا۔ آسمان کے دروازے کہل گئے۔ اور مین نے اُدہر دیکہا۔ تو دیکہتا کیا ہون کہ ایک خوبصورت جوان ہے اور اون تینون کی سفارش کر رہا ہے۔ پادشاہ نے پوچہا وہ تینون کون ہین کہا یہ اور شمعون کی طرف اشارہ کیا۔ اور یہ دونو اون دونو پہلے رسولون کی طرف ہاتہہ کر کے بتایا۔ اس سے پادشاہ کو تعجب ہوا۔ اور شمعون نے اس وقت پادشاہ کو اپنے دین کی دعوت کی۔ اور اوس کی قوم اون پر ایمان لی آئی۔ اور پادشاہ بہی ایمان لایا۔ اور کچہہ لوگون نے اون کو نہ مانا۔ ایک روایت یہ بہی ہے۔ کہ پادشاہ کافر ہی رہا۔ اور اوس نے اور اوسکی قوم نے ارادہ کیا۔ کہ رسولون کو قتل کر ڈالین۔ جب یہ بات حبیب نجار نے سنی جو شہر کے دروازہ پر رہتا تہا وہ وہان سے دوڑتا آیا۔ اور اون سے اللہ تعالی کی باتین کین اور اللہ تعالی کی اور رسولون کی اطاعت کے واسطے کہا۔ چنانچہ یہی بات اللہ تعالی نے اپنے اس قول مین فرمائی ہے اِذْ اَرْسَلْنَآ اِلَیْهِمُ اثْنَیْنِ فَكَذَّبُوْهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ (اس طرح پر کہ پہلے ہمنے اون کی طرف دو رسول بہیجے تو اونہون نے اون دونو کو جہوٹا بنایا۔ اس پر ہمنے ایک تیسرے رسول سے اون کی اور مدد کی) اس تیسرے کا نام شمعون تہا۔ یہان اللہ تعالی نے بہیجے کو اپنی طرف منسوب کیا ہے حالانکہ اونہین مسیح نے بہیجا تہا۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ مسیح نے اللہ تعالی کے حکم سے اونہین بہیجا تہا۔ اس واسطے وہ اللہ ہی کے بہیجے

ہوئے تھے۔

۵۹۔ انطاکیہ والون پر قحط اور حبیب کا قتل اور جنت مین جانا۔

غرض جب اون لوگون نے ان رسولون کو جھوٹا بنایا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اون پر خشک سالی کی بلا نازل کی۔ اس واسطے اون لوگون نے رسولون سے کہا اِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ لَئِن لَّمْ تَنتَهُوا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَلَيَمَسَّنَّكُم مِّنَّا عَذَابٌ أَلِيمٌ (ہمنے تمہین بڑا منحوس پایا۔ اگر تم۔ (اپنے وعظ ونصیحت سے) باز نہ آوگے تو ہم تمہین (پتھرون سے) مارینگے اور ضرور تم کو ہم سے بڑی سخت تکلیف پہونچیگی)

پھر جب حبیب آیا۔ یہ شخص مومن تہا۔ اور اپنا ایمان چہپائے رہتا تہا۔ اور اپنی جو کمائی ہوتی اوسے جمع کرتا اور نصف اپنے عیال کے خرچ مین اٹھاتا۔ اور نصف صدقہ مین دیدیا کرتا تہا۔ قَالَ يَا قَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِينَ (کہا بہائیو ان رسولون کا اتباع کرو) یہ سنکر اوس کی قوم نے کہا۔ کیا تو بہی ہمارے رب سے مخالف ہوگیا۔ اور اون کے اللہ پر ایمان لے آیا۔ مَا لِيَ لَا أَعْبُدُ الَّذِي فَطَرَنِي وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ (مجھے کیا جنون ہے کہ جس نے مجھے پیدا کیا ہے اوسکی عبادت نہ کرون حالانکہ تم سب کو اوسی کی طرف لوٹ جانا ہے) جب اوس نے یہ بات کہی۔ تو اوسے اونہون نے قتل کر ڈالا۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے اوس کے لیے جنت واجب کردی۔ اور اس طرح فرمایا قِيلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ قَالَ يَا لَيْتَ قَوْمِي يَعْلَمُونَ بِمَا غَفَرَ لِي رَبِّي وَجَعَلَنِي مِنَ الْمُكْرَمِينَ (تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اوسے ارشاد ہوا۔ کہ جنت مین جا داخل ہو (لیکن دیکھو کہ اوسے اب بہی اپنی قوم کی بہلائی کا خیال تہا کیونکہ) اوس نے کہا۔ کیا اچھا ہوتا جو میری قوم جان جاتی کہ میرے پروردگار نے مجھے بخشدیا۔ اور اپنے مقبول بندون مین مجھے شامل کرلیا۔)

شمسون کا حال جو انھین ملوک طوائف کی زمانہ مین تھا

۶۰۔ شمسون مومن کا بت پرستون پر جہاد اور اوسکا زور اور عورت کا اوسے بالون سے باندہنا اور شمسون کا ستون نکال کر شہر کو گرادینا۔

شمسون روم کی ایک قریہ مین رہتا تھا اور ایماندار تھا لیکن اس بستی کے لوگ بت پوجتے تھے۔ شمسون شہر سے کچھہ دور کئی میل پر رہتا تھا۔ اور اکیلا ہی ان بستی والون پر جاتا اور اونٹ کے جبڑے کی ہڈی سے اون سے لڑا کرتا تھا۔ پھر جب کہین اوسے پیاس لگتی تو جہان کہین شیرین پانی ہوتا پتھرون سے چشمے پھوٹ کر نکل آتے۔ اور وہ اوسے لیا کرتا تھا اور وہ ایسی قوت والا اور طاقتور تھا۔ کہ لوہا وغیرہ اوس کے سامنے کچھہ اصل نہ رکھتا تھا۔ اسی طرح وہ اون پر جہاد کرتا اور اونہین لوٹ کھسوٹ لاتا تھا۔ اور وہ اوسکا کچھہ بھی نہ کر سکتے تھے۔

اس واسطے اوس شہر والون نے اوس کی عورت کو گانٹھا۔ اور اوسے کچھہ دنیا کیا۔ کہ کسی طرح سے وہ اوسے باندہ دے وہ راضی ہوگئی۔ اور اونہون نے اوسے ایک مضبوط رسی دی۔ اور اوس نے وہ رسی لیکر رکھہ لی۔ جب وہ رات کو سورہا۔ تو اوس عورت نے رسی سے اوسکے ہاتھہ باندہے۔ لیکن جب وہ بیدار ہوا۔ تو اوس نے کھینچکر اوسے توڑ ڈالا۔ عورت نے یہ بات شہر والون سے کہلابھیجی۔ اس واسطے اونہون نے لوہے کی ایک زنجیر بھیجدی اور اوس نے اوس زنجیر سے اوسکے ہاتھہ باندہے۔ اور گردن مین بھی زنجیر ڈالدی وہ سورہا تھا۔ جب وہ اوٹھا تو اوس نے کھینچ تان کر ہاتھہ اور گردن دونو سے اوسے توڑ ڈالا۔ اور عورت سے کہا۔ یہ دو مرتبہ تو نے باندہا اس کا کیا سبب تھا۔ کہا مین تیرا زور آزمانا چاہتی تھی۔ اب مجھے معلوم ہوگیا

که دنیا مین تیرے برابر کوئی زور آور نہین ہے - بہلا کوئی چیز ایسی بہی ہے جس سے تجہے باندہا
جاوے اور وہ تجہ سے نہ ٹوٹ سکے - کہا ہان ایک چیز ہے -
اوس عورت نے پوچہا - کہ وہ کیا چیز ہے تو اوس نے ایک مدت تک اوسے نہ بتایا
لیکن جب بہت پوچہا تو اوس نے کہدیا بال ایسے ہین کہ اگر تو اون سے مجہے باندہ دی
تو مین اونہین نہین توڑ سکونگا - جب وہ سوگیا تو اوس نے اوسکے سر کے بالون سے
اوسکے ہاتہہ باندہ ہے - اوسکے سر پر بال بہت بڑے بڑے تہے اور اونہین یہ حال
کہلا بہیجا - وہ فوراً آئے - اور اوسے پکڑ لیا - اور ناک کان کاٹ ڈالے - آنکہین نکال
ڈالین اور مخلوق کے دیکہنے کے واسطے اوسے کہڑا کر دیا - اور پادشاہ بہی اوسے
دیکہنے کے واسطے آیا -

اس شہر کی عمارت ستونون پر تہی - شمسون نے اللہ تعالی سے اون کے حق مین بددعا
کی - اللہ تعالی نے حکم دیا - کہ شہر کے عمود دو مین سے دو عمود لے - اور اونہین کہینچ لے
اور اللہ تعالی نے اوسکی آنکہین وغیرہ چیزین جو جاتی رہی تہین وہ اوسے سب دیدین - پہر
اوس نے دو ستون کہینچ لئے - جس سے وہ تمام شہر وہان کے باشندون پر گر پڑا - اور پادشاہ
اور وہ سب کے سب مر گئے - یہ شمسون ملوک طوائف کے زمانے مین تہا -

جرجیس کا قصہ جو ملوک طوائف کے زمانہ مین تہا

٦١ - جرجیس اور اوسکی تجارت وغیرہ اور موصل کو جانا اور وہان کے پادشاہ کی بت پرستی اور ظلم

کہتے ہین کہ موصل مین ایک پادشاہ تہا جس کا دازانہ نام تہا یہ بڑا جبار ظالم تہا - اور جرجیس فلسطین کا ایک
نیک باشندہ تہا - اور ایمان چہپائے رہتا تہا - اور اوسکے ساتہہ اور بہی چند صالح لوگ تہے -

انہون نے کچھ حواریون کو دیکھا بہی تہا - اور اون سے کچھ مذہب کی باتین سیکھی تھین - اور جرجیس ایک بڑا تاجر تہا اور بہت کچھ صدقہ دیا کرتا تہا - یہان تک کہ کبھی کبھی اپنا تمام مال صدقہ مین دیدیا کرتا تہا - اور پہر اپنی کمائی سے اوسیطرح مال پیدا کرلیتا تہا - اور اگر اوسے صدقہ دینے کی ضرورت نہ ہوتی تو وہ دولت سے فقیری کو بہتر سمجہتا تھا -

چونکہ اوسے شام مین یہ اندیشہ پیدا ہوا - کہ کہین اوس کی دینداری مین کچھ خرابی نہ آجائے اس واسطے وہ موصل کو چلا گیا اور پادشاہ کے واسطے کچھ تحفہ تحائف لیتا گیا - کہ کہین وہ اوسے اوسکے دشمنون کے حوالہ نہ کردے - یہان جب یہ آیا - تو اوس وقت آیا - کہ پادشاہ نے اپنی قوم کے عظما اور اکابر کو جمع کیا تہا - اور آگ جلائی تہی - اوسکتنے ہی قسم کے عذاب تیار کئے تہے - اور ایک بت کو جس کا نام افلون تہا کہڑا کردیا تہا - اور حکم دیا تھا کہ جو کوئی اوسے سجدہ نہ کرے اوسے عذاب کیا جائے اور آگ مین ڈالدیا جائے -

۹۲ - جرجیس کی اور موصل کے پادشاہ کی بت پرستی اور خدا پرستی پر بحث -

جب جرجیس نے یہ حالت دیکھی تو اوسے بڑا اندیشہ ہوا - اور اپنے دل مین جہاد کے لیے تیار ہوکر جو کچھ اپنے پاس مال واسباب تہا اپنے اہل بیت مین تقسیم کردیا - اور پادشاہ کے پاس نہایت جوش آور اور غضب آلود ہوکر آیا - اور کہا تو ایک بندہ اور غلام ہے - نہ تو تجھے اپنے نفس کا اختیار ہے - اور نہ کسی غیر پر کچھ اختیار ہے - تیرے اوپر ایک پروردگار ہے اوسی نے تجھے پیدا کیا - اور روزی دی ہے - اور پہر اللہ تعالیٰ کی عظمت کا اور اوس کے بت کے عیوب کا بیان کیا - یہ سنکر بادشاہ نے اوس سے پوچھا تو کون ہے - اور کہان سے آیا ہے - جرجیس نے کہا - مین اللہ کا بندہ اور اوس کی لونڈی کا بیٹا ہون - خاک سے پیدا ہوا - اور خاک مین ہی ملجاؤنگا - بادشاہ نے اوس سے صنم کی

پرستش کے واسطے کہا۔ اور کہا اگر تیرا پروردگار تمام دنیا کا بادشاہ ہوتا تو تجھ پر بھی اوس کی عنایت کے کچھ آثار نظر آتے ۔ جیسے میری قوم کے امرا پر میری مہربانی کے آثار نظر آتے ہین جرجیس نے جواب دیا۔ اللہ تعالیٰ کی تجھے تعظیم و تمجید کرنا چاہیئے۔ اور کہا۔ کیا اقلون کی عبادت بہتر ہے جو نہ تو سنتا ہے نہ دیکھتا ہے۔ اور نہ تجھے پروردگار عالم سے بچا سکتا ہے۔ یا اوس کی عبادت بہتر ہے جسکے حکم سے آسمان زمین قائم ہین پھر جرجیس نے حضرت عیسیٰ کا اور اون کے معجزات کا ذکر کیا۔ اور کہا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اونہین اپنا خاص بندہ بنایا اور اونہین اعزاز و اکرام بخشا ہے۔ بادشاہ نے یہ باتین سنکر اوس سے کہا۔ کہ تو نے تو ایسی باتین کہی ہین۔ کہ ہم اونہین جانتے بھی نہین ہین۔ اب دو ہی باتین ہین۔ یا تو تو اس بت کو سجدہ کر نہین تو مین تجھے سخت سزا دونگا۔ جرجیس نے کہا۔ کہ یہ تیرا بت جو ہے۔ اگر اسی نے آسمان بنایا ہے اور فلان فلان چیزین بنائی ہین تو تو سچ کہتا ہے اور تیری بات ٹھیک ہے اور اگر ایسا نہین ہے تو ملعون تیرا کالا منہ ۔

۴۳۔ موصل کے بادشاہ کا جرجیس کو سخت ایذائین دینا اور اوس کا مرنا نہین۔

جب بادشاہ نے جرجیس کی یہ باتین سنین تو اوسے قید کا حکم دیا اور لوہے کی کنگھیون سے اوس کا بدن کھجوایا۔ جس سے اوسکا گوشت اور رگین ٹکڑے ٹکڑے ہوگئین۔ اور اوپر سے سرکہ اور رائی چھڑکوائی۔ مگر اس پر بھی وہ نہ مرا۔ جب بادشاہ نے دیکھا۔ کہ اس سے وہ نہ مرا۔ تو لوہے کی چھ سلاخین گرم کرائین۔ کہ وہ آگ کی طرح گرم ہوگئین۔ اور اوسکے سر مین گھسیڑ دین جس سے اوس کا مغز نکل پڑا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے پھر بھی اوسے بچا دیا۔ جب بادشاہ نے دیکھا کہ اس سے بھی وہ نہ مرا۔ تو اوس نے ایک تانبے کا حوض لیا۔ اور اوس پر آگ جلوا کر اوسے خوب گرم کرا دیا۔ اور پھر اوس مین جرجیس کو ڈالدیا۔ اور اوسے

ڈہانک دیا۔ جس سے وہ ٹھنڈا ہوگیا۔ پہر جب دیکھا۔ کہ اس سے بہی وہ نہ مرا۔ تو اوسے بلایا۔ اور پوچھا کہ مین نے جو ایسی ایسی تجھکو ایذائین دین تجھے اس سے دکھہ درد ہوا یا نہین جرجیس نے کہا۔ کہ میرے رب نے یہ ایذائین مجھ سے دور کردین اور مجھے صبر عطا فرمایا کہ تجھپر اوس کی حجت قایم ہوجائے۔

۶۴ - بادشاہ کا جرجیس کو قید کرنا اور اوسکا نکلنا اب اوس نے یہ تجویز کی۔ کہ جرجیس کو ہمیشہ کے لیے قید کردیا جائے لوگون نے اوس سے کہا۔ کہ اگر تو نے اسے مجلس مین ایسے ہی آزاد چہوڑ دیا۔ تو وہ لوگون سے باتین کرے گا۔ اور اونھین تیرے برخلاف بہڑکائیگا۔ چاہیئے کہ اوسے ایسی ایذا دیجاے۔ کہ جس سے وہ بات بہی نہ کرسکے۔ اس واسطے اوسے پٹ لٹادیا۔ اور اوسکے ہاتہہ اور پیرون مین لوہے کی میخین گڑوا دین۔ اور پہر سنگ رخام کا ایک ستون لیا۔ جسے اٹھارہ آدمیون نے اٹھایا۔ اور اوس کی پیٹھہ پر رکھدیا۔ اور وہ دن بہر اوس پتہر کے نیچے دبا پڑا رہا۔ جب رات ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے فرشتہ کو بہیجا یہ پہلا ہی موقع تہا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتہ کے ذریعے سے آدمی کی مدد کرائی تہی اوسنے اوس پتہر کو اوس پر سے اُٹھایا اور میخین نکالین اور کہلا پلا کر اوسے خوش کیا اور تسلی دی۔ اور جب صبح ہوئی تو اوسے قیدخانہ سے نکالدیا۔ اور کہا تو اپنے دشمن کے پاس جا اور جہاد کر۔ کیونکہ ہمنے تجھے سات برس اسی معاملہ مین مبتلا کیا ہے۔ وہ تجھے عذاب دیگا اور چار مرتبہ قتل کریگا اور ہر مرتبہ ہم تیری روح تیرے جسم مین پہیر دینگے جب چوتہی مرتبہ وہ قتل کریگا۔ تو ہم تیری روح قبول کرلینگے۔ اور تجہکو اوسکا اجر عطا کرینگے

۶۵ - بادشاہ کا جرجیس کو چروانا اور اوس کا پہر زندہ ہونا اور سحر کا اوس پر نہ چلنا - پہر جرجیس بادشاہ کے پاس گیا۔ اور جا کر اوسکے سر کے پاس کہڑا ہوگیا بادشاہ کو جرجیس کا آنا معلوم بہی نہ ہوا۔ کہ اسی مین دیکہتا کیا ہے۔ کہ وہ اوسے دعوت الی اللہ کر رہا ہے۔ کہاں جرجیس

ہے۔ کہا ہان۔ پوچھا۔ قیدخانہ سے تجھے کس نے نکالدیا۔ کہا مجھے اوس نے نکالدیا۔
جسکی حکومت تیری حکومت سے بڑی ہے۔ اس سے بادشاہ کو بڑا غصہ آیا۔ اور طرح
طرح کی اوسے ایذا دینے کا حکم دیا۔ اور اوسے دو لکڑیون کے درمیان کہڑا کیا۔ اور آرہ
سے چیرا۔ اور پیرون تک چیرکر دو ٹکڑے کر دئیے پہر اوسکو کاٹ کر اور بہی ٹکڑے کرڈالے
اور بادشاہ کے یہان سات خونخوار شیر ایک کنوے مین رہا کرتے تہے اوس کا بدن اونکی
سامنے ڈالدیا۔ جب اون شیرون نے اوسے دیکھا۔ تو اپنے سر جہکا دئے۔ اور پنجون پر
کہڑے ہو گئے۔ اور اوسے کچھ نقصان نہ پہونچایا۔ وہ اسی طرح تمام دن یہنچے مردہ پڑا رہا۔
یہ پہلے ہی مرتبہ اوس کی موت ہوئی تہی۔ پہر جب رات ہوگئی۔ تو اللہ تعالی نے اوس کے
جسم کو جمع کیا۔ اور برابر کر کے اوسمین جان ڈالدی اور کنوے سے اوسے باہر نکال دیا
جب صبح ہوئی تو دیکہتے کیا ہین۔ کہ جرجیس چلا آرہا ہے۔ وہ یہان اوسکے مرتے کے
سبب سے عیدین منا رہے تہے دیکہتے ہی بولے۔ کہ یہ شخص تو جرجیس سے کیسا
مشابہ ہے۔ بادشاہ نے کہا۔ یہ تو وہی ہے جرجیس بولا۔ کہ ہان مین ہی ہون۔ تم بہت
ہی برُے لوگ ہو سب مجہے تم نے مارڈالا۔ اور ہاتھ پانو کاٹ ڈالے۔ اللہ تعالی نے
مجہے پہر جلادیا۔ تمہین چاہیئے کہ اس پروردگار عظیم کی عبادت کرو۔ جس کی قدرت ایسی ہے
کہا۔ یہ تو بڑا ساحر ہے۔ تمہاری نظربندی کردی ہے۔ اور تم کو اُس پر کچہہ اختیار نہین رہا ہی۔
اس لیے اونہون نے اپنے ملک کے ساحرون کو جمع کیا جب وہ آئے تو بادشاہ نے
اون مین جو بڑا تہا اوس سے کہا۔ کہ مجہے کچہہ اپنے جادو دکہا۔ تاکہ مجہے معلوم ہو۔ کہ تو
جرجیس کی برابری کر سکتا ہے یا نہین۔ جادوگر نے ایک بیل منگایا۔ اور اوس کے کانون
مین پہونکا۔ اوسی وقت ایک بیل کے دو بیل ہو گئے۔ پہر کچہہ دانہ منگائے۔ اور اونہین

بویا جوتا۔ اور پیڑ بڑے ہوئے۔ پھر اونہین کاٹا کوٹا۔ بہوسہ صاف کیا۔ پیسا روٹی پکائی۔
اور اوسی وقت اوسے کہالیا۔ پہر پادشاہ نے اوس سے کہا۔ کیا تجھے یہ طاقت ہے
کہ تو جرجیس کو کتا ہینا دے کہا ہان ایک پانی کا پیالہ لائے۔ جب پانی آیا۔ تو اوس پر پہونکا
پہر کہا جرجیس سے اسے پی لے۔ جرجیس اوسے سب کا سب پی گیا۔ جادوگر نے کہا
اب تیرا کیا حال ہے۔ کہا بہت اچہا حال ہے مجھے پیاس لگی تہی۔ اللہ تعالیٰ نے
اپنی مہربانی سے مجھے پانی پلوا دیا۔ ساحر نے پادشاہ سے کہا۔ تو اگر اپنے کسی ہمسر پادشاہ
سے زور آزمائی کرتا تو بے شک تو غالب ہوجاتا لیکن تو تو ایسے جبّار سے مقابلہ کرتا ہے
جو زمین اور آسمان کا پادشاہ ہے۔ اوس کی برابری نہین ہوسکتی۔

۶۲۔ جرجیس کا ایک بیل کو زندہ کرنا اور پادشاہ کے وزیر کا اور چار ہزار آدمیون کا ایمان لانا۔

جرجیس کے پاس شام کی ایک عورت آئی تھی اوس وقت جرجیس کے اوپر سخت عذاب ہورہا
تہا۔ عورت بولی۔ کہ میرے پاس صرف ایک بیل تہا۔ اوسی کی کاشتکاری کی محنت
سے میرا گزر ہوتا تہا۔ وہ مرگیا ہے۔ مین تیرے پاس آئی ہون۔ کہ مجہپر تو رحم کرکے خدا سے
اوسکے جلا دینے کے لیئے دعا مانگے۔ جرجیس نے اوسے اپنا عصا دیدیا۔ اور کہا۔ اپنے
بیل کے پاس جا۔ اور اوسے اس عصا سے مار۔ اور کہہ خدا کے حکم سے زندہ ہوجا۔ اوس
عورت نے عصا لے لیا۔ اور جہان بیل مرا تہا وہان آئی۔ دیکہا تو وہان اوس کی ہڈیان اور
دم کے بال پڑے ہوئے ہین۔ اوس نے اونہین اکہٹا کیا۔ اور عصا سے مارا۔ اور جرجیس
نے جو اوس سے کہدیا تہا وہ کہا۔ بیل فوراً زندہ ہوگیا۔ اور یہ خبر ہوتے ہوتے پادشاہ کی
پاس بہی آئی۔
اُدہر جب ساحر نے پادشاہ کو نصیحت کی۔ تو پادشاہ کے درباریون مین سے ایک نے جو اونین

سب سے بڑا تھا کہا۔ میری بات سنو تم اسے ساحر اور جادوگر بتاتے ہو۔ اور اوس کی یہ حالت ہے کہ اوس پر نہ تو تمہارا عذاب کارگر ہوتا ہے اور نہ تم اوسے قتل کر سکتے ہو کیا کوئی ساحر تم نے ایسا بھی دیکھا ہے۔ کہ جو موت کو اپنے سے دور کر دے۔ اور مردون کو زندہ کر دے اور یہ بیل کا قصہ اور اوسکے زندہ کرنیکا حال بیان کیا۔ وہ سب کہنے لگے۔ کہ یہ باتین تو تو ایسی کرتا ہے جیسے کہ تو اوسی کا ہو گیا ہے کہا۔ مین تو اوس پر ایمان لے آیا۔ اور جن چیزون کو تم پوجتے ہو مین اون سے بیزار ہون۔ یہ سنکر بادشاہ اور اوسکے درباری اوس پر پہل پڑے اور اوسے خنجرون سے مارا۔ اور زبان خنجر سے کاٹ ڈالی۔ جس سے وہ ذرا دیر مین مر گیا۔ ایک روایت مین ہے۔ کہ وہ بولنی بہی نہین پایا۔ اور فوراً طاعون سے مر گیا۔ اور ان لوگون نے اوس کے حال کا ذکر کسی سے نہ کیا اور اوسے چہپا دیا۔ لیکن جرجیس نے لوگون سے کہدیا۔ اور چار ہزار آدمی نے اوسکا اتباع کیا۔ اور وہ مرا پڑا تہا۔ اس لیے پادشاہ نے اون سب کو انواع عذاب دیدیکر قتل کر دیا۔ اور اونمین سے کسی کو بہی زندہ نہ چہوڑا۔

۶۷ - جرجیس کی دعا سے خشک لکڑیونکا سبز اور بار آور ہونا۔

پہر ایک شخص نے پادشاہ کے اراکین دولت مین سے کہا۔ جرجیس تو کہتا ہے کہ تیرا خدا مخلوق کو پیدا کرتا ہے۔ مین ایک بات کہتا ہون۔ اگر تیرا خدا وہ کر دے تو مین تجہے سچا جانونگا اور تجہ پر ایمان لے آؤنگا اور جتنے میری قوم کے آدمی ہین انہین بہی تیرا تابع کر دونگا۔ یہان [۱۴] چودہ منبر (کرسیان) اور مائدہ (میز) اور پیالہ اور صحاف (رکابیان) خشک لکڑی کے ہین اور قسم قسم کے درختون کی لکڑی سے بنے ہین۔ اپنے رب سے دعا کر۔ کہ اونہین سبز کر دے جیسے اوس نے اونہین پہلے پیدا کیا تہا۔ اور اونمین سے ہر لکڑی اپنے رنگ

اور پتون پہلون اور پہولون سے معلوم ہوجائے جرجیس نے کہا۔ یہ جو تو نے سوال کیا ہے مجہپر اور تجہپر تو بڑا سخت ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ پر یہ بات بڑی آسان ہے۔ پہر اوس نے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی۔ تو فوراً وہ سرسبز ہوگیئن۔ اور جڑین پہوٹ نکلین۔ اور شاخین نکل پڑین۔ اور پتے اور کلیان نمودار ہوگیئن جس سے ہر لکڑی کا نام معلوم ہوگیا۔

۶۸۔ جرجیس کو ایک مورت مین جلا کر مار ڈالنا اور اون کا پہر زندہ ہونا۔ پہر اوسی شخص نے جس نے یہ سوال کیا تہا کہا۔ کہ مین جرجیس کو اب عذاب دیتا ہون۔ پہر اوس نے تانبا لیا۔ اور اوس سے بیل کی ایک مورت بنائی۔ اور اندر سے اوسے مجوف رکہا۔ اور اوسمین رال سیسہ گندگ اور ہڑتال بہر دیا۔ اور جرجیس کو اوسمین گسیڑ دیا۔ پہر اس مورت کے نیچے آگ جلائی۔ جس سے وہ بہڑک اوٹہی۔ اور اوس کی سب چیزین پگہل کر مخلوط ہوگیئن۔ اور حضرت جرجیس اوسکے اندر مر گیے۔ جب وہ مر گیے تو اللہ تعالیٰ نے اون پر آندہی اور رعد و برق اور تاریک ابر بہیجا۔ جس سے تمام آسمان زمین مین اندہیرا ہوگیا اور کتنے ہی دن تک یہ لوگ متحیر پہرتے رہے۔ پہر اللہ تعالیٰ نے حضرت میکائیل کو بہیجا۔ اونہون نے آکر اوس مورت کو اوٹہایا۔ اور اوٹہا کر زمین پر دے مارا۔ جس سے اوسکے دہماکے کی آواز سنکر سب لوگ ڈر گیے۔ اور وہ مورت ٹوٹ گئی۔ اور اوس سے حضرت جرجیس زندہ نکل آئے۔ جب وہ کہڑے ہوئے۔ اور اون سے بات چیت کی۔ تو پہر اندہیرا جاتا رہا اور آسمان زمین مین جو غبار بہرا ہوا تہا وہ سب صاف ہوگیا۔

۶۹۔ جرجیس کا سترہ مردون کو زندہ کرنا۔ اون لوگون کے ایک امیر نے حضرت جرجیس سے کہا۔ کہ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو۔ کہ ہمارے مردے جو ان قبرون مین ہین اونہین جلا دے۔ حضرت جرجیس نے اون قبرون کو کہدوایا۔ دیکہین تو وہان بالکل بوسیدہ ہڈیان

ہین - پہر جرجیس نے دعا مانگی - دعا کے مانگتے ہی ستّرہ آدمی نظرون کے سامنے آ گئے جن مین نو مرد پانچ عورتین اور تین بچے تہے - اور اون مین ایک بوڑہا آدمی بھی تہا - جرجیس نے اوس سے پوچہا کہ تو کب مرا تہا - کہنے لگا کہ فلان فلان وقت مین مین مرا تھا - معلوم ہوا کہ اوسے چارسو برس گزرے تہے -

۰۷ - حضرت جرجیس کا ایک درخت کو سبز کرنا اور ایک اندہے کو آنکھین کان دینا -

جب بادشاہ نے یہ حالت دیکھی - تو کہا اب ہم سب طرح سے اوسے اور اوسکے رفیقون کو عذاب دے چکے - اب بہوک پیاس کا عذاب اور باقی رہا ہے - اس واسطے اوسے ایک بوڑہیا کے گہر مین لے گئے - یہ نہایت محتاج تھی - اور اوس کا ایک اندہا بہرا اور لنگڑا بیٹا تھا - جرجیس کو اوسکے گہر مین بند کیا - اور ایسی نگرانی کی کہ کوئی اوسے کہانا پینا وہان نہ پہونچائے جب وہ بہوکے ہوگئے - تو اونہون نے اوس بڑھیا سے پوچہا - کہو تیرے پاس کچہ کہانے پینے کو بھی ہے یا نہین - وہ بولی کہ مین نے اتنے روز سے نہ کچہہ کہانا کہایا اور نہ پانی پیا ہے اب مین جاتی ہون اور کچہ کہین سے تیرے لیے مانگ کر لاتی ہون اونہون نے اوس سے کہا کیا تو اللہ کی عبادت کرتی ہے - کہا نہین - کہا تو کریگی - کہا ہان اور ایمان لائی - اور کچہہ لینے کے واسطے باہر گئی - اوسکے گہر مین ایک خشک لکڑی کا ستون تھا - جس پر گھر کی بہت کا بوجھ تہا - حضرت جرجیس نے اللہ سے دعا مانگی - وہ فوراً سبز ہوگیا - اور ہر قسم کے پہل اوسمین لگ گئے - جو کہانے کے تہے اور جنہین سب جانتے تہے - اور اوس ستون مین شاخین نکلین - اور گہر کے اوپر اور گرداگرد اون کا سایہ ہوگیا - اسی مین وہ بڑھیا لوٹ کے آئی دیکہتی کیا ہے کہ وہ روٹی کہارہے ہین - اور جب گہر کی حالت دیکھی تو بول اُٹھی - کہ مین اوس پر ایمان لائی - کہ جس نے اس بہوکے ننگے گہر مین تجہے کہانا کہلایا - اُس پروردگار عظیم

سے دعا مانگ کہ وہ میرے بیٹے کو اچھا کر دے۔ کہا اوسے میرے پاس لا۔ وہ اوس کے پاس لے گئی۔ اونہون نے اوس کی آنکھ پر ہاتھہ پہیر دیا وہ اوسی وقت بینا ہوگیا۔ پہر کانون مین پہونک دیا۔ وہ سننے لگا پہر وہ بڑھیا بولی۔ کہ اوس کی زبان اور پانوبہی درست کردے۔ جرجیس نے کہا۔ اسکے لیئے بہی ٹہیر جا۔ اوس کا وقت آنے والا ہے۔

جب بادشاہ نے اوس درخت کو دیکہا۔ تو کہا مین نے تو یہان اس درخت کو کبہی نہین دیکہا تہا۔ یہ کہان سے آگیا۔ کہا یہ درخت اس ساحر نے اوگایا ہے جسسے حضور نے بہوک سے ایذا دینا چاہا ہے۔ اور اوس درخت کے پہل اس نے بہی کہائے ہین اور اون کو بہی کہلائے ہین۔ اور بڑہیا کے بیٹے کو بہی اچہا کر دیا ہے۔ پہر اوس بادشاہ نے حکم دیا گہر کو گرا دین سو وہ گرا دیا گیا۔ اور حکم دیا کہ درخت کو کاٹ ڈالین۔ جبہی اوسے کاٹنے کو گیے اللہ تعالیٰ نے اوسے خشک کر دیا۔ اس لیے اونہون نے اوسے چہوڑ دیا۔

۱۷۔ جرجیس کا قتل گاڑیون کے نیچے ڈالکر اور پہر زندہ ہونا۔

پہر بادشاہ نے حکم دیا۔ کہ جرجیس کو اوندہے منہ پچہاڑ دین۔ اور گاڑیان بنوائین اور اون پر ستون لادے۔ اور اون کے نیچے خنجر اور چہریان لگائین۔ پہر چالیس بیل منگائے۔ اور اونہین گاڑیون مین جوتکر ایک ساتھہ ہانک دیا۔ اور جرجیس اون کے نیچے ڈالدئے گیے۔ اس سے اونکے تین ٹکڑے ہوگیے۔ پہر ایک ٹکڑے کو جلوا دیا۔ اور اوس کی راکہہ لوگون کو دی۔ کہ جاکر دریا مین بکہیر دین جبہی اونہون نے دریا مین راکہہ بکہیری ہی۔ کہ آسمان سے ایک آواز آئی۔ دریا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہی کہ اس جسم پاک کی راکہہ جو تجہہ مین پڑی اوسے محفوظ رکہنا۔ کیونکہ مین اوسے پہر زندہ کرنا چاہتا ہون پہر اللہ تعالیٰ نے ہوا کو بہیجا اور اوس نے وہ راکہہ جیسی تہی پہر جمع کر دی۔ اور وہ لوگ جنہون نے راکہہ پہینکی تہی ابہی کہڑے ہی ہوئے تہے گیے بہی نہ تہے کہ اسی مین جرجیس زندہ

گرد آلود نکل آئے۔ اور وہ لوگ لوٹے اور جرجیس بہی اون کے ساتہ ہی لوٹے
اور ادن لوگون نے جاکر اوس آواز کی اور ہوا کی سب کیفیت بیان کی۔

۲۷۔ جرجیس کا بتخانہ کو جانا اور بتون کو زمین مین دھسا دینا۔

پھر بادشاہ نے جرجیس سے کہا۔ ایک بات میرے اور تیرے دونون کے لیے بہتر ہے
آؤ وہ کرین۔ اگر تو یہ نہ کہے۔ کہ تو مجھ پر غالب آگیا۔ تو مین تجھپر ایمان لے آؤن۔ لیکن
شرط یہ ہے۔ کہ تو میرے صنم کو ایک مرتبہ سجدہ کرے۔ یا اوس کے واسطے
ایک بکری ذبح کردے۔ پہر جو کہے گا مین وہ ہی کرونگا۔ جرجیس کے دل مین آیا۔
کہ جب اس کا صنم سامنے آئے لاؤ اوسی کو برباد کرڈالین۔ اور پہر بادشاہ بھی ایمان
لے آئیگا۔ جرجیس نے اس لئے جھوٹ موٹ اوس سے کہدیا اچھا مجھے اپنے
بت کے پاس لیچلیے۔ مین سجدہ کرونگا۔ اور وہان بکری بہی ذبح کرونگا۔ بادشاہ اس سے
نہایت خوش ہوگیا اور اوسکے ہاتہ پانو پر بوسہ دیا۔ اور کہا کہ آج تو رہنے دیجیے۔ اور
اب آج کے دن اور آجکی رات میری پاس رہو۔ کل دیکھا جائیگا۔ جرجیس وہان رہے۔ اور
بادشاہ نے اون کے لیے ایک گہر خالی کردیا۔ وہان جرجیس گئے۔ جب رات ہوئی
تو اونھون نے نماز بہی پڑہی اور زبور بھی پڑہی۔ اون کی آواز بہت اچہی تہی جب بادشاہ کی بی بی نے
اونکی آواز سنی۔ تو وہ فریفتہ ہوگئی اور ایمان لے آئی۔ مگر دل کا بھید چہپائے رکھا
جب صبح ہوئی تو بادشاہ اونہین بتخانہ کو لے گیا۔ تاکہ وہ اوسے سجدہ کرین۔ لوگون نے
بڑھیا سے کہا۔ کہ جرجیس بگڑ گیا۔ اور بادشاہ کے بعد اوس کے ملک کے لالچ
مین آگیا۔ وہ بڑھیا اپنے بیٹے کو کندہے پر اُٹھا کر نکلی۔ تاکہ جرجیس کو اس
سے روکے۔

جب وہ تبخانہ مین گیے - تو دیکھتے کیا ہین - کہ بڑھیا اور اوس کا بیٹا اون کے بہت ہی نزدیک موجود ہین - جرجیس نے اوسکے بیٹے کو بلایا - تو اوس نے جواب دیا - اس سے پہلے وہ کبھی نہین بولا تہا - پہر وہ اپنی مان کے کندہون پر سے اُترا - اوس کے پانون اچھے ہوگیے - اس سے پہلے کبھی وہ پانون سے نہین چلا تھا - جب وہ جرجیس کے سامنے کہڑا ہوا - تو اوس سے کہا - کہ ان بتون کو میرے پاس بلا - وہ طلائی کرسیون پر رکہے ہوئے تہے - اور وہ سب اکھٹے تہے - اور وہ آفتاب اور ماہتاب کو بہی پوجتے تہے - جب اوس نے اونہین بلایا - تو وہ لڑہکتے ہوئے چلے آئے - جب وہ اونکے پاس آئے تو اونہون نے اون کے ایک لات ماری - وہ سب کرسیون سمیت زمین مین دہس گیے - بادشاہ نے کہا جرجیس تو نے مجھے دہوکا دیا - اور میرے بت برباد کردئے - کہا کہ مین نے تو یہ جان کر کیا ہے - تاکہ تو ان سے عبرت پکڑے - اور جان جاوے - کہ اگر وہ خدا ہوتے تو اپنی حفاظت کرتے -

۴۷ - بادشاہ کی بی بی کا ایمان لانا اور بادشاہ کا اوسے مروا ڈالنا - جب حضرت جرجیس نے یہ کہا - تو بادشاہ کی بی بی نے کہا - اور اپنا ایمان ظاہر کردیا - اور جرجیس کے معجزات کا ذکر کیا - اور بولی تم لوگ کس خیال مین ہو - یہ شخص جس وقت بددعا کرے گا - تم سب فوراً ہلاک ہو جاؤگے - بعینہ اوسی طرح جیسے کہ تمہارے یہ بت غارت ہوگیے - بادشاہ نے کہا اوہو کیا اس ساحر نے تجھے بہی بہکا لیا - اور اوسے ایک لکڑی مین لٹکوا دیا - اور آہنی کنگہیون سے اوس کا بدن کہرچوایا - جب اوسے اوس سے تکلیف ہوئی - تو اوس نے جرجیس سے کہا - اللہ تعالی سے دعا مانگو کہ مجھ سے وہ اس تکلیف کو کم کردے - جرجیس نے کہا اوپر تو دیکھ - جب اوس نے نظر اٹھائی تو ہنس پڑی -

بادشاہ نے پوچھا کیون ہنستی ہے۔ کہا مین دیکھتی ہون کہ میرے سر پر دو فرشتے ہین۔ اور اون کے پاس جنت سے دو تاج ہین۔ اور انتظار کر رہے ہین کہ روح نکلتے ہی مجھے وہ پہنا دین اور جنت کو مجھے اوٹھا لیجائین۔ پھر وہ مر گئی۔

۷۴۔ جرجیس کا قتل اور اوس شہر والون کا جلنا اور شہر کا اُلٹ جانا۔

جب وہ مر گئی تو جرجیس بد دعا کرنے کی طرف متوجہ ہوئے۔ اور عرض کیا اے اللہ تو نے مجھے اس بلا مین مبتلا کر کے اعزاز بخشا۔ تاکہ تو مجھے شہدا کے اعلی سے اعلی مراتب عنایت فرمائے۔ اور اب میرے آخر دن آ گئے۔ اب مین چاہتا ہون کہ یہ جو تیری سطوت اور عقوبت کے منکر ہین ان پر تو ایسا عذاب بھیج کہ جس سے یہ لوگ کچھ نہ کر سکین۔ اس پر اللہ تعالی نے اون پر آگ کا مینہ برسایا۔ جس نے اونہین جلا دیا۔ جب اونہین اوسکی گرمی معلوم ہوئی تو وہ حضرت جرجیس کی طرف آئے۔ اور اونہین تلوارون سے مار کر قتل کر ڈالا۔ یہ اون کا چوتھا قتل تھا۔ جب شہر جل گیا۔ اور اوسمین کچھ نہ رہا۔ تو پھر اوس کی زمین اُلٹ دی گئی۔ اور مدتون تک اوس مین سے دھوان نکلتا رہا۔ اور سڑی بو آتی رہی جو لوگ کہ جرجیس پر ایمان لائے تھے اور قتل ہوئے تھے اون کی تعداد چونتیس ہزار تھی اور ایک بادشاہ کی بی بی بھی تھی۔

خالد بن سنان العبسی

۷۵۔ خالد کی نبوت اور اوس کا آگ مین گھسکر اوسے بجھانا۔

فترہ کے زمانہ مین (یعنی اوس زمانہ کے درمیان جو حضرت مسیح اور نبی صلعم کے درمیان گزرا ہی) ایک شخص خالد بن سنان العبسی ہوا ہے۔ کہتے ہین۔ کہ یہ بھی نبی تھا۔ اور اوسکے

معجزات مین سے یہ معجزہ بیان کیا کرتے ہین - کہ اوسکے عہد مین عرب کے ملک مین ایک آگ پیدا ہوئی تھی - جس سے عرب لوگ دہوکے مین آگئے تھے - اور مجوسی ہونے کے قریب پہونچ گئے تھے - اس پر خالد نے اپنا عصا لیا - اور اوسکے اندر گہس گیا اور بیچ مین جاکر اوسے پراگندہ کر دیا - اور بولا - بدًّا بدًّا کلّ ھادٍ مؤدٍّ الی اللہ الاعلی لادخلنّہا وھی تلظّی ولاخرجنّ منہا وثیابی تندی (اور ہر ایک ہادی اللہ کیطرف بلا کر لیجاتا ہے - مین اس آگ مین جاتا ہون - گو کہ وہ جل رہی اور شعلے مار رہی ہے لیکن اوسمین سے جب نکلون گا تو میرے کپڑے تر ہی رہینگے اور آگ کا اثر جو خشک کرنے اور جلانے کا ہے مجھ پر کچھ بھی نہ ہوگا -) پہر وہ آگ بجھ گئی - اور ابھی تک وہ آگ کے اندر ہی تھا -

۷ - خالد کی قبر پر گورخرون کا آنا اور اوسکی بیٹی کا مسلمان ہونا -

جب خالد کی وفات کا وقت آیا - تو اوس نے اپنے لوگون سے کہا - کہ جب مجھے تم لوگ دفن کر دوگے - تو گورخرون کا ایک غول آئیگا - اور اون کے آگے آگے ایک بے دم کا گورخر ہوگا - اور اپنے سمون سے میری قبر کھودیگا - پہر جب تم ایسا دیکھو تو میری قبر کھودنا مین تمہین جتنا حال آیندہ کا ہوگا سب بتا دونگا - پہر جب وہ مر گیا - تو لوگون نے اوسے دفن کر دیا - پہر اونہون نے وہی حال دیکھا - جو وہ کہہ مرا تھا - اسواسطے اونہون نے چاہا - کہ اوس کی قبر کھودین - لیکن بعض لوگون نے اوسے پسند نہ کیا - اور بولے اگر ہم قبر کھودینگے تو لوگ ہمین بدنام کرینگے - اور عرب لوگ گالیان دینگے کہ تم نے مردہ کی قبر کھودی - اسواسطے اوسے ویسے ہی چھوڑ دیا -

کہتے ہین کہ نبی صلعم نے اس کی نسبت فرمایا ہے ذلک نبیٌّ ضیّعہ قومہ -

دیہ نبی ہتا لیکن اوس کی قوم نے اوس کی قدر نہ کی) اس کی بیٹی نبی صلعم کے پاس آئی۔ اور ایمان لائی تھی۔

کہتے ہین۔ کہ یہ واقعہ ملوک طوایف کے زمانہ کا آخری واقعہ ہے۔ مگر ملوک طوائف کے زمانہ کا واقعہ ہونے کے لیے اس پرکوئی دلیل نہین ہے۔ کیونکہ جس شخص کی بیٹی نے نبی صلعم کو دیکھا ہے وہ شخص اردشیر بن بابک کی پادشاہی کے ایک مدت دراز کے بعد ہوا ہوگا۔ اور اردشیر کے وقت سے ملوک طوائف کا خاتمہ ہوچکا۔ تو یہ واقعہ ملوک طوائف کے عہد کا نہین ہوسکتا۔

اب ہم سیاق تاریخ کے لیے شاہان فارس کا بیان کرتے ہین اور اون کے بیان سے پیشتر ملوک طوائف مین سے شاہان اشکانیہ کی گنتی لکھتے ہین۔ اور شاہان فارس کے طبقات بیان کرتے ہین۔ انشاءاللہ تعالیٰ۔

شاہانِ فارس کے طبقات

طبقہ اوّل شاہانِ پیشدادی

۷۷۔ پیشدادی پادشاہون کے نام۔ دنیا کے پادشاہون مین سے کیومرث کے بعد ہوشنگ پادشاہ ہوا اور پہر پیشداد نے چالیس برس پادشاہی کی۔ پیشداد کے معنی ہین۔ اول حاکم۔ اسکے بعد طہمورث ابن نوجہان تیس برس پادشاہ رہا۔ پہر اوسکا بہائی جمشید ہوا اور سات سو سولہ برس پادشاہی کی۔ پھر بیوراسپ ابن اروند اسب نے ہزار برس حکومت کی پہر فریدون ابن اتقیان نے پانچ سو برس سلطنت کی۔ پہر منوچہر نے ایک سو بیس برس

پھر افراسیاب ترکی نے بارہ برس پھر زو بن تہماسب نے تین برس پھر کرشاسب نے نو برس بادشاہی کی -

طبقۂ ثانی شاہان کیانی

۷۸ - کیانی بادشاہون کے نام - پھر کیقباد ایکسو چھبیس[۱۲۶] برس بادشاہ رہا - پھر کیکاوس ایکسو پچاس[۱۵۰] برس پھر کیخسرو اسّی برس پھر کے لہراسپ ایکسو بیس[۱۲۰] برس پھر کے گشتاسب ایکسو بیس[۱۲۰] برس پھر کے بہمن ایکسو بارہ[۱۱۲] برس پھر دارا ابن دارا چودہ[۱۴] برس بادشاہ رہا - یہی دارا ہے جس سے سکندر نے بادشاہی چہین لی تھی - اور سکندر کی بادشاہی اسکے بعد بارہ[۱۲] برس رہی -

طبقۂ ثالث شاہانِ اشکانی

۷۹ - شاہانِ اشکانی کے نام - یہ لوگ عراق اور جبال کے بادشاہ تھے - اور تمام طوائف ان کو بڑا مانتے تھے ان مین سے ملوک طوائف کے زمانہ مین اول بادشاہ اشک ہوا - اور اوس نے باون برس بادشاہی کی - پھر اوسکے بعد شاپور ابن اشک چوبیس برس پھر گودرز بن شاپور پچاس برس بادشاہ رہا - اسی گودرز نے یحیٰی بن زکریا کے قتل کے بعد بنی اسرائیل پر چڑھائی کی تھی - پھر اوسکے بعد اوسکے بھائی کا بیٹا ویحبن بن بلاش اکیس[۲۱] برس بادشاہ رہا پھر گودرز بن ویحبن نے اونیس برس حکومت کی - پھر اوس کا بھائی نرسہ تینس[۳۰] برس حکومت کرتا رہا - پھر اوس کا چچا ہرمزان بن بلاش بن شاپور اونیس[۱۹] برس پھر اوسکا بیٹا فیروز بن ہرمزان بارہ[۱۲] برس پھر اوس کا بیٹا خسرو چالیس[۴۰] برس پھر اوسکا بھائی

فیروز چوبیس ۲۴ برس پہر اوسکا بیٹا اردوان بن بلاش پچپن ۵۵ برس بادشاہ رہا۔ لوگون نے یہ بہی بیان کیا ہے۔ کہ ہرمزان بن بلاش کے بعد اردوان اکبر نے بارہ برس بادشاہی کی ہے ملوک طوائف کی تعداد مین مختلف اقوال ہین۔ کوئی کچہہ کہتا ہے اور کوئی کچہہ کہتا ہے۔ اور اہل فارس بہی اس امر کے معترف ہین۔ کہ ملوک طوائف اور حکومت بیوراسب اور افراسیاب ترکی کے زمانہ کی تاریخ مشتبہ ہے۔ اوس وقت اون کی حکومت جاتی رہی تہی۔ اور اس وجہ سے اوس زمانہ کی تاریخ صحیح صحیح لکہی نہ گئی۔

طبقۂ چہارم شاہان ساسانی

۸۰۔ اردشیر کا نسب اور اوس کا داراب گرد کا حاکم ہونا۔

ان مین سب سے اوّل اردشیر بن بابک بادشاہ ہوا ہے۔

اردشیر ابن بابک اور شاہانِ فارس

کہتے ہین کہ جب سکندر سرزمین بابل کا بادشاہ ہوا۔ تو قول نصاریٰ اور اہل کتاب اوّل کے بموجب اوسکے پانچ سو تیرہ برس بعد اور مجوس کے قول کی رو سے دوسو چہیاسٹھ ۲۶۶ برس بعد اردشیر بن بابک ابن ساسان اصغر ابن بابک ابن ساسان ابن بابک ابن مہرمس ابن ساسان ابن بہمن بادشاہ ابن اسفندیار بن بشتاسپ پیدا ہوا۔ جس کے نسب کی نسبت اختلاف ہے۔ اور اوس نے چاہا۔ کہ دارا ابن دارا کے خون کا عوض لے۔ اور جن لوگون کے پاس ہمیشہ سے ملک چلا آتا تہا اور ملوک طوائف سے پہلے ملک کے مالک تہے اونہین کے قبضہ مین ملک کو پہر دیدے۔ اور تمام ملک کا

ایک ہی پادشاہ بنادے۔

کہتے ہین۔ کہ اصطخر کے پاس (جسے انگریزی مین پرسپولس کہتے ہین اور جو فارس کا قدیمی دارالحکومت تھا) ایک بستی مین یہ پیدا ہوا تھا۔ جس کا نام طیرودہ تھا۔ اور جو رستاق اصطخر مین سے تھا (رستاق ایک ایسے گانو کو کہتے ہین جہان پینٹھ لگا کرتی ہے۔ یا چھاونی وغیرہ ہوتی ہے) اوس کا دادا ساسان بڑا شجاع اور شکار کا بڑا شوقین تھا۔ اور نسل شاہان فارس مین جو مادر نگبین کے نام سے مشہور تھی ایک عورت سے اوس نے بیاہ کیا تھا۔ اور آتشکدہ کی خدمت کیا کرتا تھا۔ یہ آتشکدہ اصطخر مین تھا۔ اور زہرہ کا آتشکدہ کہلاتا تھا۔

اس ساسان کے ایک بیٹا پیدا ہوا جس کا نام بابک تھا۔ جب وہ بڑا ہوا تو باپ کے بجاے کام کرنے لگا۔ اور لوگون کا انتظام اپنے ہاتھ مین لے لیا۔ پھر اوس کے یہان اردشیر پیدا ہوا۔ اس زمانہ مین اصطخر کا پادشاہ مادر نگبین کی نسل مین سے تھا اور اوس کا نام گوزہر تھا اور اوسکا ایک خواجہ سرا تھا جسکا نام پیری تھا۔ اوسی پادشاہ نے دارابگرد کی حکومت دے رکھی تھی جب اردشیر سات برس کا ہوگیا۔ تو اوس کا باپ اوسے گوزہر کے پاس لے گیا۔ اور درخواست کی کہ اوسے پیری کے پاس پرورش کے لیے سپرد کردے۔ اور جب وہ مرجائے تو اوسکے بعد یہی وہان کا حاکم کیا جاے۔ پادشاہ نے اسے منظور کرلیا۔ اور پیری کے پاس بھیجدیا۔ اوس نے اوسے لے لیا۔ اور اپنا متبنیٰ کرکے پالا۔ جب پیری مرگیا۔ تو یہی اوس کا کام دیکھنے بھالنے لگا۔ اور بہت اچھی طرح انتظام کیا۔

اردشیر بن بابک اور شاہان فارس

۸۱۔ اردشیر کو ایک نجومی کا پادشاہ ہونے کی	(یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جب کسی کو لوگ ہونہار

بشارت دینا اور ابتدائی ترقی اور بابک کا گوزہر کو مارنا

پاتے ہین تو اوس کی طرح طرح سے خوشامد کیا کرتے ہین۔ جب لوگون نے دیکھا کہ اردشیر کی ترقی کے آثار نظر آتے ہین تو منجمین نے کہین اوس سے کہدیا۔ کہ تو بہت اچھے وقت مین پیدا ہوا ہے۔ اور تو بادشاہ ہوگا اس لیے وہ لوگون کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنے لگا۔ اور (اسی وجہ سے) اوس نے خواب مین بھی دیکھا۔ کہ ایک فرشتہ اوسکے سرہانے کھڑا ہے اور کہتا ہے۔ کہ تو بڑے ملک کا بادشاہ ہوگا۔ اس سے اوس کی ایسی ہمت بندھی اور ایسا جوش آیا۔ کہ پہلے کبھی نہین آیا تھا۔ اور پہلے اوس نے یہ کام کیا۔ کہ داراب گرد کے ایک مقام موسوم خوبایان کو گیا۔ اور وہان کے حاکم کو مار ڈالا جس کا نام باسین تھا۔ پھر ایک دوسری جگہہ کوسن کو گیا اور وہان کے بادشاہ منوچہر کو بھی قتل کر دیا۔ پھر ایک اور مقام لرویزمین پہونچا۔ اور وہان کے حاکم دارا کا بھی صفایا کیا۔ اور ان مقامات مین اپنے آدمی متعین کر دے اور اپنے باپ کو یہ حالات لکھہ بھیجے۔ اور کہا۔ کہ گوزہر کو مار ڈالنا چاہیئے ۔۔۔ وہ اس وقت بیضا مقام مین تھا۔ بابک نے اوسے مار ڈالا۔ اور اوسکا تاج لے لیا۔ اور اردوان کو جو جبال اور اوسکے گرد نواح کا بادشاہ تھا ایک عرضی بھیجی۔ کہ میرے بیٹے شاپور کو گوزہر کا تاج پہنا دے مگر اوس نے اسے منظور نہ کیا۔ اور اوسے ایک فرمان تہدید آمیز لکھا۔ لیکن بابک نے اس کی کچھ پروانہ کی۔ مگر تین روز کے اندر مر گیا۔

۸۲- اردشیر کا شاپور کو پکڑ کر بادشاہ بننا اور کرمان کو لینا اور اسیون اور مہرک کو قتل کرنا۔

پھر شاپور بن بابک نے اپنے سر پر تاج رکھا۔ اور باپ کے بجاے حاکم بن بیٹھا۔ اور اردشیر کو اپنے پاس بلایا۔ اور جب اردشیر نہ گیا تو بہت غصہ مین آیا۔ اور فوج جمع کر کے اوس کی طرف لڑائی کے لئے روانہ ہوا۔ اور اصطخر سے اپنے دوست و معتمد بھائی بند اور رشتہ دارون کو لیکر

نکلا۔ ان لوگون مین کچھ لوگ ایسے بہی تہے۔ جو اوس سے عمر مین بڑے تہے۔ اونہون نے تخت و تاج اوس سے لیکر اردشیر کو دیدیا۔ پہر اردشیر نے تاج پہنا۔ اور ملکداری اور کشور کشائی کا کام بڑے جوش و خروش سے شروع کیا۔ اور ایک وزیر مقرر کیا۔ اور موبد موبدان کے درجہ پر ایک شخص کو معین کیا۔ اور جب دیکھا کہ اوسکے بہائیون مین بعض اوس کے قتل کے درپے ہین تو اونمین سے بہت آدمیون کو قتل کردیا۔ اور جب داراب گرد کے باشندون نے اوس سے بغاوت کی۔ تو وہان لوٹ کر آیا۔ اور اوسے فتح کر کے دہان دشمنون کو خوب قتل کیا پہر کرمان کو گیا۔ وہان بلاش بادشاہ تہا۔ اوس سے خوب لڑا۔ اور خود بذات خاص لڑکر اوسے قید کرلیا۔ اور شہر کا مالک ہوگیا۔ اور وہان اپنے بیٹے کو جسکا نام بہی اردشیر تہا حاکم مقرر کردیا۔ یہان سواحل بحر فارس پر ایک بادشاہ اسیون نام تہا۔ اوسے بہی جاکر اردشیر نے مار ڈالا۔ اور اوسکے ساتہیون کو قتل کردیا۔ اور وہان سے اوسے بہت مال و اسباب ملا۔ پہر اوس نے کتنے ہی بادشاہون کو جن مین سے ایک مہرک مقام ابرساس علاقہ اردشیر خرہ کا حاکم بہی تہا اپنی اطاعت کے لیے لکہا۔ مگر اونہون نے اوس کی بات نہ مانی اس واسطے وہ اون پر چڑہ گیا۔ اور مہرک کو مار ڈالا پہر گور کی طرف روانہ ہوا۔ اور اوسکی بنیاد ڈالی۔ اور ایک کوشک بنایا۔ جس کا نام طوبال مشہور ہے اور وہان ایک آتشکدہ بہی بنایا۔

۸۳۔ اردوان کی دہمکی اردشیر کو اور اردشیر کا اپنی ترقی کئے جانا۔

اسی مین اردوان کے پاس سے ایک ایلچی آیا اور ایک فرمان اپنے ساتہ لایا۔ اور بہت آدمیون کو جمع کر کے اردشیر کے سامنے اوسے پڑہا۔ اوسمین لکہا تہا۔ کہ اے کُردی۔ تو اپنے درجہ سے آگے بڑہ گیا۔ اور تو نے بڑے ظلم پر کمر باندہی ہے۔ کس نے تجکو

تاج پہننے کی اجازت دی ہی۔ اور کس طرح تو ملک گیری کرنے لگا ہی۔ اور کس نے تجھو شہر بسانیکا حکم دیا ہی۔ میننے اہواز
کی بادشاہ کو حکم دیا ہی کہ وہ تجھے باندہکر میرے حضور مین لاکر پیش کری۔ اردشیر نے اسکے جواب مین لکھا۔ کہ اللہ تعالی
نے مجھے تاج بخشا ہی۔ اور ملک کا مالک کیا ہی۔ اور مجھے امید ہی۔ کہ وہ تجھے میرے قابو مین کریگا۔ اوس وقت مین
تیرا سر کاٹ کر اوس آتشکدہ مین چڑہا ونگا جو مین نے بنایا ہے۔

پہر اردشیر اصطخر کی طرف چلا گیا۔ اور اردشیر خرہ مین اپنے وزیر ابرسام کو چھوڑ گیا۔
وہان اوسے چند روز کے بعد خبر ملی۔ کہ اہواز کا بادشاہ برسام کے پاس آیا تہا۔ اور
وہان سے منکوب و مخذول واپس چلا گیا ہے۔ (اہواز سات گور[۱] یا ضلعون کو کہتے
ہین اون کے نام یہ ہین۔ رامہرمز[۱] جو خوزستان مین ایک شہر ہے۔ عسکر[۲] مکرم۔ تستر[۳]
جندیسا پور[۴]۔ سوس[۵]۔ سرق[۶]۔ نہر تیری اور بعض نو ضلع بتاتے ہین اور یہ دو اور زیادہ کرتے
ہین ایذج۔ مناذر[۹]) پہر اردشیر اصفہان کو گیا۔ اور اوس پر بہی قبضہ کر لیا۔ اور پہر فارس کو لوٹا۔ اور
نیرو فرد اسے اہواز کی طرف توجہ کی اور ارجان کو گیا اور پہر میسان اور طاسار پہونچا۔ پہر شرق
کی طرف آیا۔ اور دجیل کے کنارے آکر ٹہیرا۔ اور شہر کو لیکر وہان سوق اہواز شہر بسایا۔ اور
مال غنیمت کے ساتھ فارس کو لوٹ گیا۔ پہر فارس سے براہ خرہ کازرون اہواز کو آیا۔ اور
میسان کے بادشاہ کو قتل کیا۔ اور کرخ میسان وہان آباد کیا۔

۴۸۔ اردوان کو مار کر اور بابا کو مطیع کر کے اردشیر کا شاہنشاہ ہونا۔

پہر اردشیر فارس کو لوٹ آیا۔ اور اردوان کو لڑائی کا اذن دیدیا۔ اور کہا کہ کوئی لڑائی کا مقام متعین
کرے۔ اوس نے لکھا۔ کہ مین صحراے ہرمزجان مین آتا ہون اور مہر ماہ کے اخیر تک
وہان پہونچ جاؤنگا۔ اس واسطے اردشیر وہان کو روانہ ہوا۔ اور قبل از وقت وہان جاکر اپنے
مورچون کے گرد خندق تیار کر لی۔ اور پانی پر قبضہ کر لیا۔ پہر اردوان اور ارمانیون کا بادشاہ

دونوں کر آئے ۔ اور یہ دونو پہلے آپس مین لڑرہے تہے ۔ مگر اردشیر کے مقابلہ مین دونو ایک ہو گئے ۔ اور اوس سے دونو لڑنے لگے ۔ اور اونہون نے باری باری مقرر کرلی ایک روز بابا ارمانیون کا پادشاہ اردشیر سے لڑنے آتا اور ایک روز اردوان جبال کا پادشاہ آتا ۔ لیکن ارمانیون کا پادشاہ زبردست تہا ۔ اردشیر اوسکے سامنے نہین ٹھیر سکتا تھا ۔ البتہ جب اردوان آتا ۔ تو اردشیر اوسے پس پا کر دیتا تہا اسواسطے اردشیر نے بابا سے تو صلح کرلی ۔ اور اوسے اس بات پر راضی کرلیا ۔ کہ جب تک اردوان سے فیصلہ نہ ہو جائے تب تک وہ نہ بولے ۔ اس طرح پر جب اکیلا اردوان رہ گیا ۔ تو اوسے اردشیر نے بہت جلد مار لیا ۔ اور اوسکے ملک کا مالک ہو گیا ۔ اور اوسکے بعد بابا نے بہی اردشیر کی اطاعت قبول کرلی ۔ اور اس وقت سے اردشیر شاہنشاہ کہلانے لگا

۸۵ - اردشیر کے باقی فتوحات اور ملک کا آباد کرنا پھر اردشیر ہمدان کو گیا ۔ اور اوسے فتح کرلیا ۔ اور جبل اور آذربائیجان اور موصل اور ارمینیہ کو بہی جاکر چہین لیا ۔ اور پہر موصل سے سواد کو گیا اوس کا بہی مالک ہو گیا ۔ اور دجلہ کے کنارون پر قبالہ طیسون کو بسایا ۔ جو مدائن کے مشرق مین ہے ۔ اور ایک اوسکے مغرب مین شہر آباد کیا ۔ اور اوسکا نام اردشیر رکہا ۔ پہر سواد سے اصطخر کو لوٹ گیا ۔ اور وہان سے سیستان کو اور جرجان کو گیا ۔ پہر نیشاپور مرو بلخ خوارزم کی سیر کی ۔ پہر فارس کو لوٹ آیا اور گور مین قیام کیا ۔ یہان اوسکے پاس پادشاہ کوسان اور پادشاہ طوران (طہران) اور پادشاہ مکران کے قاصد آئے ۔ اور سب نے اطاعت کا اظہار کیا پہر اردشیر گور سے بحرین کو گیا ۔ یہان کا پادشاہ اوس کی آمد کی خبر سنکر ایسا مضطرب ہوا کہ قلعہ پر سے اپنے آپ کو نیچے گرا دیا ۔ اور مر گیا ۔ پہر اردشیر مدائن کو لوٹ آیا ۔ اور وہان اپنے بیٹے شاپور کو اپنے حین حیات ہی تاج شاہی پہنایا ۔

پھر اردشیر نے آٹھ شہر بسائے۔ مدینۃ الخط[1] بحرین مین شہر بہرسیر[2] مدائن کے مقابل جس کا نام اوس نے اردشیر رکھا تھا۔ اور عربون نے اوسے معرّب کر کے بہرسیر کر لیا ہے۔ اور اردشیر خرہ[3] بھی اوس نے بسایا۔ جس کا نام عضد الدولہ بن بویہ نے فیروزآباد رکھدیا ہے۔ اور کرمان مین بھی ایک شہر بسا کر اوس کا نام آردشیر[4] رکھا۔ اوسے بھی عربون نے بردشیر کر لیا ہے۔ ایک شہر اوس نے بہمن[5] اردشیر دجلہ کے کنارے بصرہ کے پاس بسایا تھا بصرہ والے اوسے بہمن شیر کہتے ہین۔ اور فرات کے پاس میسان[6] بھی اوسی کا بسایا ہوا ہے۔ رام[7] ہرمز بھی خوزستان مین اور سوق الاہواز اور موصل مین بوذ[8] اردشیر بھی اوسی کے آباد کیے ہوئے ہین۔

یہ پادشاہ نہایت محمود السیرت اور مظفر و منصور تھا۔ کہین اوسے شکست نہین ہوتی تھی۔ اس نے شہر بسائے۔ ضلع مقرر کیے اور اہلکارون کے مراتب قرار دئے اور ملک کو آباد کیا۔ اس کی پادشاہی اردوان کے قتل کے دن سے شمار کی جاتی ہے اور چودہ[14] برس پادشاہی کی ہے۔ اور ایک روایت مین ہے۔ کہ چودہ[14] برس دس مہینے اوس کی حکومت رہی ہے۔

۸۶۔ حیرہ انبار اور کوفہ کی آبادی۔ جب اردشیر عراق کا مالک ہو گیا تو تنوخ مین سے بہت لوگون نے وہان کی سکونت چھوڑ دی۔ قضاعہ وہان سے نکل کر شام کو چلے گیے اور حیرہ اور انبار کے لوگ اوسکے مطیع ہو گیے حیرہ اور انبار بخت نصر کے زمانہ مین آباد ہوئے تھے۔ لیکن جب وہان کے باشندے انبار کو چلے گیے۔ تو حیرہ خراب ہو گیا اور انبار پانچ سو پچاس برس تک آباد رہا۔ لیکن جب عمرو بن عدی کے زمانہ مین حیرہ آباد ہوا۔ تو پانچ سو تیس برس سے بھی زیادہ برسون تک آباد رہا۔ اور پھر کوفہ نے اوسکی

جگہہ سے لی - اور اہل اسلام وہان رہنے لگے -

شاپور بن اردشیر بن بابک کی پادشاہی

۸۷- شاپور کی پیدایش پرورش اور ولی عہد ہونا

جب اردشیر بن بابک مر گیا - تو اوس کے بعد اوس کا بیٹا شاپور پادشاہ ہوا اردشیر نے اشکانیون کو خوب قتل کیا تہا - یہان تک کہ اون کو فنا ہی کر دیا تہا - اوس کا سبب یہ تھا - کہ اوسکے پردادا ساسان بن اردشیر بن بہمن نے قسم کہائی تہی - کہ اگر مین ایک دن کے واسطے بہی پادشاہ ہو جاؤن - تو اشک بن حرہ کی نسل سے کسی کو زندہ نہ چہوڑونگا - اور یہ قسم اُس نے اپنی اولاد کو بہی دیدی تھی - پہر جب اردشیر اوس کی اولاد مین پادشاہ ہوا - تو اوس نے اوس کی تمام اولاد کو خواہ عورتین ہون خواہ مرد ہون سب کو قتل کر ڈالا - ایک لڑکی رہ گئی - جسے اوس نے دارالمملکت مین پایا تہا اور اوس پر فریفتہ ہو گیا تہا - وہ وہان کے مقتول پادشاہ کی بیٹی تہی - اردشیر نے اوس سے پوچہا کہ تو کون ہے - تو اوس نے کہا - مین پادشاہ کے ایک بی بی کی خادمہ ہون - تو اوس نے پوچہا - کہ تیرا بیاہ ہو گیا ہے یا نہین - کہا - نہین مین باکرہ ہون اس واسطے اردشیر نے اوسے اپنے پاس رکہہ لیا - اور ہم بستر ہوا - جس سے وہ حاملہ ہو گئی جب وہ حاملہ ہوئی تو اوس نے جان لیا کہ پادشاہ اب قتل نہ کریگا - تب اوس نے کہا کہ مین اشک کی بیٹی ہون - اس سے اردشیر کو اوس سے نفرت ہو گئی اور برجد ابن سام کو بلایا - جو ایک بڑا بوڑہا آدمی تہا - اور اوس سے یہ سب حال کہا - اور حکم دیا - کہ اوسے قتل کر دے - تاکہ اوسکے دادا کی قسم پوری ہو جائے - اوس بزرگ نے اوسے قتل کرنے کو لے لیا - لیکن عورت نے کہا - کہ مین پیٹ سے ہون - اس واسطے دائیان

بلائی گئین ۔ اور اونہون نے اوس کے حاملہ ہونے کی شہادت دی ۔ اس واسطے برجد
نے اوسے ایک تہ خانہ کے اندر بند کر دیا ۔ اور اپنا آلہ تناسل کاٹ ڈالا ۔ اور اوسے ایک
ڈبیا مین بند کیا ۔ اور اوس پر مہر کر دی ۔ اور پادشاہ کے پاس آیا ۔ پادشاہ نے پوچھا تو نے
کیا کیا ۔ کہا مین نے زمین کے سپرد کر دیا ۔ اور وہ ڈبیا پادشاہ کو دیدی اور درخواست کی
کہ اس پر اپنی مہر کر دے ۔ اور خزانہ مین رکھہ چھوڑے ۔ کسی وقت یہ کام آیگی ۔ پادشاہ
نے رکھہ چھوڑی ۔ پہر اوس عورت کے پیٹ سے ایک لڑکا پیدا ہوا ۔ اور اوس نے
یہ پسند نہ کیا ۔ کہ پادشاہ کی اجازت بغیر اوس لڑکے کا کچہہ نام اپنی طرف سے رکھدے ۔
اور یہ بہی اوسے خوف ہوا ۔ کہ ابھی بچپن مین ہی اوسے پادشاہ کو بتادے پہر اوس کا
زائچہ نکلوایا ۔ اور اوسکا نام شاپور (پادشاہ کا بیٹا) رکھدیا ۔ جو صفت کی صفت اور نام کا نام
تھا ۔ پہلے پہلے یہ نام اسی شخص کا رکھا گیا ہے ۔
پہر ایک مدت تک اردشیر کے کوئی اولاد نہ ہوئی ۔ پہر وہ ہی بزرگ جس کے پاس یہ بچا تھا
ایک روز پادشاہ پاس آیا دیکھتا کیا ہے کہ وہ محزون و مغموم بیٹھا ہے ۔ پادشاہ سے پوچھا
کہ آپ کیون رنجیدہ خاطر نظر آتے ہین ۔ پادشاہ نے کہا ۔ مین نے اپنی تلوار سے مشرق
و مغرب کا ملک فتح کیا ۔ اور اپنے باپ دادا کے ملک کا مالک ہو گیا ۔ اب مین مرجاؤنگا
میرے کوئی اولاد نہین ہے ۔ جو ملک کا میرے پیچھے مالک ہو ۔ اوس بزرگ نے کہا
اللہ تعالی آپ کو خوش رکھے ۔ میرے پاس تیرا ایک بیٹا ہے ۔ آپ مجھے وہ ڈبیا
دیجئے جو مین نے آپ کے پاس امانتاً رکھی ہے ۔ تاکہ مین اوس کے صدق کی دلیل
لاؤن ۔ اردشیر نے وہ ڈبیا منگائی ۔ اور کھولا ۔ تو دیکھتا کیا ہے ۔ کہ اوسمین اوس بزرگ کا
آلہ تناسل رکھا ہوا ہے ۔ اور ایک نوشتہ بہی موجود ہے ۔ اور اوسمین لکھا ہوا ہے جب

مجھے اشک کی بیٹی نے جو شاہنشاہ سے حاملہ ہوئی تھی۔ اور اوس نے مجھے اوس کے قتل کا حکم دیا تھا کہا پادشاہ کے تخم کو ضایع نہ کر۔ تو مین نے اوسے زمین مین امانت رکھدیا جیسا کہ پادشاہ نے مجھے حکم دیا تہا۔ اور مین نے اپنی بریت کے لیے وہ کام کیا۔ کہ جس سے مجھپر کوئی الزام ہی عاید نہین ہوسکتا ہے۔

پھر اردشیر نے حکم دیا۔ کہ شاپور کے ساتھ سو لڑکے اور ایک قول کے بموجب ہزار لڑکے اوسی کی ہیئت اور قامت کے کئے جائین۔ اور ایک ہی سالباس پہنکر وہ میرے پاس آئین۔ چنانچہ اوس بزرگ نے ایسا ہی کیا۔ جب اردشیر نے شاپور کو دیکھا۔ تو اوس نے اپنے بیٹے کو پہچان لیا۔ اور اوس کے خط و خال سے معلوم کرلیا کہ یہ اوسی کا بیٹا ہے پھر اون کو گیند بلّے دئے۔ اور گیند سے وہ کھیلنے لگے۔ شاہی ایوان مین ہی کھیل رہے تھے۔ کہین گیند ایوان کے اندر جا پڑی۔ لڑکون کو خوف ہوا مکان مین اندر نہ گھس سکے مگر شاپور بے دہڑک آگے بڑہ کر اندر گھس گیا۔ اور اس سے پادشاہ نے جان لیا کہ اوسی کا بیٹا ہے۔ اور پہلے اوسکے دل کو گمان ہوگیا تھا۔ اب بالکل یقین آگیا۔ کہ اگر وہ اوسکا بیٹا نہ ہوتا تو اس قدر جرأت بھی نہ ہوتی۔ اردشیر نے اوس سے پوچھا۔ کہ تیرا کیا نام ہے کہا شاپور۔ جب اردشیر کو کامل طرح پر ثابت ہوگیا کہ شاپور اوسی کا بیٹا ہے تو اوس نے پھر اس امر کی شہرت دیدی۔ اور اپنے بعد اوسے ولی عہد قرار دیا۔

۸۸۔ شاپور کی پادشاہی اور نیشاپور جندی شاپور وغیرہ شہر بسانا اور نصیبین اور انطاکیہ وغیرہ کی فتح اور شاہ روم کا گرفتار کرنا۔

شاہ پور ذہن کا عاقل طبیعت کا رسا اور فاضل تھا جب پادشاہ ہوا اور اپنے سر پر تاج رکھا۔ تو جو لوگ نزدیک و دور تھے اون سب پر انعام و اکرام کی خوب بہمار کی۔ اور سب پر احسان کئے۔ اس سے مخلوق مین اوس کی نیک نامی کی

خوب شہرت ہوگئی اور تمام بادشاہون سے بڑھ گیا۔ اور اوس نے فارس مین شہر نیشاپور اور شہر شاپور بسایا۔ اور فیروز شاپور بہی آباد کیا۔ جسے انبار کہتے ہین۔ اور جندی شاپور بہی اوسی نے بسایا۔ اور یہ بہی کہتے ہین۔ کہ نصیبین مین اوس نے رومیون کو محصور کیا تہا اور وہان رومیون کو ایک مدت تک پکڑ پکڑ کر جمع کیا تہا۔ پہر اوسے خراسان کی طرف کچہ ایسی ضرورت ہوئی کہ وہان جانا پڑا۔ اس لیے وہ وہان چلا گیا۔ اور وہان کا انتظام اچہی طرح کرا دیا۔ پہر نصیبین کو لوٹ کر آیا۔ پہر کہتے ہین۔ کہ اوس کی دیوار ڈہل گئی۔ اور اوس مین ایک شگاف پڑ گیا۔ جس سے وہ اندر گہس گیا۔ اور دشمنون کو قتل و قید کیا۔ اور مال و اسباب لوٹ لیا۔ اور پہر وہان سے آگے بلاد شام مین پہونچا۔ اور کثرت سے وہان کے شہر فتح کیے۔ فالوقیہ اور قدوقیہ تک اوس کی فتوحات پہونچ گئین اور انطاکیہ مین اوس نے روم کے بادشاہ کو محصور کیا۔ اور اوسے قید کر کے اور کثرت سے رومیون کو پکڑ کر لے گیا۔ اور جندی شاپور مین جا کر اونہین آباد کر دیا۔

شہر حضر

۸۹۔ شاپور کا محاصرہ حضر پر اور نضیرہ کی مدد سے اوسے فتح کرنا۔

کوہستان تکریت مین (جو موصل کے نواح مین ایک شہر ہے۔ اور جو تکریت بنت وائل اخت قاسط کے نام سے مشہور ہے) دجلہ اور فرات کے درمیان (عراق مین علاقہ مسکن کے محاذی) ایک شہر تھا جس کا نام حضر تہا (اسے بعض لوگون نے جزیرہ مین اور بعض نے ناحیۃ الثرثار مین بہی بتایا ہے) اور اوس مین اوس زمانہ مین ایک بادشاہ حکمرانی کرتا تھا جس کا نام ساطرون تھا۔ وہ جرامقہ قوم سے تھا۔ عرب اوسے ضیزن کے نام سے پکارتے ہین (ضیزن بروزن حیدر، اوس شخص کو کہتے ہین جو اپنے باپ کی بی بی کو یا اپنے بیٹے کی

عورت کو اوسکے بعد یا طلاق دینے پر اپنے پاس رکھہ لے اور اوس سے نکاح کرلے یہ مجوسیون مین جایز تھا -) یہ ضیزن قضاعہ مین سے تھا - اور جزیرہ کا بادشاہ تھا اور اوس کا لشکر بھی بہت تھا - جب شاپور خراسان مین تھا - تو اوس نے سواد کے ایک حصہ پر تاخت کی تھی - جب شاپور ادہر سے لوٹ کر آیا - تو اوس کی تاخت کا حال معلوم ہوا اس واسطے وہ اوس پر چڑہہ گیا - اور اوس پر چار سال تک اور ایک قول کے بموجب دو سال تک محاصرہ ڈالا - مگر قلعہ کی دیوار کسی طرح نہ گر سکی - اور وہان تک رسائی نہ ہوسکی -

ضیزن کی ایک بیٹی تھی - اوس کا نام نضیرہ تھا - اوس کو حیض آیا (یعنی بالغ ہوگئی) تو اوسے اوس جگہہ کے دستور کے بموجب قلعہ کی دیوار پر لائے - یہ نہایت خوبصورت لڑکی تھی - اور شاپور بھی نہایت خوبصورت تھا - جب ان دونون نے ایک دوسرے کو دیکھا - تو ایک دوسرے پر عاشق ہوگئے - نضیرہ نے شاپور کے پاس پیغام بھیجا - کہ اگر مین اس قلعہ کی دیوار کے گرانے کی تدبیر بتا دون تو تو مجھے کیا دیگا - شاپور نے کہا جو تو مانگے - اور تجھ سے مین اپنی شادی کرلونگا - نضیرہ نے کہا - ایک بادامی رنگ کی فاختہ کنٹھہ وار لے - اور اوسکے پیر پر کسی کنچی اور کنواری لڑکی کے حیض سے لکھہ پہر اوسے چھوڑ دے - وہ شہر کی دیوار پر آئیگی - اور دیوار اوس سے گر جائیگی - یہ ایک طلسم تھا - جو اس شہر مین کسی نے کر رکھا تھا - اور اوسکے توڑنے کی یہی صورت تھی - شاپور نے ایسا ہی کیا - اور شہر کی دیوار گر گئی - اور شاپور اوس مین گھس گیا - اور ضیزن اور اوسکے آدمیون کو مار ڈالا یہان تک کہ اوس قوم مین سے اب ایک بھی معلوم نہین ہوتا اور شہر کو غارت کر ڈالا -

۹۰ - شاپور کا نضیرہ کی بیوفائی سے اوسے	پہر تضیرہ کو لے گیا - اور عین التمر مین جا کر اوس سے

قتل کرنا اور مانی زندیق۔

بیاہ کیا۔ اور ہم بستر ہوا (عین التمر کوفہ کے قریب بغداد سے تین منزل پر فرات کے مغرب مین ہے) لیکن نضیرہ رات بھر بستر پر بے چین لوٹتی رہی۔ شاپور نے پوچھا کہ تجھے کس بات کی تکلیف ہے۔ دیکھتے کیا ہین۔ کہ وہان آس کے درخت کا ایک پتا اوسکے پیٹ کی شکنون پر چپٹا ہوا ہے شاپور نے پوچھا۔ تیرا باپ تجھے کیا کھلایا کرتا تھا۔ نضیرہ نے کہا۔ مکھن انڈے کی زردی شہد اور جوہر شراب شاپور نے کہا۔ جس باپ نے تجھے ایسے ناز ونعمت سے پالا تو نے اوسکے ساتھ وفاداری نہ کی تو تو میرے ساتھ کیا کریگی اور ایک شخص کو نہایت سرکش گھوڑے پر سوار کرایا۔ اور عورت کی چوٹی کے بال اوس کی دم سے باندہ دئے۔ اور گھوڑے کو بھگا دیا۔ جس سے اوسکے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے۔ شعرا نے اس ضیزن کا ذکر اپنے اشعار مین بہت کیا ہے۔

اسی شاپور کے زمانہ مین مانی زندیق بھی ہوا ہے۔ جس نے نبوت کا دعوی کیا تھا اور بہت مخلوق اوسکے تابع ہو گئی تھی۔ اونھین لوگون کو مانویہ کہا کرتے ہین۔

شاپور نے تینس ۳۳ برس پندرہ دن بادشاہی کی۔ اور ایک روایت مین ہے کہ اکتیس برس چھہ مہینے نو ۹ دن اوس کی حکومت رہی ہے۔

ہرمز ابن شاپور بن اردشیر

۹۱۔ ہرمز کی پیدایش اور اوس کی مان کا مہرک کی نسل سے ہونا۔

یہ بادشاہ شکل وصورت مین تو اردشیر کے ہی طرح تھا۔ لیکن تدبیر ودانائی مین اوس کو نہین پہونچتا تھا۔ اور بڑا جری اور دلاور تھا۔ اس کی مان مہرک بادشاہ کی بیٹیون مین سے تھی۔ جسے

اردشیر نے قتل کیا تھا۔ اور اوس کی نسل کے پیچھے پڑ گیا تھا۔ جہان پاتا تھا قتل کر دیتا تھا اور اون کے قتل کی وجہ یہ تھی کہ کہین منجمین نے اوس سے کہا تھا۔ کہ مہرک کی نسل سے ایک بادشاہ پیدا ہوگا۔ اسواسطے اوسے اوس کی نسل سے اندیشہ پیدا ہو گیا تھا۔ اور اسی وجہ سے ہرمز کی مان جنگل کی طرف بہاگ گئی تہی۔ اور کسی چرواہے کے پاس رہتی تہی۔

اتفاقاً شاپور ایک مرتبہ شکار کھیلنے کو گیا تھا۔ وہان اوس کو پیاس لگی۔ اور اوسے وہ خیمے نظر آئے جہان ہرمز کی مان تہی وہ اودہر کو گیا۔ اور وہان جاکر پانی مانگا۔ تو ایک لڑکی نے پانی اوسے لاکر دیا۔ جو نہایت خوبصورت تہی۔ اسی مین وہ چرواہے بھی آ گیے۔ شاپور نے اون سے پوچھا کہ یہ کون لڑکی ہے۔ ایک نے اون مین سے کہا۔ کہ یہ میری بیٹی ہے۔ شاپور نے اوس سے بیاہ کر لیا۔ اور اوسے اپنے گھر لے گیا۔ وہان اوسے اچھے کپڑے پہنوائے اور خوشبو لگائی۔ جب اوس نے اوس سے ہم بستر ہونا چاہا۔ تو اوس نے نہ مانا۔ اور ایک مدت تک انکار ہی کرتی رہی۔ جب ایک مدت گزر گئی تو اوس نے اوس کا سبب پوچھا اوس نے کہا۔ کہ مین مہرک کی بیٹی ہون۔ مین یہ چاہتی ہون۔ کہ اردشیر کی طرف سے تجھے کچھہ نقصان نہ پہونچے۔ اس واسطے شاپور نے یہ عہد کر لیا۔ کہ مین تیرا حال کسی سے نہ کہونگا۔ پہر ہم بستر ہوا۔ اور اوس کے پیٹ سے ہرمز پیدا ہوا۔ اوسے بھی شاپور نے چھپائے رکھا۔ جب وہ کئی برس کا ہو گیا۔ تو اتفاقاً اردشیر شاپور کے گھر کو آیا۔ کچھہ اوسکو بیٹے سے مشورہ کرنا تھا۔ اور یکایک اوسکے گھر مین چلا آیا۔ اسی مین ہرمز اوسکے سامنے آ گیا اوسکے ہاتھہ مین بلّا تھا۔ اور چلاتا ہوا گیند کے پیچھے دوڑتا آتا تھا۔ جب اردشیر نے دیکھا تو اوسے تعجب ہوا۔ اور اوسکے چہرے کے حسن اور جسم کے نقل وغیرہ سے پہچان لیا

کہ وہ شاپور کے مشابہ ہے۔ اور اوسے اپنے پاس بلاکر شاپور سے پوچھا کہ یہ کون ہے۔
شاپور نے سر جہکا کر کچھ ندامت آمیز اقرار کیا۔ اور سارا قصہ اوسے سنایا۔ اردشیر
یہ سنکر خوش ہوگیا۔ اور کہا کہ جو بات منجمون نے کہی تھی وہ سچ نکلی کہ مہرک کی اولاد مین
یہان کی پادشاہی ہوگی۔ لیکن اس بات سے اب میری تسلی ہوگئی۔ کہ تیرے نطفہ
سے یہ بچا پیدا ہوا ہے۔ پہر اوسے اپنے ساتھ لے گیا اور پرورش شروع کی۔

۹۲ - ہرمز کا اپنے باپ کے اطمینان کے واسطے اپنا ہاتہہ کٹوانا اور اوس کی پادشاہی جب شاپور پادشاہ ہوگیا۔ تو اوس نے ہرمز کو خراسان پر حاکم کردیا اور وہان بہیجدیا۔ اس نے
جاکر دشمنون کو خوب مغلوب و مقہور کیا۔ اور بالاستقلال حاکم بن گیا۔ اسے مین مخبرون نے
آکر شاپور کو خبر دی۔ کہ ہرمز کا ارادہ آپ سے ملک چہیننے کا ہے۔ اور اوسمین خوب لگاؤ
بجہائی کی۔ جب ہرمز کو اس بات کی خبر پہونچی۔ تو اوس نے اپنا ایک ہاتہ کاٹا۔ اور باپ کے
پاس بہیجدیا۔ اور لکھا کہ مین نے ایسے ایسے سنا تہا اور اس تہمت کے ازالہ کے واسطے
مین نے اپنا ہاتہ کٹوا دیا ہے۔ کیونکہ اوس زمانہ مین رسم یہ تہی۔ کہ عیب دار کو پادشاہ نہین
کیا کرتے تہے۔ جب شاپور کے پاس اوسکا ہاتہ پہونچا تو اوس کو سخت افسوس ہوا۔ اور
ہرمز کو لکھا۔ کہ مجھے اس بات سے سخت رنج ہوا۔ اور مین نے تجھے اپنے بعد ولی
عہد کیا۔

غرض جب یہ پادشاہ ہوا۔ تو اس نے رعیت پروری مین کوئی کوتاہی نہین کی۔ اور بڑی
عدل و داد سے ملکداری کی وہ بڑا راستباز تہا۔ اور اپنے آبا کے طریق پر چلتا تہا۔ اوسی
نے رام ہرمز کا ضلع قرار دیا ہے۔ اوس کی پادشاہی ایک برس دس مہینے رہی۔

بہرام بن ھرمز بن شاپور

۹۳ - بہرام کی پادشاہی اور مانی کا قتل - بہرام بڑا حلیم متانی اور نیک سیرت پادشاہ تھا - اس نے مانی زندیق کو قتل کیا - اور اوس کی کہال کہچوا کر اوسمین بہس بہر دیا - اور جندی شاپور کے دروازے پر اوسے لٹکوایا تہا جسے دروازہ مانی کہا کرتے ہین - اس نے تین برس تین مہینے اور تین دن پادشاہی کی ہے -

۹۴ - امرء القیس الکندی کی حکومت عرب پر - جب عمرو بن عدی مرگیا - تو ربیعہ اور مضر وغیرہ عراق حجاز اور جزیرہ کے بدویون پر شاپور اور ہرمز اور بہرام کی طرف سے امرء القیس الکندی عمرو بن عدی کا بیٹا عامل رہا - یہی شخص آل نصر بن ربیعہ مین اور فارس کے عاملون مین سب سے اول نصرانی ہوا ہے - اسکی ایکسو چودہ برس کی عمر ہوئی تھی - اور اس نے شاپور کے زمانہ مین تیئیس برس ایک مہینا اور ہرمز کے وقت مین ایک برس دس مہینے اور بہرام کے زمانہ مین تین برس تین مہینے تین دن اور بہرام بن بہرام کے زمانہ مین اٹھارہ برس حکومت کی تھی -

بہرام ابن بہرام ابن ھرمز

۹۵ - بہرام ابن بہرام اور بہرام ابن بہرام ابن بہرام اور نرسی ابن بہرام کی پادشاہی - اس نے اچھی طرح ملکداری کی - اور امور سیاست کو خوب جانتا تہا - جب اس نے اپنے سر پر تاج شاہی رکہا - تو لوگون سے وعدہ کیا - کہ نیک سیرتی سے کام کرونگا - اس کی حکومت کی مدت مین اختلاف ہے - کوئی تو اٹھارہ برس اوسکی حکومت کی مدت بتاتا ہے - اور کوئی سترہ برس واللہ اعلم -

بہرام ابن بہرام ابن بہرام

جب یہ تخت وتاج کا مالک ہوا۔ تو عظما اور اکابر سلطنت نے اسے دعا دی۔ اس نے بھی اوس کا جواب بہت اچھی طرح سے دیا۔ پادشاہ ہونے سے پیشتر یہ سیستان کا حاکم تھا۔ اس نے چار برس پادشاہی کی۔

نرسی ابن بہرام ابن بہرام

یہ بہرام ثالث کا بھائی تہا۔ جب اوسے تخت وتاج ملا۔ تو اوسکے پاس اشراف اور عظمائے سلطنت آئے۔ اور اوسکے حق مین دعا دی۔ اس نے بھی اون سے بحسن سلوک پیش آنے کا وعدہ کیا۔ اور اون کے ساتہہ بہت ہی اچھی طرح سلوک کرتا رہا۔ وہ کہا کرتا تہا اللہ تعالی نے جو ہم پر انعام واکرام کیا ہے اوس کا شکر فراموش نہ کرنا چاہیئے اس نے نو برس پادشاہی کی۔

ہرمز بن نرسی

۹۶۔ ہرمز بن نرسی کی پادشاہی اور شاپور کا اوسکے بعد مین پیدا ہونا۔

اس کی سختی سے لوگ بہت ڈرتے تہے۔ اس واسطے اس نے اون سے کہدیا۔ کہ مجہے معلوم ہے آپ لوگ میری سخت مزاجی سے ڈرتے ہین۔ اور میری حکومت سے خوف کرتے ہین۔ اسواسطے مین آپ سے کہے دیتا ہون۔ کہ اللہ تعالی نے میرے مزاج کی سختی کو رقت اور رافت سے بدلدیا ہے۔ اس نے ملکداری اور سیاست نہایت نرمی اور رفق کے ساتہہ کی۔ اوسکو اس بات کا شوق تہا۔ کہ ضعفا اور غربا کو قوی اور امیر بنا دے۔ اور ملک کو آباد کرے اور ملک مین عدل وداد پہیلائے۔

جب یہ مرا ہے تو اوسکے اولاد کوئی نہ تھی۔ اس سے لوگ نہایت پریشان ہوئے۔ اور اوس کی عورتون سے دریافت کیا تو معلوم ہوا۔ کہ ایک عورت حاملہ ہے۔ یہ بہی بیان کرتے ہین۔ کہ اوس نے مرتے وقت وصیت کر دی تہی کہ جب بچا پیدا ہو۔ تو اوسے بادشاہ کرنا۔ غرض اوسکے پیٹ سے شاپور ذوالاکتاف پیدا ہوا۔

ہرمز نے چھ برس پانچ مہینے بادشاہی کی۔ ایک روایت ہے کہ سات برس پانچ مہینے وہ بادشاہ رہا۔ یہان تک شاپور ابن اردشیر سے جتنے بادشاہ ہوئے ہین اون سب کے نام اتنے ہی ہین ان مین سے کوئی نہین چھوٹا ہے۔

شاپور ذوالاکتاف

۹۷۔ شاپور ذوالاکتاف کے لڑکپن مین عربون کی تاخت فارس پر۔

اس کا نام ہے شاپور بن ہرمز بن نرسی بن بہرام بن بہرام بن ہرمز بن شاپور بن اردشیر بن بابک۔ کہتے ہین کہ اسکی سلطنت کے واسطے اوس کا باپ وصیت کر مرا تہا۔ اس واسطے جب یہ پیدا ہوا تو لوگ نہایت خوش ہوئے۔ اور فوراً اوس کی ولادت کی خبر ملک مین مشتہر کر دی۔ اور جس طرح پر اوسکے باپ کے وقت مین وزیر اور امیر جس جس کام پر مقرر تھے اوسی طرح کام کرتے رہے۔ لیکن جب پاس پڑوس کے ترکون رومیون اور عربون نے سنا۔ کہ بادشاہ ابہی ایک گود کا بچا ہے۔ تو اونہون نے اوسکے ملک پر نظر دوڑائی۔ عرب بلاد فارس سے بہت ہی نزدیک تھے۔ اس واسطے عبد القیس اور بحرین کے لوگون کے غول کے غول بلاد فارس پر اور سواحل اردشیر خرہ پر پہونچے۔ اور وہان کے باشندون کے مویشی اور مال و اسباب چھین لائے۔ اور بڑا فساد ڈالدیا۔ اُدہر اباد سواد عراق

پر قابض ہوگیے اور وہان فتنہ وفساد اٹھ کھڑا ہوا۔ لیکن فارس سے ان کے دفعیہ کے واسطے ایک مدت تک کوئی بھی نہ آیا۔ کیونکہ پادشاہ نہایت خرد سال تھا۔

۹۸۔ شاپور کی دانائی اور عربون کو اوس کا قتل اور قید کرنا اور ذوالاکتاف کی وجہ تسمیہ

جب شاپور پیر چلنے لگا اور بڑا ہوا۔ تو سب سے اول اوس کی سمجھ کی خوبی اس سے ظاہر ہوئی کہ اوس نے دریا کی طرف بڑا شور وغل سنا۔ تو پوچھا کہ یہ کیا ہے۔ کسی نے عرض کیا کہ لوگ دجلہ کے پل پر سے آمد ورفت کرتے ہین اور اونکے آنے جانے مین آدمیون کی کثرت کے سبب سے دھکا مکی کا شور ہوا کرتا ہے۔ اس لیے شاپور نے حکم دیا کہ اوس پر ایک پل اور بنا دیا جائے کہ ایک پل پر سے لوگ آئین اور دوسرے پر سے جایا کرین۔ اس دانائی کی بات کو سنکر لوگ نہایت خوش ہوئے۔ اور پل بنا دیا گیا۔ جب یہ سولہ برس کا ہوا۔ اور ہتیار اُٹھانے کے لایق ہوگیا۔ تو اوس نے اپنے اراکین دربار کو جمع کیا۔ اور اپنے مملکت کے کامون مین جو خلل پڑ رہے تھے اوسکے باب مین اون سے مشورہ لیا۔ اور کہا۔ کہ مین دشمنون کو دفع کرنا اور اون پر جانا چاہتا ہون۔ سب لوگون نے اوسے دعا دی۔ اور عرض کیا۔ کہ وہ تو دارالسلطنت مین رہے۔ اور کسی سردار کو لشکر دیکر روانہ کرے۔ وہ اس کام کو بخوبی کرسینگے۔ مگر اوس نے نہ مانا اور اپنے لشکر سے ہزار آدمی چنے۔ اگرچہ لوگون نے کہا کہ اور بھی لشکر لے۔ مگر اوس نے اور لشکر نہ لیا۔ صرف اونہین آدمیون سے چلدیا۔ اور حکم دیدیا۔ کہ جو عرب ملے اوسے قتل کردین زندہ نہ چھوڑین۔ عرب تو ابھی اپنی لوٹ ہی مین لگے تھے۔ کہ یہ یکایک اون پر جا پڑا۔ اور اونہین خوب قتل اور اسیر کیا۔ پھر دریا مین ہو کر خط تک پہونچا خط بحرین اور عمان کے ساحل کو کہتے ہین۔ جسکے قطیف عقیر اور قطر مشہور مقامات ہین) اور بحرین کے

لوگون کو بہی خوب قتل کیا۔ اور مال غنیمت کی طرف کچھ التفات نہ کیا۔ پھر ہجر کو گیا (جو بحرین کا دار الحکومت تہا۔ اور یبرین سے سات منزل کے فاصلے پر بستا تھا) وہان تمیم بکر بن وائل اور عبد القیس کے لوگ رہتے تہے۔ اونہین اتنا قتل کیا۔ کہ اونکے خون زمین پر بہہ گیے۔ اور عبد القیس کو تو نیست و نابود ہی کردیا۔ پھر یمامہ مین جاکر وہان کے لوگون کو بہی خوب قتل کیا اور اون کے پانی خشک کردئے۔ پھر بکر اور تغلب کی طرف مناظر شام اور عراق پر توجہ کی۔ اور اونہین بہی خوب قتل وقید کیا۔ اور اون کے پانی خشک کردے۔ اور مدینہ کے قریب پہونچا۔ اور وہان بہی یہی حال کیا۔ اوس کا یہ قاعدہ تہا کہ عربون کے سردارون کو پکڑواتا اور اون کے کتف یعنی شانہ نکلوا ڈالتا اور قتل کردیتا تہا۔ اس واسطے عربون نے اوس کا لقب شاپور ذوالاکتاف رکھدیا تہا۔

پھر ایاد جزیرہ کی طرف چلے گیے۔ اور سواد پر تاخت و تاراج کرنے لگے۔ اس لیے شاپور نے اون پر فوج بہیجی۔ اس فوج مین ایک عرب لقیط الایادی ساتھ تہا۔ اوس نے اپنی قوم ایاد کو ہوشیار کرنے کے واسطے یہ اشعار لکھکر بہیجے۔

سَلَامٌ فِي الصَّحِيفَةِ مِنْ لَقِيطٍ	إِلَى مَنْ بِالْجَزِيرَةِ مِنْ إِيَادِ

اس خط مین پہلے تو لقیط کی طرف سے ایاد کے اون لوگونکو سلام پہونچے جو جزیرہ مین رہتے ہین۔

بِأَنَّ اللَّيْثَ كِسْرَى قَدْ أَتَاكُمْ	فَلَا يَشْغَلْكُمْ سَوْقُ النِّقَادِ

پہر اونکو یہ معلوم ہو کسری جو شیر کیطرح ہے تمہاری طرف آتا ہے تمہین چاہئے کہ بہیڑونکی رکھوالی کی سرداری مین ہی مشغول نہ پڑے رہو

أَتَاكُمْ مِنْهُمْ سَبْعُونَ أَلْفًا	يُزْجُونَ الْكَتَائِبَ كَالْجَرَادِ

اوسکے ستر ہزار آدمی آرہے ہین۔ جو لشکرون پر ایسی کثرت سے تیر پہینکتے ہین جیسے ٹیری دل ہو۔

مگر ایاد نے اوس کی یہ بات نہ سنی - اور اپنی لوٹ مار مین مشغول رہے - اس واسطے اوس نے پہر اون کو لکہا -

اِنِّی اَرَے الرَّاْیَ اِنْ لَمْ اُعْصَ قَدْ نَصَعَا	اَبْلِغْ اَیَادًا وَ خَلِّلْ فِی سَرَاتِہِمْ

اے قاصد تو ایاد کے پاس جا - اور خاصکر تو اونکے اشراف سے کہہ کہ میری یہ رائے اگر مانی جائیگی تو نہایت بہتر ہوگا

یہ ایک مشہور قصیدہ ہے - اور لڑائی کے باب مین نہایت ہی اچھا کہا گیا ہے - لیکن ایاد نے پہر بہی اپنے بچاؤ کی کوئی تدبیر نہ کی - اور شاپور وہان جا پہونچا - اور اون کو بالکل برباد کر ڈالا صرف وہ ہی بچ رہے جو شام کے ملک کو چلے گئے -

۹۹ - الیانوس بادشاہ روم کی چڑہائی شاپور پر اور الیانوس کا قتل - یہ تو اوسکے وہ معاملات تہے جو عربون کے ساتھ گزرے - اب رہے رومی - سو اون کا حال سنئے - شاپور نے روم کے بادشاہ سے صلح کر لی تہی - اس رومی بادشاہ کا نام قسطنطین تہا - یہی رومی بادشاہون مین سے اول بادشاہ ہے جو نصرانی ہوا ہے - اسکے نصرانی ہونے کا سبب ہم شاپور کے ذکر کے بعد بیان کرینگے - انشاءاللہ تعالی - پہر قسطنطین مرگیا اور اوس نے اپنا ملک تین بیٹون مین منقسم کر دیا - وہ بادشاہ ہوے - پہر رومیون نے قسطنطین کے خاندان کے ایک آدمی کو اپنا بادشاہ بنا لیا - جس کا نام الیانوس تہا - اس کا مذہب پہلے رومیون کا سا تہا - اور اپنے مذہب کو چہپائے ہوئے تہا - جب بادشاہ ہوا تو اوس نے اپنا مذہب ظاہر کر دیا - اور رومیون کے مذہب کو پہر رواج دیا - اور کنیسون کو خراب و برباد کر ڈالا - اور اسقفون کو مار پہینکا - پہر رومیون کے اور خزرون کے آدمی جمع کیے اور شاپور کی طرف روانہ ہوا - اور عرب بہی اپنا انتقام لینے کے لیے جمع ہوئے - اور الیانوس کے لشکر مین جا کر بہت کثرت سے

اونکے لوگ شامل ہو گیے۔ اور شاہ پور کے پاس ٹڑوس کے جاسوسون نے آکر خبر دی اور طرح طرح کی روایتین بیان کین۔ جس کا شاپور کو یقین نہ آیا۔ اس واسطے شاپور خود اپنے معتبر آدمی لیکر رومیون کی طرف گیا۔ اور جب یوسانوس کے پاس پہونچا۔ جو الیانوس کا مقدمۃ الجیش تھا تو وہان چھپ رہا۔ اور اپنے بعض ہمراہیون کو وہان بہیجا۔ رومیون نے اونمین سے کسی کو پکڑ لیا۔ اور اوس نے شاپور کا حال اونہین بتا دیا۔ اسپر یوسانوس نے خفیہ شاپور کو کہلا بہیجا کہ بچکر نکل جا۔ اس سے شاپور اپنے لشکر کو چلدیا۔ پہر اوس سے اور عرب وروم سے لڑائی ہوئی۔ شاپور کے لشکر کو شکست ہوئی۔ اور اوسکے بہت آدمی مارے گیے اور رومیون نے طیسنور پر قبضہ کر لیا۔ طیستور مدائن شرقیہ کو کہتے ہین اور نیز شاپور کا مال وخزانہ بہی لے لیا۔

اب شاپور نے اپنے لشکر اور سردارون کو لکھا۔ کہ یہان یہ حال ہوا ہے۔ اور رومیون اور عربون سے ایسا نقصان پہونچا ہے۔ اور اون سے کہا کہ جلد میرے پاس آؤ۔ اس لیے لوگ جمع ہو گیے۔ اور وہ فوج لیکر لوٹا اور طیستور آکر لے لیا۔ اور الیانوس شہر بہر شیر پر پہونچا۔ اور فریقین مین رسل رسائل آنے جانے لگے۔ اسی مین الیانوس بیٹھا ہوا تھا کہ ناگہانی ایک پتھر آکر اوسکے لگا۔ اور وہ مارا گیا۔

۱۰۰۔ رومیون کی پریشانی اور یوسانوس کی پادشاہی اور شاپور کا نفیبین لیکر رومیون کو چھوڑنا

جب الیانوس مارا گیا۔ تو رومی سخت حیران و پریشان ہوگے۔ اور بلاد فارس سے خلاصی کی بہی اونکو امید نہ رہی۔ اور یوسانوس سے کہا۔ کہ پادشاہ ہو جائے۔ مگر اوس نے کہا۔ مین اوس وقت تک پادشاہ نہین ہوتا۔ جب تک کہ تم نصرانی نہ ہو جاؤ۔ سب لوگون نے اوس سے کہا۔ کہ ہم تو پہلے ہی سے نصرانی ہین۔ صرف الیانوس

کے خوف سے ہمنے اس مذہب کو چہوڑ رکہا تہا - یہ سنکر اوس نے پادشاہی قبول کرلی
ادہر شاپور نے رومیون کو دہمکیان دین - اور اون سے کہلا بہیجا جو تم مین پادشاہ ہو اوسے
میرے پاس بہیجو - تاکہ اوس سے ملکر مین بات چیت کرون - اس واسطے یوسانوس
اسّی آدمی لیکر اوسکے پاس گیا - اور شاپور بہی اوس سے ملا - اور دونون نے آپس مین دعا
وسلام کیا - اور ملکر کہانا کہایا - اور شاپور نے یوسانوس کو مدد دی - اور رومیون سے کہا -
تم نے ہمارے ملک کو خراب کیا - اور یہان فساد پہیلایا - یا تو تم ہم کو اون نقصانات کی
قیمت دو جو تم نے کئے ہین - ورنہ نصیبین کا علاقہ ہمین دیدو (نصیبین بلاد جزیرہ مین
سنجار سے نو فرسخ پر ایک شہر ہے - اور اون لوگون کے راستے مین پڑتا ہے جو موصل
سے شام کو جاتے ہین سنجار موصل سے نو فرسخ پر واقع ہے - اوسکے گرد فصیل بنی
ہوئی ہے - اور پانی بافراط ملتا ہے - مگر قدیم زمانے کے کہنڈر بہی وہان بہت
دکہائی دیتے ہین - دیار ربیعہ کا دارالحکومت تہا - آیندہ چلکر معلوم ہوگا کہ اسے عباس
بن غنم الاشعری نے فتح کیا ہے) غرض یہ علاقہ قدیم سے اہل فارس کا تہا - رومیون نے
اسے چند روز سے لے لیا تہا - مجبوراً رومیون نے اوسے شاپور کو دیدیا - اور وہان
کے باشندے وہان سے چلے گئے - اور شاپور نے اصطخر اور اصفہان وغیرہ کے
بارہ ہزار گہر والے وہان بہیجکر آباد کرادئے پہر رومی اپنے ملک کو چلے گئے - اور تہوڑے
دنون کے بعد اون کا یہ پادشاہ بہی مرگیا -

۱۰۱ - شاپور کا روم مین گرفتار ہونا اور قیصر کا حملہ جندی شاپور پر اور شاپور کا چہوٹ کر قیصر کو گرفتار کرنا

ایک روایت یہ بہی ہے - کہ شاپور روم کی حدود تک گیا - اور وہان اپنے لوگون سے کہا - کہ مین
خود روم کو مخفی طور پر جاتا ہون - اور وہان کے حالات اور شہرون کی کیفیت جاکر دیکھتا ہون

چنانچہ وہ گیا۔ اور کچھ روزون تک وہان گشت کرتا پہرا۔ اسی مین اوسے خبر ملی کہ قیصر کچھ بیمار ہوا ہے۔ اوس نے لوگون کو کہانا کہلاتے کے لیے جمع کیا ہے۔ شاپور بہی ایک سائل کے لباس مین وہان پہونچا کہ قیصر کو کہانا کہاتے وقت خود دیکہے۔ مگر قیصر تاڑ گیا۔ اور شاپور کو پکڑ لیا۔ اور ایک بیل کی کہال مین اوسے بند کردیا۔ پہر قیصر اپنا لشکر لیکر فارس کو روانہ ہوا۔ اور شاپور بہی اس حال مین اوسکے ساتھ تہا۔ قیصر نے فارس مین خوب قتل کیا۔ اور ملک کو خراب و برباد کرتا ہوا جندی شاپور تک پہونچا۔ وہان کے لوگ یہ دیکہکر متحصن ہوگیے اور اوس نے شہر کا محاصرہ کرلیا۔

اتفاقاً اسی محاصرہ کی حالت مین شاپور پر جو نگران مقرر تہے وہ غافل ہوگیے۔ اور ایسے ہی اتفاق سے کچھ لوگ اہواز کے قیدی بہی اوسکے پاس تہے۔ شاپور نے اون سے کہا۔ کہ اس کہال پر جسمین وہ بند تہا زیتون کا تیل ڈالو جو وہین کہین موجود تھا اونہون نے ڈالا۔ اور چمڑا نرم پڑ گیا۔ اور وہ اوسمین سے نکل گیا۔ اور نکلکر جندی شاپور مین جا پہونچا۔ اور وہان کے نگہبانون کو اطلاع دی۔ اونہون نے فوراً اوسے اندر لے لیا۔ اور قلعہ والون نے خوشیون کے نعرے مارے۔ جس نے رومیون کو غفلت کی نیند سے جگا دیا۔

پہر شاپور نے اپنے لوگون کو جمع کیا۔ اور آراستہ کرکے رومیون کی طرف اسی رات کی صبح کو نکلکر آیا۔ اور اون سے لڑ لڑا کر بادشاہ روم کو قید کرلیا۔ اور اوس کا مال لوٹ لیا۔ اور عورتون کو پکڑ لیا۔ اور اوسکے ہاتھ پیر دن مین زنجیرین ڈالدین اور حکم دیا۔ کہ جو ملک اوس نے فارس کا برباد کیا ہے اوسے آباد کرے۔ اور روم کے ملک سے مٹی منگائے اور جو منجنیق جندی شاپور کے اوس نے گرالیے ہین اونہین اوس مٹی سے بنائے۔ اور خرماستان کے بجاے زیتون کے درخت لگائے۔ پہر اوسکی ایڑیان کاٹ گدہے

پرسوار کر روم کو بہیجدیا اور کہا۔ کہ تو نے جو ہم سے بغاوت کی اوس کی یہ سزا ہے۔ پہر ایک مدت تک شاپور نے آرام کیا۔ پہر تاخت و تاراج کے لیے گیا۔ اور لوگون کو قتل و قید کیا۔ اور قیدیون سے سوس کی طرف ایک شہر بسا کر اوس کا نام ایران شہر شاپور رکہا۔ اور خراسان مین ایک شہر نیشاپور بسایا۔ اور عراق مین بزرگ شاپور آباد کیا۔ اس نے کل بہتر برس حکومت کی۔

۱۰۲۔ امرء القیس کی وفات اور عمرو بن امرء القیس کی ولایت۔

امرء القیس الکندی بن عمرو بن عدی جو شاپور کا عربون پر عامل تہا اسی کے زمانے مین مرگیا اس کے اوسکے بعد اوسی کے بیٹے عمرو بن امرء القیس کو ہی عامل مقرر کردیا۔ اور وہ تمام بقیہ شاپور کے زمانے مین اور اوسکے بعد اوس کے بہائی اردشیر بن ہرمز کے کل زمانے مین اور کچہ شاپور بن شاپور کے زمانے مین اون پر عامل رہا۔ اور کل اوس کی ولایت تیس۳۰ برس رہی۔

۱۰۳۔ قسطنطین کے نصرانی ہونے کی وجہ اور قسطنطنیہ کی آبادی۔

اب قسطنطین کے نصرانی ہونے کا سبب سنیے یہ بادشاہ بہت بوڑہا ہو گیا تہا اور اوسکے ظلم سے لوگ راضی نہ تہے۔ اور اوسے برص کا مرض بہی ہو گیا تہا۔ اسواسطے رومیون نے چاہا کہ اوسے معزول کردین اس لیے اوس نے اپنے دوستون سے مشورہ لیا۔ اونہون نے کہا۔ کہ دشمنون کا دفعیہ تو تجہ سے ممکن نہین ہے۔ اون کا مقابلہ نہین ہوسکتا۔ اون سب نے تجہے معزول کرنے کا ارادہ کرلیا ہے اب تو اگر کچہ تدبیر اسکے رفع کی کرنا چاہتا ہے تو کوئی دین اختیار کرکے کرسکتا ہے۔ نصرانی مذہب اوس وقت پہیل گیا تہا۔ مگر چہپا چہپا تہا۔ اونہون نے اوسے رائے دی۔ کہ اپنے مخالفون سے کچہ مہلت لے۔ اور بیت المقدس

کو جا۔ جب تو وہان جاے تو نصرانی ہوجا۔ اور لوگون سے کہہ کہ اوس دین مین آجائین تو بہت لوگ نصرانی ہوجائینگے۔ پہر تو اون لوگون کی مدد سے جو نصرانی ہوجائین اون لوگون سے لڑ جو تیرے مخالف ہین اور یہ قاعدہ کی بات ہے۔ کہ جب کوئی قوم دین کے واسطے لڑتی ہے تو اوسے ضرور نصرت و فتح ہوتی ہے۔ اس نے یہی کیا۔ اور بہت کثرت سے مخلوق اوسکے تابع ہوگئی۔ اور بہت لوگ اوس کے مخالف بہی ہوگئے۔ اور یونانیون کے ہی مذہب پر رہے۔ اور یہ اون سے لڑا۔ اور اون پر فتح پاکر اونہین خوب قتل کیا۔ اور اون کی کتابون اور فلسفہ کو جلا ڈالا۔ اور قسطنطنیہ شہر بسایا۔ اور وہان لیجاکر لوگون کو آباد کیا۔ ابہی تک شہر رومیہ روم کا دار السلطنت تہا۔ یہ وہان کا بہی بادشاہ رہا اور شام پر بہی اس نے قبضہ کرلیا۔

۱۰۴۔ اکاسرہ کا دار السلطنت — شاپور ذی الاکتاف سے پہلے جتنے اکاسرہ تہے وہ سب طیستو مین رہتے تہے جو مدائن سے مغرب مین بستا تہا۔ پہر جب شاپور بڑا ہوا۔ تو اوس نے مدائن شرقیہ مین ایوان بنایا۔ اور وہین رہنے لگا۔ اس لیے یہی دار السلطنت ہوگیا۔ جو اب تک برابر موجود ہے۔ اور اس ہمارے زمانہ ۶۲۵ھ تک آباد ہے۔

اردشیر ابن ہرمز شاپور ذی الاکتاف کا بہائی

۱۰۵۔ اردشیر ابن ہرمز شاپور ابن شاپور و بہرام ابن شاپور۔ — جب یہ بادشاہ ہوا اور اوس کی حکومت جم گئی۔ تو اس نے عظماے سلطنت اور ذی الریاست لوگون کی خوب خبر لی۔ اور اون مین سے بکثرت لوگ مار ڈالے۔ اس واسطے چار سال کے بعد لوگون نے اسے معزول کر دیا۔

شاپور ابن شاپور ذی الاکتاف

جب اپنے چچا کے خلع کے بعد یہ بادشاہ ہوا۔ تو اوسکے باپ کی حکومت اوسکے ہاتھ مین دیکھکر لوگ نہایت خوش ہوئے اور اوس نے اپنے عمال کو لکھا۔ کہ مخلوق پر عدل وداد اور رفق و مروت سے حکومت کرین۔ اور یہی بات اوس نے اپنے وزرا اور ارکین سلطنت سے بھی کہی۔ اور اوس کے مخلوع چچا نے بھی اوس کی اطاعت اختیار کرلی۔ اور رعیت اوسے بہت چاہنے لگی۔ پھر عظماے سلطنت اور عمائد دولت نے اوس کے خیمہ کی طنابین کاٹ دین۔ جس کے نیچے دبکر یہ مرگیا اوس کی پادشاہی پانچ برس رہی۔

بہرام بن شاپور ذی الاکتاف

اس کا لقب کرمان شاہ تھا۔ کیونکہ اسکے باپ نے ایام حیات مین اسے کرمان کا حاکم کردیا تھا۔ اس نے اپنے سپہ سالارون کو بادشاہ ہوکر ایک فرمان بھیجا۔ اور اوس نے اپنی اطاعت کی اونھین رغبت دلائی۔ یہ اپنے کامون مین بڑا نیک نام تھا۔ اور کرمان مین اوس نے ایک شہر آباد کیا تھا۔ اس پر بلوائیون نے آکر حملہ کیا۔ اور ایک نے تیر سے اسے مار ڈالا گیارہ برس اس کی حکومت رہی۔

یزدگرد اثیم (یعنی بزہ کار) بن بہرام

بعض اہل علم یہ بھی بیان کرتے ہین۔ کہ یہ یزدگرد بہرام کرمان شاہ بن شاپور کا بیٹا نہین بلکہ بھائی	۱۰۶۔ یزدگرد کی بداخلاقیان جو درحقیقت سلطنت کے لیے اچھی چیز ہین۔

ہے - یہ بڑا ستمگر سنگدل اور بڑا عیب دار تہا جس چیز کا جہان موقع ہوتا اوسے اوس جگہ کبھی نہ کرتا - اور ادنی ادنی خطاؤن پر بڑی سزا دیتا - اور جہان تک ہوسکتا فریب و دغا چالاکی اور دہوکا دہی سے کام کرتا - اور شرارت کی باتون کو خوب سمجھتا تھا اور بڑا مغرور اور بڑا بدزبان اور بڑا بدچلن تہا - اگر کسی سے کوئی لغزش ہو جاتی تو کبھی معاف نہین کرتا اور نہ کسی کی شفاعت کسی کے حق مین قبول کرتا اگرچہ کتنا ہی کوئی قریب ہو اوس کی بات ہرگز نہین مانتا تھا - اور ہر ایک پر تہمت لگاتا - اور کسی کا اعتبار نہین کرتا تہا - اگر کوئی شخص کوئی اچھا کام کرتا تو اوس کی محنت کا عوض نہین دیتا - اور جب اوسے یہ خبر ملتی کہ کسی اوسکے درباری سے اور اوسکے کسی کارپرداز سے دوستی ہے تو اوسے خدمت سے معزول کر دیتا - لیکن باوجود اسکے اوس کا ذہن بڑا تیز اور ادب کا بہت اچھا تہا - اور انواع واقسام کے علوم مین بہی بڑا ماہر تھا - اور نرسی جو اپنے زمانے کا حکیم تہا اوسے اوس نے اپنا وزیر بنایا تہا یہ شخص بڑا فاضل اور صاحب کمال تہا اور اوس کا لقب ہزار بیدہ تہا - اس واسطے لوگون کو امید ہوئی کہ نرسی کے ذریعے اوسے سیدہا کرلین مگر یہ امید اون کے دل کی دل ہی مین رہی پوری نہ ہوئی -

۱۰۷ - یزدگرد کا ایک گھوڑے کی لات سے مرنا جب اوسکی حکومت جم گئی اور خوب رعب داب بیٹھ گیا - تو اشراف سلطنت اور عظماے دولت اوس سے ڈرنے لگے - اور ضعفا مین سے پکڑ کر اوس نے بہتون کو قتل کر دیا - جب رعیت اوس کے ظلم و ستم مین مبتلا ہوئی تو اونہون نے اللہ تعالی سے شکایت کی - اور دعا کی - کہ اونہین اوس کے پہندے سے نجات دے - کہتے ہین کہ اسی واسطے اوس پر یہ بلا نازل ہوئی - وہ جرجان مین تہا - ایک روز اوسکے قصر مین ایک بڑا سرکش گھوڑا آیا - جو ایسا خوبصورت

وعمدہ تہا کہ کسی نے کبہی ایسا دیکہا ہی نہ تھا۔ لوگون نے اوس سے جاکر کہا۔ اوس نے حکم دیا۔ کہ اوسے کسین اور لگام دین۔ اور اوس کے پاس لائین۔ لیکن وہ ایسا سرکش تھا کہ کسیکے قابو مین نہ آیا۔ لوگون نے پادشاہ سے جاکر عرض کیا تو وہ خود نکل آیا۔ اور اپنے ہاتہہ سے اوسے لگام دی اور زین بہی کس لیا۔ لیکن جبہی اوس نے اوس کی دُم اُٹھائی اور چاہا کہ دمچی لگاسے۔ گھوڑے نے اوسکے دل پر ایسی لات ماری کہ وہین مرگیا پہر گھوڑا بہاگا اور فارس والون نے خوف سے اوسے نہ پکڑا معلوم نہین کہ کہان چلا گیا یہ ایک خدا کی قدرت کا کرشمہ تہا اور مخلوق پر اوس کی عنایت تہی۔ اوس نے کل بائیس[۲۲] برس پانچ مہینے سولہ دن حکومت کی (جرجان گرگان کا معرب ہے جو خراسان اور طبرستان کے درمیان ایک شہر تہا۔ اور علاقہ استرآباد کا دارالحکومت تھا۔ یہ شہر تو اب نہین ہے مگر اسی کے قریب استرآباد ہے۔ چونکہ اس ملک مین بہیڑیے بکثرت تہے اس لئے اسکا نام گرگان پڑگیا تہا۔)

۱۰۸۔ اوس بن قلام اور امرا القیس بن عمرو اور نعمان ابن امرا القیس کی حکومت عرب پر اور بہرام گور کے لیے خورنق بنانا۔

اب عرب کا حال سنئے۔ کہتے ہین۔ کہ جب عمرو بن امرا القیس الکندی ابن عمرو بن عدی شاپور کے عہد مین مرگیا۔ تو شاپور نے اوس کے بجاے اوس بن قلام کو عامل مقرر کردیا۔ یہ شخص عمالیق کی نسل سے تہا۔ پانچ سال اوس نے حکومت کی۔ اور بہرام بن شاپور کے زمانے مین مارا گیا۔ پہر پادشاہ نے اوسکے بجاے امرا القیس بن عمرو بن امرا القیس الکندی کو عامل کردیا۔ جس نے پچین برس حکومت کی۔ اور یہ یزدگرد اثیم کے زمانہ مین مرگیا۔ پہر اوس نے اوس کے بجاے اوس کے بیٹے نعمان کو مقرر کیا۔ اس نعمان کی مان کا نام شقیقہ بنت ابی ربیعہ بن ذہل

بن شیبان تھا۔ اسی نعمان نے خورنق محل بنایا تھا۔ اور وجہ اس کی یہ ہوئی تھی۔ کہ یزدگرد اثیم کی اولاد نہین جیتی تہی۔ اس لیے اوس نے چاہا۔ کہ کسی صحت بخش مقام مین اپنی اولاد کو رکہے۔ لوگون نے بتایا۔ کہ حیرہ کا قرب وجوار اس کام کے لیے اچھا ہے۔ اس لیے اوس نے اپنے بیٹے بہرام گور کو وہان نعمان کے پاس بہیجدیا۔ اور اوس سے خورنق بنانے کے لیے کہا۔ کہ یہ مکان بناکر اوسے وہان رکہے اور حکم دیا۔ کہ اوسے عرب کے بوادی مین بہیجا کرے۔

۱۰۹۔ خورنق بنانے والے معمار کو یزدگرد کا مار ڈالنا۔ یہ خورنق ایک شخص نے بنایا تہا۔ جس کا نام سنمار تھا۔ (یہ اپنے زمانہ کا نہایت مشہور معروف اُستاد تہا) جب یہ اوس کی تعمیر سے فارغ ہوچکا تو لوگون نے اوسے نہایت پسند کیا۔ اوس وقت اوس نے کہا کہ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تم میرے کام کی پوری پوری اُجرت دوگے۔ تو مین ایک ایسا مکان بناتا جو آفتاب کے ساتھ ساتھ گہوما کرتا۔ یزدگرد نے کہا۔ تو کیا تو اس سے بہی بہتر بنا سکتا ہی۔ پہر اوسے خورنق سے نیچے گرادیا جس سے وہ مرگیا۔ عرب لوگ اسکی صلہ کی اکثر مثالین دیا کرتے ہین۔ اور اونکے اشعار مین اسکا ذکر بہت آیا کرتا ہی (خورنق اصل مین خوردن گاہ تہا اور عربون نے اوسے خورنقاہ اور پہر خورنق کرلیا ہے)

۱۱۰۔ نعمان کی چڑہائی شام وغیرہ پر اور اوس کا عزلت گزین اور مفقود الخبر ہونا۔ اس نعمان نے شام کے ملک پر کئی مرتبہ چڑہائی کی ہے۔ اور وہان کے لوگون کو خوب خوب تنگ پکڑا۔ اور اونہین لوٹا اور قید کیا ہے بادشاہ نے بہی اسکے ساتہہ دو دستہ فوج کردی تھی ایک کو دوس (پامال کرنے والا) کہتے تہے۔ یہ تنوخ قوم سے مرکب تہا۔ اور دوسرے کا نام شہبا (ہتھیارون سے جہلکتی ہوئی فوج) تہا۔ اسمین فارس والے تہے۔ ان دونو

فوجون کو لیکر وہ شام پر جاتا۔ اور جو عرب اوس کی اطاعت نہ کرتے اونہین مطیع کرتا تہا۔
ایک روز نعمان اپنے دربار مین محل خورنق مین بیٹہا ہوا تہا۔ اور وہان سے نجف کی طرف
دیکہہ رہا تہا۔ اور اوس کے قرب وجوار کی بساتین اور نہرون کی بہار سے ایام بہار مین محظوظ
ہورہا تہا۔ جب اس سے وہ بہت خوش ہوا۔ تو اوس نے اپنے وزیر سے کہا۔ کہ
آپ نے کہین اور بہی ایسا عمدہ تماشا دیکہا ہے۔ کہا افسوس کہ یہ پائدار نہین۔ اگر پائدار
ہوتا تو بیشک اسی تعریف کے قابل تہا جو آپ فرماتے ہین۔ نعمان نے کہا پہر پائدار کیا ہے
کہا پائدار وہ چیز ہے جو خدا کے پاس آخرۃ مین ہے نعمان نے کہا پہر وہ کیسے میسر آئے
کہا وہ اس طرح ملسکتی ہے کہ اس دنیا کو چہوڑ دے اور اللہ تعالی کی عبادت کیا کرے
یہ سنتے ہی نعمان نے اوسی رات مین پادشاہی سے کنارہ کر لیا۔ اور کمبل اوڑہ کر کہین
کو نکل بہاگا۔ معلوم نہین کہ کہان چلا گیا۔ جب صبح ہوئی۔ تو اوسکا پتا بہی نہ ملا۔ اس کی
حکومت سب اونتیس [۲۹] برس چار مہینے رہی۔ یزدگرد کے زمانہ مین پندرہ برس اور بہرام گور ابن یزدگرد کے زمانہ مین چودہ برس لیکن
علماے فرس کچہ اور کہتے ہین۔ جبکا ذکر آیندہ آتا ہے۔ (نجف اوس بلند زمین کو کہتے
ہین جو کسی وادی وغیرہ مین واقع ہو۔ اور اوس پر پانی نہ چڑہ سکے۔ بلکہ پانی کو روکدے
اسی سے اسکا اطلاق بند آب پر بہی آیا کرتا ہے۔ اور کوفہ کے پاس پانی کے
روکنے کے لیے جو بند بنایا گیا ہے۔ اوس کا نام ہی نجف پڑگیا ہے جس سے وہان
کے قبرستان اور مکانات پر پانی چڑہنے سے روکا گیا تہا۔ اسی کے قریب مین حضرت
علی بن ابن طالب کی قبر شریف ہے۔)

بہرام ابن یزدگرد الاثیم

۱۱۱۔ بہرام کا منذر ابن نعمان کے پاس پرورش پانا | جب یزدگرد کا بیٹا بہرام پیدا ہوا تو اوس نے

اوس کی پرورش عربون کے سپرد کی۔ اور منذر | اور بہادس کی تعلیم۔

بن نعمان کو بلایا۔ اور اوس سے کہا کہ بہرام کو پرورش کرے۔ اور اسواسطے اوس کی بڑی عزت و تعظیم کی۔ اور اوسے عربون کا مالک کردیا۔ منذر اوسے لے آیا۔ اور اوسکے دودہ پلانے کے واسطے تین عورتین رکہین۔ جو بڑی تندرست تھین۔ اور ذہن اچھا اور آداب حسنہ سے واقف اور اشرافون کی بیٹیان تھین۔ اون مین سے دو تو عربی تہین اور ایک عجمی تہی۔ اونہون نے اوسے تین سال دودہ پلایا۔ جب وہ پانچ برس کا ہوگیا تو اوس کے لیے معلم بلائے اور لکھنا پڑھنا تیر اندازی اور دانائی کی تعلیم دینا شروع کی۔ کیونکہ بہرام نے یہی کہدیا تہا اور فارس کے ایک حکیم سے بہی بڑہا۔ اور جو کچھ اوسے پڑہایا گیا اوس نے ایک ادنی توجہ مین سب کو یاد کرلیا جب بارہ برس کا ہوگیا۔ تو وہ مفید علوم سب پڑہ چکا اور اپنے اساتذہ سے بہی فایق ہوگیا۔ پہر منذر نے اون اُستادون کو واپس کردیا اور سواری کے استاد بلائے۔ اور جو کچہ چاہیئے تہا وہ بہی اوس نے سیکہ لیا۔ پہر اونہین بہی رخصت کردیا۔ پہر منذر نے گھوڑے منگائے۔ اور گھوڑ دوڑ کی گئی۔ وہان منذر کا اشقر گھوڑا سب سے نکل گیا اور باقی گھوڑے آگے پیچہے آئے۔ پہر منذر نے اپنا گھوڑا اوسے اپنے ہاتھ سے دیدیا۔ اور وہ لیکر اوسے سوار ہوا۔ اور شکار کو گیا۔ وہان گورخرون کا ایک غول دیکھا اور ان پر اوس نے تیر چلائے۔ اور اون کا پیچہا کیا۔ دیکھتا کیا ہے کہ وہان ایک شیر ہے اور ایک گورخر کو پکڑے ہوئے ہے اور اوس کی پیٹھہ اوسکے منہ مین ہے۔ بہرام نے اوسکے ایک تیر مارا۔ وہ تیر جاکر شیر اور گورخر کے لگا۔ اور دونو سے پار ہوکر زمین مین ایک تہائی گہس گیا۔ لوگ جو ہمراہ تہے یہ زور و قوت اور تیر اندازی دیکھکر حیرت مین رہ گئے

پہر وہ اسیطرح سیر و شکار لہو و لعب اور عیش و عشرت مین وہان پرورش پاتا رہا۔

۱۱۲۔ یزدگرد کے مرنے پر اکابر سلطنت کا کسریٰ کو بادشاہ کرنا اور منذر کا مدائن کو فوج بہیجنا۔

اسی مین بہرام کا باپ مرگیا۔ اور وہ ابہی منذر کے ہی پاس تہا۔ اکابر سلطنت اور اہل شرف نے مشورہ کیا۔ کہ یزدگرد بڑا بدسیرت تہا اوس کی اولاد مین سے کسی کو بادشاہ نہ کرنا چاہیئے۔ اور بہرام نے عربون مین پرورش پائی تہی۔ اونہون نے اتفاق کرلیا۔ کہ بہرام کے اخلاق عربون کے سے ہین اور وہ یزدگرد کا بیٹا ہے اوسے بادشاہ نہ کرین۔ اور اس واسطے ایک شخص اردشیر بن بابک کی اولاد مین سے لیا جس کا نام کسریٰ یا خسرو تہا اور اوسے بادشاہ کردیا۔ پہر یزدگرد کے مرنے اور کسریٰ کے بادشاہ ہونے کی خبر بہرام کے پاس پہونچی۔ اوس نے منذر اور او سکے بیٹے نعمان کو بلایا اور اشراف عرب کو اکٹہا کیا اور اونہین اپنے باپ کے احسان یاد دلائے۔ اور اہل فارس پر جو وہ سختی کرتا تہا اوس کا تذکرہ کیا۔ اور یہ سب حال اوس سے کہا منذر نے کہا۔ کہ آپ اس کا کچھ خوف نہ کیجئے۔ مین اس کی ایک تدبیر کرتا ہون۔ اور دس ہزار سوار تیار کیے اور اپنے بیٹے نعمان کے ساتہہ طیسفون اور بہرسیر کو بہیجے جو تخت گاہ تہی۔ اور اوسے حکم دیا۔ کہ ان شہرون کے پاس اپنا لشکر لیجائے اور وہان ٹہیرے۔ اور جو کوئی اوس سے لڑے اوسے مارے۔ اور ملک مین تاخت و تاراج کرنا شروع کردے۔ چنانچہ نعمان گیا۔ اور باپ کے حکم کی تعمیل کی۔ اسواسطے اکابر فارس نے خوانی کو جو یزدگرد کے فرامین لکہا کرتا تہا منذر کے پاس بہیجا۔ اور لکہا کہ نعمان نے یہان آکر ایسا کیا ہے۔ جب خوانی منذر کے پاس آیا۔ تو اوس نے کہا بہرام بادشاہ کے پاس جا۔ وہ او سکے پاس گیا۔ اور جب اندر گیا۔ تو اوس پر ایسا رعب چہایا کہ آداب شاہی کو خوف سے

بجالانا بھول گیا - بہرام یہ دیکھکر اوس سے اچھی طرح سے بولا - اور اوس سے حسن سلوک
کا وعدہ کیا اور اوسے پھر منذر کے پاس بھیجدیا - اور اوس سے کہا - کہ تو ہی اسکا جواب
دے - منذر نے کہا - کہ بہرام شاہ نے نعمان کو تمہاری طرف بھیجا ہے - اوسے اللہ تعالیٰ
نے بادشاہ کیا ہے - اور باپ کے بعد وہ ہی حقدار سلطنت ہے - جب خوانی نے
منذر کی گفتگو سنی اور بہرام کے رعب کو یاد کیا تو اوس نے جان لیا کہ جن لوگون نے بہرام
کے برخلاف سازش کی ہے اون کی کچھہ نہ چلے گی - اس لئے منذر نے اوس سے کہا
کہ تو دار لسلطنت کو چل اور وہان اشراف اور اکابر سلطنت کو جمع کر - اور اس باب مین
سب ملکر مشورہ کرو - مین جانتا ہون کہ تیرے مشورہ سے کوئی مخالفت نہ کریگا -

۱۴۳ - منذر کا بہرام کو مدائن لیجانا اور بہرام کا دو شیرون کے درمیان سے تاج لیکر بادشاہ ہونا

پھر خوانی کی واپسی کے ایک روز بعد منذر نے تیس ہزار عرب سوار لیلے - اور دار السلطنت کو
روانہ ہوا - اور وہان جاکر ارا کین سلطنت کو جمع کیا - اور بہرام ایک طلائی کرسی پر بیٹھا جو جواہرات
سے مکلل اور مرصع تھی - اور اکابر فارس نے اوس سے گفتگو کی - اور بہرام کے باپ یزدگرد
کی سنگ دلی اور بد سیرتی کا اوس سے تذکرہ کیا - کہ اوس نے کثرت سے لوگون کو
قتل کیا اور ملک کو خراب و برباد کیا ہے - اور اسی وجہ سے ہم نہین چاہتے - کہ اوس کی
اولاد مین سے کسی کو بادشاہ کرین - بہرام نے کہا مین سچ سچ کہتا ہون کہ مجھکو اپنے باپ
کی یہ عادت خود بری معلوم ہوتی تھی - اور مین ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگا کرتا تھا -
کہ اگر وہ مجھے بادشاہ کردے تو جو جو خرابیان اوس نے ڈالی ہین اونھین رفع کردون
علاوہ برین مین یہ بھی اقرار کرتا ہون - کہ ایک برس تک جو جو اقرار مین اب کرتا ہون اگر
اونھین پورا نہ کرون تو مین خوشی سے ملک چھوڑدونگا - اور اس بات پر راضی ہون -

کہ تاج شاہی اور لباس ملوکانہ دو گرسنہ شیرون کے درمیان رکھہ دیا جاوے۔ اور کسریٰ کو اور مجھے اجازت دیجاے جو اوسے اوٹھالے وہی بادشاہ ہوجائے وہ سب اس بات پر راضی ہوگیے۔ اور تاج شاہی اور لباس ملوکانہ دو شیرون کے درمیان رکھدیا۔ اور موبد موبدان بہی آیا۔ پھر بہرام نے کسریٰ سے کہا۔ یہ تاج اور لباس لے لے۔ کسریٰ نے کہا تو ہی لے۔ کیونکہ تو تو بادشاہی وراثت کے طور پر طلب کرتا ہے اور مین تو ایک غاصب ہون۔ اس پر بہرام نے ایک گرز لیا۔ اور تاج کی طرف گیا۔ اور ایک شیر اوس پر جھپٹا۔ بہرام کود کر اوس کی پیٹھہ پر جا بیٹھا۔ اور اپنی رانون سے اوس کے دونو پہلو خوب دبائے۔ اور اوس کے سر پر گرز مارا۔ پھر جب دوسرا شیر اوس پر آیا تو اوس نے اوسکے بہی کان پکڑ لئے۔ اور دونو شیرون کی ٹکرین لڑائین۔ اور لڑاتے لڑاتے سر پھوڑ دئے اور گرز سے اونہین مار ڈالا۔ اور پھر تاج اور لباس شاہی لے لیا۔ اس پر سب سے اول کسریٰ نے اوس کی اطاعت کی اور سب کے سب بے ساختہ بول اُٹھے۔ ہم تیرے تابع اور تجھ سے راضی ہین۔

پھر تمام عظما اور اشراف اور وزرا نے منذر سے درخواست کی کہ بہرام سے ہمارے قصور معاف کرادے۔ منذر نے بہرام سے سفارش کی۔ اور بہرام نے اوسے قبول کرلیا۔ پھر بہرام بیس[20] سال کی عمر مین بادشاہ ہوگیا۔

۱۴۱۔ خاقان ترک کا حملہ فارس پر اور بہرام کا اوسے شکست دیکر قتل کرنا۔

پھر بہرام نے رعیت کو حکم دیا۔ کہ باطمینان خاطر چین سے رہین۔ اور دربار مین بیٹھکر اون سے بھلائی کے وعدہ کیے۔ اور اونہین اللہ کی اطاعت و تقویٰ کی ہدایت کی۔ پھر سب باتون کو چھوڑ دیا۔ اور کھیل کود مین مشغول ہوگیا۔ جب گردنواح کے بادشاہون نے

یہ غفلت دیکھی تو اونہون نے اوس کے ملک پر نظریں جمائین - اوران مین سب سے
اول خاقان ترکون کا پادشاہ اُٹھا - اور دولاکھہ پچاس ہزار ترک لیکر اوس کے ملک پر
چڑھ آیا - اہل فارس اس سے بہت ڈرے - اور عظماے سلطنت بہرام کے پاس
آئے - اور اوس سے بڑے خوف واندیشہ کی باتین کہین - مگر وہ اپنے لہو ولعب
مین پڑا رہا - پھر اوس نے اپنا سامان کیا - اور آذربائیجان کی طرف چلا گیا - کہ وہان کسی
آتشکدہ مین جاکر عبادت مین مشغول ہوجاے - اور باطمینان خاطر وہان سیر وشکار
کرتا رہے - اس وقت اوس نے اپنے ساتھہ صرف سات سردار - اور تین سو دلاور
اور بہادر سپاہی لیے تھے - اور اپنے بھائی نرسی کو اپنے بجاے قایم مقام کر گیا تھا
یہ سنکر لوگون کو یقین کامل ہو گیا - کہ بہرام دشمن کے خوف سے بھاگ گیا - اور سب نے
اتفاق کر لیا - کہ خاقان کی اطاعت اختیار کر لیجاے اور اوسی سے خراج گزاری کا
وعدہ کیا جاے - کیونکہ اونھین اپنی جان اور مال کا پورا پورا اندیشہ ہو گیا تھا - جب
خاقان کو یہ حال معلوم ہوا تو وہ فارس والون سے بے کھٹکے ہو گیا - اور بہرام آذربائیجان
ہوکر انھین چند آدمیون سے عین عالم غفلت مین خاقان پر جا پڑا - اور خوب مقابلہ
کیا - اور خاقان کو اپنے ہاتھہ سے قتل کیا - اور اوس کے لشکر کو خوب مارا - جس سے
اوسکے لوگ شکست کھاکر بھاگے - اور بہرام نے اون کا تعاقب کیا - اور اونھین خوب
قتل وقید کیا اور مال واسباب لوٹا اور اونھین لونڈی غلام بنایا - اور لشکر کو سالم لیکر لوٹ
آیا - اور خاقان کا تاج وتخت بھی لایا - اور کچھہ اوس کا ملک بھی دبا لیا - اور اوس پر ایک
مرزبان مقرر کر دیا - اور ترکون کے قاصد اوس کے پاس اطاعت کے پیغام لائے
اور ایک حد مقرر کی - کہ اوس سے آگے کبھی نہین بڑھینگے - اور بہر ماوراءالنہر پر ایک

سردار کو بھیجا۔ وہان جاکر اوس نے خوب قتل و غارت کیا۔ اور قیدی اور لونڈی غلام لایا۔ اور بہرام پھر عراق کو آیا۔ اور اپنے بھائی نرسی کو خراسان کا والی کیا۔ اور حکم دیا۔ کہ شہر بلخ مین رہا کرے (جو دریاے جیحون کے کنارے ایک بڑا شہر ہے)

۱۱۵- بہرام کا دیلم کے رئیس کو گرفتار کرکے اپنا دوست کر لینا۔

پھر بہرام کو یہ خبر پہونچی کہ دیلم (قوم) کے ایک رئیس نے بہت فوج جمع کر لی ہے۔ اور رے کو (جو علاقہ دیلم کا قوس اور جبال کے درمیان ایک مشہور و معروف شہر ہے) اور اوس کے گرد نواح کو آکر لوٹتا کھسوٹتا ہے۔ اور وہان سے مال غنیمت اور لونڈی غلام پکڑ کرلے گیا ہے۔ اور ملک کو خراب و برباد کیا ہے۔ اور جو سردار کہ سرحد پر ہین اون سے اوسکا دفعیہ نہ ہو سکا ہے۔ اور اونہون خراج دینے کا اوس سے وعدہ کرکے اپنی جان بچائی ہے۔ یہ اوس کو نہایت ناگوار گزرا۔ اور رے کی طرف ایک سردار کو بہت لشکر دیکر بھیجا اور اوسے حکم دیا۔ کہ اس طرح سے اوسکا مقابلہ کرے۔ کہ وہ ملک گیری کے لالچ مین آکر آگے بڑھ آئے۔ اس سردار نے ایسا ہی کیا۔ اور اوس دیلمی نے فوج جمع کی۔ اور رے کی طرف روانہ ہوا۔ اور ادھر مرزبان نے بہرام گور کو اس کی خبر بھیجی۔ بہرام گور نے اوسے لکھا۔ کہ دیلمی کی طرف بڑھے۔ اور فلان مقام پر چلکر ٹھیرے۔ پھر بہرام نے چند خواص لیے اور جریدہ اپنے دارالقرار سے اپنے لشکر مین پہونچا۔ دیلمی کو یہ بات معلوم بھی نہ ہوئی۔ وہ ابھی اپنے گھمنڈ مین بھرا ہوا تھا۔ کہ بہرام نے لشکر کو آراستہ کیا اور ترتیب دیکر دیلمی پر آگے بڑھا۔ اور اوسکے مقابل ہو کر خود لڑا۔ اور اون کے رئیس کو گرفتار کر لیا۔ اور لشکر کو شکست دیدی پھر بہرام نے منادی کرا دی کہ جو دیلمی فوراً لوٹ کر ہمارے حضور مین حاضر ہو جائیگا اوس کو امن دیا جائیگا اس واسطے تمام دیلمی اوسکے پاس لوٹ آئے

اورادنہین امن دیاگیا ۔ایک کوبہی اوس نے نہین قتل کیا ۔ اورادن پراحسان کیا
اوراوس رئیس کوبہی نہین مارا ۔ اوراوسے اپنا مطیع کرلیا ۔ بہروہ اوسکے خواص مین
سے ہوگیا ۔ ایک روایت مین ہے ۔ کہ یہ واقعہ ترکون کی لڑائی سے پہلے کا
ہے ۔ واللہ اعلم ۔

۱۱۶ ۔ بہرام گورکا ہندکوآنا اور ایک ہاتی کا قتل کرنا

جب بہرام گورکو دیلم مین فتح حاصل ہوگئی ۔ تواوس نے وہان ایک شہر بسایا اور فیروز بہرام اوسکا نام رکہا ۔ جب وہ بس گیا اوراوسکے دیہات بہی آباد ہوگئے ۔ اوراوس نے نرسی کو اپنا وزیر کیا تو اوس سے کہا کہ مین خفیہ طورپر ہند کوجاتاہون ۔ چنانچہ وہ ہند کوگیا ۔ اورکسی کو اوس کا حال نہ معلوم ہوا ۔ صرف ہندیون نے اوس کی شجاعت دیکہی اور دیکہاکہ وہ درندون کوخوب قتل کرتا ہے ۔ بہرایک ہاتی کہین وہان ایسا نکل آیا ۔ جس نے مخلوق کا راستہ ہی بندکردیا ۔ اور بہت آدمیون کو مارڈالا ۔ بہرام گورنے اوس کا پتہ پوچہا ۔ اور وہان کے بادشاہ کوبہی خبر ہوئی ۔ کہ یہ شخص ہاتی کے مارنے کوجاتا ہے اس واسطے اوس نے ایک شخص کو بہرام کے ہمراہ کردیا ۔ کہ وہ اوسے نتیجہ کی خبر لاکردے ۔ بہر بہرام اور وہ ہندی رفیق ایک جہاڑی مین پہونچے ۔ اورہندی ایک درخت پرچڑہ گیا ۔ اوربہرام آگے بڑہا اورہاتی کوڈہونڈہا ۔ جب وہ چنگہاڑتا ہوا نکلا اور پاس آیا ۔ توبہرام نے اوس کی پیشانی پرایسا تیر مارا ۔ کہ تقریباً سب کا سب گہس گیا ۔ اوربہر بہی علی الاتصال تیر مارے ہی گیا اوراوس کی سونڈ پکڑلی ۔ اورگرز پرگرز مارے ۔ کہ جس سے آخروہ قابومین آگیا اوربہرام نے اوس کا سرکاٹ لیا ۔ اوراوسے نکال لایا یہ سب حال ہندی نے آکراپنے بادشاہ سے بیان کیا ۔ بادشاہ نے بہرام کی بڑی تعظیم وتواضع کی ۔ اوربحسن

سلوک اوس سے پیش آیا۔ اور اوس کا حال پوچھا۔ بہرام نے کہا۔ کہ فارس کا بادشاہ اوس سے کچھہ ناراض ہوگیا ہے۔ اس واسطے وہ بہاگ کر وہان چلا آیا ہے۔

۱۱۷- بہرام گور کا دیبل اور مکران کو فارس مین شامل کرنا

اس ہندی راجہ کا ایک دشمن تہا۔ اوس کی فوج اوس پر چڑہ کر آئی یہ راجہ دب گیا اور چاہا کہ اوس کی اطاعت اور خراج گزاری قبول کر لے۔ بہرام گور نے اوسے منع کیا۔ اور لڑائی کی رائے دی۔ جب مقابلہ ہوا تو اوس نے ہندی سردارون سے کہا۔ کہ میری پشت پر رہو۔ اُدہر سے کوئی حملہ ہونے پائے۔ پہر دشمن پر حملہ کیا۔ اور ایسی مار پیٹ کی اور تیر مارے۔ کہ اونہین بہگا دیا۔ اور بہرام گور کے آدمیون نے دشمن کے لشکر کو خوب لوٹا۔ اس پر ہند کے راجہ نے اوسے دیبل اور مکران کا علاقہ دیا۔ اور اپنی بیٹی اوسے بیاہ دی۔ پہر بہرام گور نے یہ ملک مملکتِ فارس مین شامل کر لیا۔ اور خوشی خوشی وہان سے لوٹ آیا۔ (دیبل سندہ کا دار الحکومت تہا۔ یہان کے امرا اکثر بحری قزاقون کے ساتہہ شریک رہا کرتے تہے)

۱۱۸- بہرام گور رومیون کا خراج دینا اور یمن اور سودان پر بہرام کی تاخت۔

ادہر بہرام نے نرسی کو چالیس ہزار آدمی سے بلاد روم پر بہیجا۔ اور اوسے حکم دیا۔ کہ بادشاہ روم سے خراج طلب کرے۔ نرسی قسطنطنیہ کو گیا۔ اور بادشاہ روم نے اوس سے صلح کر لی۔ پہر وہ بہرام کے حسب مراد واپس آیا۔

یہ بہی کہتے ہین۔ کہ جب بہرام گور کو خاقان ترک اور روم سے فراغت حاصل ہوگئی تو وہ خود بذات خاص یمن کو گیا۔ اور بلاد سودان تک جا پہونچا۔ اور وہان پر دشمن کی سپاہ کو قتل کیا۔ اور بہت کثرت سے لونڈی غلام بنا کر لایا۔ اور بخیر و عافیت اپنی مملکت کو لوٹا۔

۱۱۱۹ - بہرام گور کی وفات جب اوس کی سلطنت کا زمانہ آخر آیا - تو وہ ایک روز شکار کو نکلا - اور ایک ہرن کو دیکھکر اوسکے پیچھے چلا - اتفاقاً کسی کنوے مین جا پڑا اور ڈوب گیا - جب اوس کی مان کو معلوم ہوا - تو وہ اوس مقام پر گئی اور آدمیون کو اوس پر لگایا - کہ بہرام کو نکالین - اگرچہ کنوے مین بہت دیکھا گیا - اور کثرت سے مٹی نکالی گئی - کہ جس سے وہ بڑا گہیرا غار ہو گیا - مگر اوسکا پتا نہ چلا - اوس نے اٹھارہ برس دس مہینے بیس دن بادشاہی کی - اور ایک روایت مین ہے کہ تیئس برس حکومت کی -

ابوجعفر نے بہرام گور کے ذکر مین لکھا ہے - کہ اوسکے باپ نے اوسے منذر بن نعمان کے سپرد کیا تہا - جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا - اور جب اوس نے یزدگرد کا ذکر کیا ہے - تو اوس نے ہی لکھا ہے کہ اوس نے اپنے بیٹے بہرام کو نعمان بن امرء القیس کے حوالہ کیا تہا - اسمین شک نہین کہ علما مین سے بعض نے منذر کا نام لیا ہے اور بعض نے نعمان کا نام بیان کیا ہے مگر ابوجعفر نے اس قول کے قائل کا نام نہین بیان کیا -

یزدگرد ابن بہرام گور

۱۱۲۰ - یزدگرد کی حکومت اور ہرمز و فیروز کے جہگڑے اور فیروز کا ہیاطلہ سے مدد لیکر بادشاہ ہونا - جب یزدگرد نے تاج پہنا - تو ایک دربار کیا اور اون سے عدل و داد کا وعدہ کیا - اور اپنے باپ کے اوصاف حمیدہ کا ذکر کیا - اور کہا کہ اگرچہ میرے باپ کے وقت مین آپ لوگ دربار مین بہت حاضر رہتے تہے - اور خوب خوب اوس سے بات چیت ہوتی تہی - میرے وقت مین دربار داری تو بہت

نہ ہو گی ۔ مگر خلوت مین ہین تمھارے ہی مصالح اور دشمنون کے مکر و فریب کے رفع
مین مصروف رہونگا ۔ اور اوس نے نرسی کو اپنا وزیر کیا ۔ جو اوس کے باپ کے زمانہ
سے وزیر تھا ۔ اور رعیت کا خوب عدل و انصاف کیا ۔ اور دشمنون کا قلع قمع کیا ۔
اور لشکر کے ساتھ باحسان و اکرام پیش آیا ۔
اسکے دو بیٹے تھے ۔ ایک کا نام ہرمز اور دوسرے کا فیروز تھا ۔ ہرمز کو اوس نے سیستان
کا حاکم کر دیا تھا ۔ جب اوس کا باپ یزدگرد مرا تو یہ آکر باپ کے ملک کا مالک بن گیا
اور فیروز (جو بڑا تھا) اوسکے خوف سے بھاگ کر ہیاطلہ کو (غالباً کابل کو) چلا گیا
(ہیاطلہ کو فارسی مین ہیتال یعنی مضبوط اور قوی کہتے ہین) فیروز نے ہیاطلہ کے بادشاہ
سے مدد چاہی اور اوس نے طالقان لیکر (جو بلخ اور مرو الرود کے درمیان کوہستان
کے قریب واقع ہے) اوس کو مدد دی ۔ اور فیروز فوج لیکر آیا ۔ اور اپنے بھائی کو رے
مین قتل کر دیا یہ دونو بھائی ایک ہی مان کے بطن سے تھے ۔ بعض کہتے ہین کہ مارا نہین بلکہ قید کر لیا اور ملک کا مالک بن گیا
ادھر رومیون نے بھی یزدگرد کو خراج دینا موقوف کر دیا تھا ۔ اسواسطے اوس نے اوسیقدر فوج
نرسی کو دی جس قدر اوس کے باپ نے اوسے دی تھی ۔ اور روم کو بھیجا ۔ اور وہ وہان
سے حسب دلخواہ کام درست کر کے واپس آیا ۔ یزدگرد نے اٹھارہ برس چار مہینے اور
ایک قول کے بموجب اونیس برس حکومت کی ۔

فیروز ابن یزدگرد ابن بہرام گور

۱۲۱ - فیروز کی حکومت مین قحط - جب فیروز کو بھائی پر فتح حاصل ہو گئی ۔ اور بادشاہ ہو گیا
تو اوس نے مخلوق کا اچھا انتظام کیا ۔ اوس کی سیرت بہت اچھی تھی ۔ اور متدین بھی

تہا - مگر رعیت کے حق مین بڑا منحوس تہا - اوسکے زمانہ مین سات برس علی التواتر قحط پڑا - دریا اور چشمے خشک ہوگیے - دجلہ مین پانی نہ رہا - درخت سوکہ گیے - میدان اور پہاڑ اور تمام کہیتون مین خاک اڑنے لگی - طیور و وحوش مرگیے - اور تمام ملک مین الجوع الجوع کی آواز آنے لگی - اسواسطے اوس نے اپنی رعیت سے خراج جزیہ موقوف کردیا - اور ہر طرح کی سختی اون سے دفع کردی - اور حکم دیدیا کہ جس کسی کے پاس غلہ ہو وہ دوسرے آدمیون کے کہانے کیلیے دے - غنی اور فقیر کا حال یکسان رہے اور سب سے تاکید کردی - کہ اگر ایک انسان بہی کسی شہر و قریہ مین بہوک سے مرے گا تو وہان کے تمام لوگون سے بازپرس کی جائیگی اور اون کو سزا دی جائیگی اور ایسا انتظام کیا کہ کسی آدمی کو بہوک سے تکلیف نہ پہونچے - صرف ایک شخص اردشیر خرہ کے دیہات کا مرگیا - باقی کہین جان کا کوئی نقصان نہ ہوا - پہر فیروز نے اللہ تعالی سے دعا مانگی - اور بہت گریہ وزاری کی - اللہ تعالی نے قحط رفع کردیا - اور اوس کا ملک پہر پہلے ہی کی طرح سرسبز و شاداب ہوگیا -

۱۲۲ - فیروز کی چڑہائی ہیاطلہ پر اور بہوک پیاس کی شدت کے باعث اون سے مغلوبانہ صلح

جب فیروز کی رعایا خوشحال ہوگئی - اور ملک مین پہر فارغ البالی آگئی - تو اوس نے دشمنون کی طرف توجہ کی - اور ہیاطلہ کی لڑائی کے واسطے نکلا - جب وہان کے بادشاہ اخشنوار نے سنا تو اوسے بڑا خوف ہوا - اس پر اوسکے ایک درباروالے نے کہا کہ تو میرے ہاتہ پاون کاٹ دے - اور کہین راستہ پر ڈالدے - اور میرے گہر والون کی خبر لیتا رہ - مین فیروز کے ساتہ ایک مکر کرتا ہون - چنانچہ اخشنوار نے ایسا ہی کیا - اور فیروز کا اوس دمکار مظلوم کی طرف سے گزر ہوا - تو فیروز نے اوس کا

حال پوچھا۔ بولا۔ کہ مین نے اخشنوار سے کہا تہا۔ کہ تو فیروز سے نہین لڑ سکتا ہے۔ اس لیے اوس نے میرا یہ حال کیا ہے۔ مین تجھے ایک راستہ بتاتا ہون کہ اُدہر سے کوئی بادشاہ کبھی نہین گیا ہے۔ مگر وہ نہایت نزدیک ہے۔ فیروز اوسکے دہوکہ مین آگیا۔ اور اوس کے کہنے کے بموجب اُدہر سے چلدیا۔ اور لشکر کو لیچلا۔ اور برابر (بلوچستان کے بے آب ودانہ) بیابان پر بیابان قطع کرتا آگے بڑہے چلا گیا۔ آخر کار اوسے معلوم ہوا۔ کہ اب پانی ودانہ کے نہ ملنے کے سبب سے جان بری دشوار ہے۔ تب اوس مکار نے اپنا حال بیان کیا۔ یہان فیروز کے ہمراہیون نے کہا۔ کہ ہم نے تجھے منع کیا تہا۔ کہ تو آگے نہ جا۔ تو نے نہ مانا۔ اب اس وقت بجز اس کے اور کوئی چارہ نہین۔ کہ آگے کو بڑہین۔ اس لیے وہ آگے چلے۔ اور اپنے دشمن کے پاس ہوکے پیاس سے بدحال ہو پہنچے کہ راستے مین ہزارون مر چکے تہے۔ اس لیے اخشنوار سے اونہون نے اس شرط پر کہ وہ اونہین نہ چھیڑے اور بلا مزاحمت لوٹ جانے دے یہ اقرار کرلیا کہ وہ اوسکے ملک پر کبھی چڑہائی نہ کرینگے۔ اور جب فریقین مین صلح ہوگئی۔ تو اِن شرایط کے بموجب ایک عہدنامہ لکھا گیا اور فیروز لوٹ آیا۔

۱۲۳۔ فیروز کی مکرر چڑہائی اخشنوار پر اور ایک خندق مین گر کر فیروز کا اور اوس کے لشکر کا ہلاک ہونا۔ پھر جب فیروز اپنے ملک مین پہونچا اور آرام لے لیا تو اوسے غیرت نے بھڑکایا۔ کہ اخشنوار پر چڑہکر جاے اوسکے وزرا نے نقض عہد سے منع کیا۔ لیکن فیروز نے نہ مانا۔ اور اخشنوار پر چلدیا۔ جب فریقین ایک دوسرے کے قریب ہوئے۔ تو اخشنوار نے اپنے لشکر کے پیچھے ایک خندق

کھودوائی جس کا عرض ونش گز اور عمق بیس۲ گز تھا۔ اور اوس پر پتلی کمزور لکڑیان بچھوا کر مٹی سے ڈھانک دیا۔ پھر میدان سے پیچھے کو چلد یا فیروز نے سمجھا۔ کہ وہ بھاگا جاتا ہے اس لیے اوس کا پیچھا کیا۔ فیروز کے لشکر والون کو اوس خندق کا حال معلوم نہ تھا فیروز اور اوسکے لشکر والے اوسمین جا گرے اور مر گئے۔ اور اخشنوار لوٹ کر آیا۔ اور فیروز کے تمام لشکر کا مال و اسباب لوٹ لیا۔ اور عورتون کو اور موبد موبدان کو پکڑ لیا پھر فیروز کی اور فیروز کی فوج کی لاشون کو خندق سے نکلوایا۔ اور نا ودسون (یعنی مجوس کے گورستانون) مین دفن کرا دیا۔

ایک اور روایت مین اس طرح ہے۔ کہ فیروز جب اوس خندق کے پاس پہونچا جو اخشنوار نے کھودوائی تھی تو چونکہ وہ کھلی ہوئی تھی اوس نے اوس پر پل بنوائے اور اوس پر کچھ علامتین بتادین۔ تاکہ جب یہ لوگ لوٹین تو اوسی جگہہ سے اوس سے عبور کرین۔ اور فیروز وہان سے آگے بڑہا۔ اور دونو لشکر آمنے سامنے ہوئے۔ اوس وقت اخشنوار نے پچھلے عہد و مواثیق کا ذکر کیا۔ اور غدر کے انجام سے ڈرایا مگر فیروز نہ لوٹا۔ حالانکہ اوسکے ہمراہیون نے منع کیا۔ اس پر بہی اوس نے کچھ نہ سنا اس لیے فیروز کے آدمیون کی نیتون مین فرق آگیا۔ اور لڑائی سے جی چرانے لگے۔ جب فیروز نے لڑائی کا ارادہ کیا۔ تو اوس وقت اخشنوار نے عہد نامہ کو ایک تیر کی نوک پر بلند کیا۔ اور کہا اللہ تعالی اس عہد نامہ مین جو لکہا ہے تو اوسے پورا کر۔ اور باغی کو بغاوت کی سزا دے۔ اور پھر لڑائی کی۔ فیروز کو شکست ہوئی۔ اور وہ اور اوس کے لشکر کے لوگ بہاگے۔ اور جہان پل تھے وہ راستے بہول گئے۔ اور خندق مین آ کر گر گئے اور فیروز اور اوس کا لشکر سب مر گئے۔ اور اخشنوار نے اون کا مال و اسباب اور جانور

وغیرہ آکر سب سے لیے۔ اور تمام خراسان پر آکر قابض ہوگیا۔

۱۲۴۔ سوخرا کا ہیاطلہ کو خراسان سے نکالنا اور قیدیوں وغیرہ کو چھڑانا۔

پھر فارس کا ایک شخص جس کا نام سوخرا تھا اور جو بڑا سردار تھا اُٹھا۔ اور محتسب کے طور پر نکلا۔ بعض کہتے ہین کہ فیروز نے اوسے اپنا جانشین کردیا تھا۔ اور وہ سیستان کا حاکم تھا۔ جب یہ وہان پہونچا تو ہیاطلہ کے بادشاہ سے مقابل ہوا۔ اور اوسے خراسان سے نکالدیا اور جو کچھ اوس نے فیروز کے لشکر سے قیدی وغیرہ پکڑے تھے اور مال واسباب لیا تھا وہ اُس سے سب لے لیا۔ اور پھر اپنے ملک کو لوٹ آیا۔ اس واسطے فارس والون نے اوس کی ایسی تعظیم وتکریم کی۔ کہ بادشاہ کے بعد بس اوسی کا رتبہ تھا۔

اس ہیاطلہ قوم کی حکومت طخارستان مین تھی۔ اور جب وہان کے حاکم نے فیروز کو اپنے بھائی کے مقابلہ مین مدد دی تھی تو اوس نے اوسے طالقان بھی دیدیا تھا۔ فیروز نے چھبیس برس اور بعض کہتے ہین کہ اکیس برس حکومت کی۔

یزدگرد اور فیروز کے زمانہ مین عرب کے واقعات

۱۲۵۔ عمرو بن حجر کا نعمان کو قتل کرکے حیرہ کا حاکم ہونا۔

حمیر وغیرہ قبائل کے شرفا ملوک حمیر کی خدمت کیا کرتے تھے چنانچہ انھین مین سے حسان بن تبع کا خادم عمرو بن حجر الکندی کندہ کا سردار تھا۔ جب عمرو بن تبع نے اپنے بھائی حسان بن تبع کو قتل کردیا تو اوس نے عمرو بن حجر پر بڑی مہربانی کی۔ اور اوسے اپنے بھائی حسان کی بیٹی دیدی اس وقت تک اس خاندان مین کسی عرب کو ازدواج کی عزت حاصل نہین ہوئی تھی۔ اس لڑکی کے پیٹ سے حارث بن عمرو پیدا ہوا۔

اور عمرو بن تبع کے بعد عبد کلال بن مثوب یمن کا پادشاہ ہوا۔ اوسے اس واسطے لوگون نے پادشاہ کردیا تہا۔ کہ عمرو کی اولاد نہایت خردسال تہی۔ اور اس سے پیشتر تبع بن حسان کو ایک جن اڑا لے گیا تہا اور عبد کلال کا مذہب پہلے نصرانیون کا سا تہا۔ لیکن اپنے مذہب کو چہپائے ہوئے تہا۔ اسمین تبع بن حسان جنون کے پاس سے لوٹ آیا۔ اور اوسے پہلے کا حال سب لوگون سے زیادہ معلوم تہا اس واسطے وہ ہی پادشاہ ہوگیا۔ اور حمیرون پر اوس کی ہیبت چہاگئی۔ اسکے بعد اوس نے اپنے بہائی عمرو بن حجر کے ہمراہ لشکر کیا۔ اور اوسے حیرہ کو بہیجا۔ اس وقت نعمان بن امرؤ القیس وہان کا عامل تہا جس کی مان کا نام شقیقہ تہا۔ فریقین مین لڑائی ہوئی۔ نعمان اور اوسکے خاندان کے کتنے ہی آدمی مارے گیے۔ البتہ منذر بن النعمان الاکبر بچ گیا۔ جس کی مان کا نام ماء السما تہا اور وہ نمر بن قاسط کے قبیلہ سے تہی۔ اس واسطے آل نعمان سے حیرہ کی حکومت جاتی رہی۔ اور حارث بن عمرو اوس ملک کا مالک ہوگیا۔ جسکے وہ مالک تہے۔ یہ بعض لوگون کا بیان ہے۔

۱۲۶ - منذر اور اسود کی مدت حکومت اور عمرو بن حجر کی حکومت حیرہ مین کب ہوئی

مگر ابن الکلبی کہتا ہے۔ کہ نعمان کے بعد منذر بن النعمان بن المنذر بن النعمان چوالیس برس پادشاہ رہا۔ ان مین سے بہرام گور کے زمانہ مین آٹہہ برس اور یزدگرد بن بہرام گور کے عہد مین اٹہارہ برس اور فیروز بن یزدگرد کے زمانہ مین سترہ برس۔ پہر اوسکے بعد اسود ابن منذر بیس سال حاکم رہا فیروز ابن یزدگرد کے زمانہ مین دس سال اور بلاش بن فیروز کے زمانہ مین چار سال اور قباد بن فیروز کے زمانہ مین چہ سال۔

اور ایسے ہی بعض لوگون کی طرح ابو جعفر نے بہی بیان کیا ہے۔ کہ حارث بن عمرو

سنے نعمان بن امرءالقیس کو قتل کیا اور اوسکا ملک لے لیا۔ اور اوسکے خاندان سے حکومت جاتی رہی۔ اور نیز جیسا کہ اوپر مذکور ہوا یہ بہی ذکر کیا کہ منذر بن نعمان یا نعمان نے لشکر جمع کیا۔ اور بہرام گور کو جاکر فارس کا بادشاہ کردیا۔ پہر ملوک حیرہ تمام اسی نعمان کی اولاد مین اخیر تک بیان کئے ہین۔ اور کہین حارث کی وجہ سے آل نعمان کی حکومت منقطع نہین کی ہے۔ اس کا سبب یہ ہے کہ عرب کی تاریخ لکھی ہوئی نہین ہے اور اپنے زمانہ مین اون کے حالات کبہی نہین لکھے گئے ہین۔ جس کسی کو جو حال معلوم ہوگیا وہ اوس نے بلاتحقیق لکہدیا ہے۔ علاوہ برین اس کی اور بہی وجہین لوگون نے بیان کی ہین۔ اور عرب مین جہان ہم عمرو بن حجر کا ذکر اور امرءالقیس کے قتل کا حال لکہینگے یہ وجہ بہی ہم وہان بیان کرینگے۔ انشاءاللہ تعالی۔

اصل بات یہ ہے۔ کہ ملوک کندہ عمرو اور حارث نجد کے عربون کے بادشاہ تہے جس رہے لخمی اور مناذرہ یہ حیرہ کے پادشاہ تہے۔ اور علی التسلسل یہی دہان کے بادشاہ رہے۔ جب قباد فارس کا پادشاہ ہوا تو اس نے دہان سے اون کی حکومت دور کردی۔ اور حارث بن عمرو کندی کو حیرہ کا عامل کردیا۔ پہر نوشیروان نے لخمیون کو مکرر حیرہ کا حاکم بنادیا۔ جس کا ذکر آیندہ ہم کرینگے۔ انشاءاللہ تعالی۔

بلاش بن فیروز بن یزدگرد

۱۲۷۔ بلاش و قباد کا جہگڑا اور ساباط کی آبادی پہر فیروز کے بعد اوسکا بیٹا بلاش بادشاہ ہوا۔ اور اوس کے اور اوس کے بہائی قباد کے درمیان جہگڑا ہوا۔ اور اوسمین بلاش قباد پر غالب آیا۔ اور بادشاہ ہوگیا۔ جب بلاش بادشاہ ہوگیا۔ تو اوس نے سوخرا کو

بڑی عزت دی۔ اور اوسکے ساتھہ کمال احسان کیا۔ یہ بہت ہی اچھا بادشاہ تھا اور ملک اس کے وقت مین خوب آباد ہو گیا تھا۔ جب کبھی اوسے یہ خبر ملتی۔ کہ کسی گانون سے کوئی شخص چلا گیا۔ اور گہر ویران ہو گیا تو وہ اوس گانونکے مقدم کو سزا دیتا کہ تو نے اوس کی روزی کا بندوبست کیون نہ کیا۔ جس سے وہ اپنے وطن کو نہ چہوڑتا۔ اس نے مدائن کے قریب ساباط آباد کیا تھا۔ اور کل اوس نے چار برس پادشاہی کی۔ (ساباط ایک مقام کا نام ہے۔ جو بلاس آباد کا معرب ہے)

قباد بن فیروز بن یزدگرد

۱۲۸۔ قباد کے بیٹے نوشیروان کا پیدا ہونا | قباد پادشاہ ہونے سے پہلے خاقان کے پاس گیا تھا۔ کہ اپنے بہائی بلاش کے مقابلہ کے واسطے اوس سے مدد لے۔ راستے مین حدود نیشاپور پر اس کا گزر ہوا۔ اور اوس کے ساتھ اوسکے اور بہی چند رفیق تہے۔ لیکن وہان کے لوگون کو یہ نہین معلوم تھا کہ یہ کون ہے۔ یہان پر زرمہر بن سوخرا بہی تھا۔ قباد کو یہان عورت کی خواہش ہوئی۔ اوس نے زرمہر سے اس کی درخواست کی۔ اور ایک عورت مانگی زرمہر اوس مکان کے مالک کی عورت کے پاس گیا۔ جہان قباد ٹہیرا ہوا تھا۔ یہ کسی سردار کی بی بی تھی اور اوس کی ایک حسین بیٹی بہی تھی۔ زرمہر نے اوس عورت سے بیٹی کو مانگا۔ اور اوسے اور اوس کے شوہر کو کچھہ لالچ بہی دیا اونہون نے اپنی بیٹی دیدی۔ اور قباد اوسی رات اوس کے پاس رہا۔ اور اوسے حمل رہ گیا۔ یہی نوشیروان کی مان تہی۔ پہر اس لڑکی کو اوس نے بڑا انعام واکرام دیا۔ اور اوسے مان باپ کے پاس واپس کر دیا۔ اس لڑکی کی مان نے اپنی بیٹی سے قباد کا

حال پوچھا۔ تو اوس نے کہا۔ کہ مجھے تو کچھ نہین معلوم۔ البتہ اوس کا پائیجامہ زرین تھا اس سے اوس کی مان نے جان لیا کہ وہ کوئی شاہزادہ ہے۔
پھر قباد خاقان کی طرف چلا گیا۔ اور بہائی کے مقابلہ کے واسطے اس سے مدد مانگی اور وہان چار برس تک پڑا رہا خاقان اوس سے مدد کا وعدہ کرتا رہا۔ اوس کے بعد اوس نے فوج دی۔ اور اوسے رخصت کیا۔ جب قباد کا اوس طرف گزر ہوا۔ جہان اوس کی بی بی تہی۔ تو اوس نے اوس کا حال دریافت کیا۔ اور اوسے بلایا۔ دیکھتا کیا ہے۔ کہ اوس کے ساتہہ ایک لڑکا بہی ہے۔ جس کا نام نوشیروان ہے۔ اوس کی بی بی نے کہا کہ یہ تیرا بیٹا ہے۔ اور اسی مین قباد کو خبر ملی۔ کہ اوس کا بہائی بلاش مر گیا۔ اس لیے قباد نے اس اپنے بیٹے کو بڑا مبارک سمجہا اور اوسے اور اوس کی مان کو اپنے ساتہہ سواریون مین حرم کے طور پر سوار کرایا۔

۱۲۹۔ قباد کا سوخرا کو وزیر کرنا اور شاپور الداری کے ذریعے سے اوسے مار کر شاپور کو وزیر بنانا۔

پھر جب قباد بادشاہ ہو گیا۔ تو سوخرا کے بیٹے نے جو اوس کی خدمت کی تہی اوس کی شکر گزاری مین سوخرا کو اپنا دوست بنایا اور اوسے تمام امورات حوالہ کر دیئے۔ لیکن جب لوگ سوخرا کی طرف حد سے زیادہ مائل ہو گیے۔ اور قباد سے رجوع کم کر دیا۔ تو قباد کو نہایت ناگوار گزرا۔ اور اوس نے شاپور الداری کو جو دیا رجبل کا سپہبد تہا اور مہران کے خاندان سے تہا فرمان بہیجکر اپنے پاس بلایا۔ کہ لشکر لیکر آئے۔ جب وہ آیا تو سوخرا کے قتل کرنے کے واسطے اوس سے کہا۔ اور کہا کہ کسی پر اس امر کو ظاہر نہ کرے۔ چنانچہ ایک روز شاپور اور سوخرا دونو قباد کے پاس آئے۔ شاپور نے اوس کی گردن مین کمند ڈالکر گرفتار کر لیا۔ اور قباد نے گلا گہونٹ کر اوسے مار ڈالا اور اوس کے گہر کو لاش بہیجدی۔ اور

شاپور الداری کو اوسکا درجہ عنایت کردیا۔

۳۰ا۔ مزدک کی شریعت اور محرمات کا حلال کرنا اور قباد کا مزدکی ہونا اور مزدک اور نوشیروان کی ماں۔

اسی قباد کے زمانہ مین ایک شخص مزدک نام ظاہر ہوا تھا۔ وہ بڑا مستبدع تھا اور بعض بعض امور مین زردشت کے موافق تھا۔ اور کچھہ کچھہ اوس مین کمی و بیشی بھی کی تھی۔ اور کہتا تھا کہ مین بھی زردشت کی طرح سے ابراہیم الخلیل کی شریعت کی طرف لوگونکو بلاتا ہون اور محارم و منکرات کو اوس نے حلال کردیا تہا۔ اور تمام مخلوق کو برابر کردیا تہا۔ مال و دولت جاگیر زمین عورتین غلام لونڈیان سب کے لیے مساوی کردیے تھے۔ کسی امر مین کسی کو فضیلت نہ رہی تھی۔ اس وجہ سے کمینہ اور اوباش اوسکے متبع ہوگئے تھے۔ مزدک کا یہ قاعدہ تہا کہ ایک شخص کی عورت لیتا اور دوسرے کو دیدیتا تھا۔ اور ایسے ہی مال و منال لونڈی غلام وغیرہ جاگیرون اور زمینون کا حال تھا۔ اور جب اوس کے کثرت سے متبع ہوگئے۔ تو اوسکو بڑا غلبہ ہوگیا اور قباد نے بھی اوس کا مذہب قبول کرلیا۔ ایک روز مزدک نے قباد سے کہا۔ کہ آج تیری بی بی نوشیروان کی ماں سے میری باری ہے۔ قباد نے اسے قبول کرلیا۔ نوشیروان یہ سنکر کھڑا ہوگیا۔ اور اوس کے موزہ اپنے ہاتھ سے اُتارے اور پیرون کو بوسہ دیا۔ اور اوس سے التجا کی۔ کہ میری ماں سے کچھ تعرض نہ کرے۔ باقی جتنا کچھ مال و اسباب ہے سب اوسی کا ہے۔ اس واسطے مزدک نے اوسے چھوڑ دیا۔ مزدک نے حیوانات کا ذبح کرنا بھی حرام کردیا تھا اور کہدیا تھا۔ کہ زمین سے جو چیزین پیدا ہوتی ہین وہ ہی آدمی کے لیے کافی ہین۔ اور حیوانات سے انڈے دودھ گھی وغیرہ کا ہی استعمال کرنا جائز ہے۔ اس سے مخلوق پر بڑی بلا نازل ہوگئی تھی۔ کوئی شخص یہ نہین جانتا تہا۔ کہ کون کس کا بیٹا ہے اور کون کس کا

باپ ہے۔

۱۳۱۔ قباد کا معزول ہونا اور جاماسپ کی حکومت اور قباد کا پھر پادشاہ ہونا۔ جب قباد کی حکومت کو دس سال گزر گئے تو موبد موبدان اور عظماے سلطنت مجتمع ہوئے اور مزدکی ہونے کے سبب سے قباد کو مخلوع کر دیا اور بجاے اوس کے اوسکے بھائی جاماسپ کو پادشاہ کیا۔ اور اوس سے کہا۔ کہ مزدک کے اتباع سے تو بہت برا ہو گیا ہے اور مزدک کے اصحاب نے جو مخلوق کے ساتھہ بدمعاشی کر رکھی ہے۔ اوس کا گناہ بھی تیرے ہی اوپر ہے۔ تیری اوس وقت تک نجات نہین ہو سکتی ہے۔ کہ تو اپنے آپ کو اور اپنی عورتون کو قربانی نہ کر دے اور اونہون نے اوس سے چاہا۔ کہ وہ ذبح ہونے اور آگ پر قربانی کیے جانے کے واسطے راضی ہو جاے مگر اوس نے اسے قبول نہ کیا۔ اس واسطے لوگون نے اوسے قید کر دیا۔ اور اوسکے پاس جانے آنے کی ممانعت کر دی۔

پھر زرمہر ابن سوخرا اوٹھا۔ اور مزدکیون کے کثرت سے آدمی قتل کر دئیے۔ اور قباد کے بھائی جاماسپ کو معزول کر کے قباد کو پھر پادشاہ بنایا۔ پھر اس قباد نے کچھ دنون کے بعد زرمہر کو قتل کر دیا ایک روایت یہ بھی ہے۔ کہ جب قباد قید ہو گیا۔ اور اوس کا بھائی سلطنت کا مالک بنگیا۔ تو قباد کی بہن قباد سے قیدخانہ مین ملنے کو گئی۔ اور اوسے ایک بساط مین لپیٹا اور غلام کے سر پر رکھوا کر نکال لائی۔ جس وقت قباد قیدخانہ سے باہر جاتا تھا۔ تو محافظین نے پوچھا کہ یہ کیا ہے۔ قباد کی بہن نے کہا۔ کہ یہ میرے حیض کے کپڑے ہین۔ اس لیے بساط کو کسی نے ہاتھ نہ لگایا۔ اور غلام قباد کو لیکر باہر چلا گیا۔ اور قباد بھاگا۔ اور ہیاطلہ کے پادشاہ کے پاس پہونچ گیا۔ تاکہ اوس سے مدد مانگے۔

جب وہ ایران شہر یعنی نیشاپور مین پہونچا - تو ایک شخص کے مکان مین فروکش ہوا
اوس مکان والے کی ایک حسین دختر تہی - اوس سے قباد نے ہم بستری کی - وہ
ہی نوشیروان کی مان تہی - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اوس کا نکاح اس سفر مین ہوا
تہا - اوس سفر مین نہین ہوا تہا جسے ہم نے اوپر بیان کیا ہے -
پہر قباد لوٹا اور نوشیروان اوسکے ساتہہ آیا - اور جاماسپ سے ملک لے لیا -
جاماسپ کی حکومت چھہ برس رہی -

۱۳۲ - قباد کی چڑہائی روم اور خزر پر اور شہرون کا آباد کرنا -

اس کے بعد قباد نے روم پر چڑہائی کی - اور شہر آمد کو فتح کیا - (جو دیار بکر مین بلاد روم کے قریب دریاے دجلے کے کنارے ایک شہر تہا) اور شہر ارجان اور شہر حلوان کو آباد کیا - اور مرگیا (حلوان دو قریہ ہین - ایک تو عراق مین ہے - جسے حلوان بن عمران بن الحاف بن قضاعہ نے آباد کیا ہے - اور جہانکے انجیر اور انار مشہور ہین دوسرا یہ قریہ جسکا یہان ذکر ہے شام مین ہے - غالباً قباد نے اسی اپنے عراق کے حلوان کے مناسبت سے حلوان موسوم کیا ہوگا -) پہر اوس کا بیٹا کسریٰ نوشیروان اوسکے بعد بادشاہ ہوا - قباد کی حکومت تینتالیس[۴۳] برس رہی اسمین اوس کے بہائی جاماسپ کی حکومت بہی شامل ہے
پہر نوشیروان اس سب ملک کا مالک ہوگیا جس کا قباد تہا -

اوس کے زمانہ مین خزر قوم نے سر اُٹھایا اور اوسکے ملک مین آکر تاخت و تاراج
کی تہی - اور دینور یا دینور تک آگئے تہے - (جو علاقہ جبل مین موصل اور اذربائیجان
کے درمیان ہمدان سے کوئی ستائیس[۲۷] فرسخ پر قرمیسین کے قریب واقع ہے) اسواسطے
قباد نے اپنے سردارون مین سے ایک سردار کو بارہ ہزار فوج دیکر بہیجا - اوس نے

بلاد اڑان کو (جو علاقہ گرجستان آذر بائیجان کے درمیان ایک صوبہ ہے) جا کر پامال کیا اور دریاے رس سے لیکر شروان تک فتح کرلیا۔ پہر قباد ہی اوسکے پاس جا پہونچا۔ اور اران مین ایک شہر بیلقان (جو شہر دربند کے پاس بستا تہا) اور ایک شہر بردعہ بسایا دیہ بردعہ شہر آذر بائیجان کی سرحد پر اور نہایت آباد شہر تھا۔ اور اوسے سلمان بن ربیعہ الباہلی نے حضرت عثمان کے زمانہ مین فتح کیا تہا) یہ ہی سرحدی شہر ہین۔ ان سے خزرون کا آنا رک گیا۔ پہر علاقہ شروان اور باب اللان کے درمیان دیوار لان بنوائی۔ اور اس دیوار پر بہت شہر آباد کیے۔ جو باب الابواب کے آباد ہونے کے بعد ویران ہوگیے

قباد کے زمانہ مین عرب کے واقعات

۱۳۲۔ حارث بن عمرو کی حکومت حیرہ مین اور اوس کی جرات قباد کے مقابلہ مین۔ جب حارث بن عمرو الکندی عرب کا بادشاہ ہوا اور نعمان بن المنذر بن امرئ القیس کو قتل کردیا جیسا کہ ہم اوپر ذکر کرچکے ہین۔ تو قباد نے اوس کے پاس پیغام بہیجا۔ کہ یہ جو بادشاہ عرب تجھ سے پہلے تہا۔ اوس سے اور ہم سے عہد تہا۔ اور اوس عہد کے بموجب مین چاہتا ہون کہ تو آکر مجھ سے ملجائے۔ اور قباد زندیق تہا۔ بھلائی کرتا تہا اور کسی کا خون پسند نہ کرتا تہا۔ اور دشمنون کے ساتھ مدارات سے پیش آتا تہا۔ اس واسطے حارث اوسکے پاس بے کھٹکے چلا گیا۔ اور دونو نے ملاقات کے بعد اس بات پر صلح کرلی۔ کہ فرات کے پار ایران مین کوئی عرب نہ آئے۔

اس سبب سے حارث الکندی کو اور جرات ہوئی۔ اور ملک گیری کا ارادہ کیا۔ اور اپنے لوگون کو حکم دیا۔ کہ فرات سے اوترکر سواد پر تاخت کرین۔ جب قباد کو اس کی

خبر پہونچی - اور اوس نے جانا کہ تاخت و تاراج کرنے والے لوگ حارث کے ماتحت ہین - تو اوس نے حارث کو بلایا - جب وہ اوسکے پاس گیا - تو قباد نے اوس سے کہا - کہ عرب کے ڈاکوؤن نے ایسا ایسا کیا ہے - حارث نے کہا مجھے اس کی کچھ خبر نہین - اور نہ مجھ سے یہ ہوسکتا ہے - کہ بغیر مال اور لشکر کے مین عربون کو روک سکون - اور قباد سے سواد کا کچھ علاقہ مانگا - اسواسطے قباد نے اوسے چھ طسوج (یعنی ضلع) دئے -

۱۳۴ - شمر کا قباد کو ایرے مین جاکر مار ڈالنا اور شمر و حسان کا چین پر اور یعفر کا روم پر جانا

پھر حارث بن عمرو نے یمن کے تبع کو لکھا - کہ بلاد عجم کو فتح کرنا چاہیئے - اون کی حکومت کمزور ہورہی ہے - چنانچہ تبع حیرہ مین آیا - اور اپنے بھتیجے شمر ذوالجناح کو قباد کی طرف روانہ کیا - اور شمر نے اوس کو لڑائی مین شکست دی جس سے وہ بھاگ کر رے مین پہونچا - پھر شمر نے اوسے جاکر وہان پکڑ لیا اور مار ڈالا - پھر تبع نے شمر کو خراسان کی طرف بھیجا - اور اپنے بیٹے حسان کو سغد کو (جو سمرقند کے قریب ایک شہر تھا) روانہ کیا - اور کہا - تم مین سے جو کوئی چین کو پہلے پہونچ جائیگا مین وہان کا بادشاہ اوسے ہی کردونگا - ان دونو کے پاس بڑے بڑے لشکر تھے - جن کی تعداد چھ لاکھ چالیس ہزار بیان کرتے ہین - اور ایسے ہی تبع نے اپنے دوسرے بھتیجے یعفر کو روم کی طرف بھیجا اور وہ قسطنطنیہ مین پہونچا - اور وہان کے لوگ اوس کے مطیع اور خراجگزار ہوگئے پھر وہ رومیہ کو گیا اور وہان جاکر اوسکا محاصرہ کیا مگر وہان اون کو طاعون نے آلیا - اور رومیون نے اون پر چڑھائی کی - اور سب کو مار ڈالا ایک بھی اون مین سے نہ بچا -

۱۳۵ - شمر کا سمرقند کو فتح کرنا اور حسان کا چین کو جانا

پھر شمر ذوالجناح سمرقند کو گیا - اور اوسکا محاصرہ

کیا۔ مگر اوس سے فتح نہ کر سکا۔ اوس نے سنا کہ پادشاہ وہان کا احمق ہے۔ اوس کی ایک بیٹی ہے۔ وہ امورات سلطنت کا انتظام کرتی ہے شمر نے اوسکے پاس بڑے ہدیہ بھیجے۔ اور اوس سے کہا۔ مین یہان تجھ سے بیاہ کرنے آیا ہون۔ میرے ساتھ چار ہزار صندوق ہین جن مین سونا چاندی بھرا ہوا ہی مین وہ تجھے دیتا ہون۔ اور چین کو جاتا ہون۔ اگر مین نے وہ ملک فتح کر لیا۔ تو تو میری بی بی ہوگی۔ اور اگر مین مارا گیا۔ تو یہ مال تیرا ہے۔ جب یہ خط اوسکے پاس پہونچا۔ تو اوس نے اس بات کو قبول کر لیا۔ اور یہ مال منگایا۔ اوس نے چار ہزار صندوق اوس کے پاس روانہ کیے۔ ہر صندوق مین دو دو سپاہی تھا سے۔ سمرقند کے چار دروازے تھے۔ اور ہر ایک دروازہ پر دو دو ہزار آدمی رہتے تھے اور اون صندوق کے آدمیون سے کہدیا تہا۔ کہ جب گھنٹہ بجایا جائے تو تم نکل پڑنا۔ جب وہ شہر مین اندر داخل ہو گیے تو شمر نے آواز دی۔ اور گھنٹہ بجایا۔ وہ صندوقون مین سے نکلے۔ اور دروازہ پر قبضہ کر لیا۔ اور شمر شہر مین داخل ہو گیا اور وہان کے لوگون کو قتل کیا۔ اور اوس پر قبضہ کر لیا۔

پھر چین کو چلا۔ اور ترکون کو شکست دی۔ اور اونکے ملک کے اندر داخل ہوا۔ اور جب حسان بن تبع ملا تو معلوم ہوا کہ وہ اس سے تین سال بیشتر وہان پہونچ چکا تھا۔ پھر وہ دونو وہین رہے۔ اور اوسی جگہ مر گئے۔ کہتے ہین کہ وہ وہان اکیس برس رہے۔ اور یہ بھی بیان کرتے ہین کہ وہ وہان سے لوٹ آئے۔ اور لونڈی غلام اور جواہر تبع کو لا کر دئے۔ پھر اپنے ملکون کو لوٹ گیے۔ اور تبع بھی یمن مین مر گیا۔ اس لیے اوس کے بعد یمن سے کوئی بھی باہر نہ نکلا۔ اوس تبع کی حکومت ایکسو اکیس برس رہی۔ کہتے ہین کہ وہ یہودی ہو گیا تھا۔

۱۳۶ - تبان کا مدینہ پر سے آکر مکہ جانا اور خانہ کعبہ کو سب سے اول لباس پہنانا اور اوسکا دروازہ بناکر کنجی بتانا -

ابو اسحق کہتا ہے - کہ ایک اور تبع تبان اسعد ابو کرب تہا جو شرق سے ملکون کو فتح کر کے لوٹا تھا اوس کا گزر مدینہ پر سے ہوا تھا یہ ابتدا مین بہی اس طرف سے ہو کر گیا تہا - اس وقت اس نے اون سے کچھہ نہین لیا تھا - اور اپنے بیٹے کو وہان چہوڑ گیا تہا - لوگون نے دہوکہ سے اوسے مارڈالا - اس لیے اب تبان اس ارادہ سے آیا تہا - کہ اوسے خراب و برباد کرڈالے اور وہان کے لوگون کا استیصال کردے - جب انصار نے سنا تو وہ جمع ہوئے - اون کا رئیس عمرو بن الطلہ تھا - جو اولاد عمرو بن مبذول اور بنی النجار سے تہا - یہ لوگ اوس سے لڑنے کو نکلے - دن کو تو اوس سے لڑتے - اور رات کو ضیافت بہیجتے - اسی لڑائی کے زمانہ مین دو حبر تبان کے پاس آئے جو بنی قریظہ کے عالم تہے - اونہون نے کہا - ہمنے جو تیرا ارادہ ہے اوس کا حال سنا ہے - اوس سے تو باز آ - اگر تو ہماری بات نہ مانیگا تو یاد رکہنا کہ تجھکو کوئی نہ کوئی بہت جلد نقصان پہونچے گا - اور کوئی بلا نازل ہوگی - اوس نے پوچھا یہ کیون - کہا مدینہ مین بنی قریش سے ایک پیغمبر ہجرت کر کے تشریف لائینگے اور وہ اون کا مسکن ہو جائیگا - اسواسطے جو اوس نے ارادہ کیا تہا اوسے موقوف کردیا - اور اون کی باتون سے وہ بہت خوش ہوا - اور اون کے دین کا اتباع کرنے لگا ان دونو عالمون کا نام کعب اور اسد تھا - اور یہ تبع اور اوس کی قوم والے سب بت پرست تہے -

پہر وہ مدینہ سے مکہ گیا - کیونکہ یہ مقام اوسکے راستہ مین تہا - وہان اوس نے کعبہ کو وصائل (ایک یمانی دہاری دار کپڑا) اور ملا (ایک پاٹ کی چادر) کا لباس پہنایا - یہ پہلا شخص ہے

جس نے خانہ کعبہ کو لباس پہنایا۔ اور دروازہ بنا کر اوسکی مفتاح بنائی ہے۔

۱۲۷۔ بت پرستون اور یہودیون کا آگ سے امتحان اور حمیریون کا یہودیت کو قبول کرنا۔

پہر اوس نے یمن کو کوچ کیا۔ اور اپنی قوم کو یہودیت کی ہدایت کی۔ لیکن جب اونہون نے اوس کی بات نہ مانی۔ تو اونہون نے ایک آگ کو اپنا حکیم بنایا اون کے یہان کہین آگ نکلا کرتی تہی۔ جو اون کے کہنے کے بموجب ظالم کو کہا لیتی اور مظلوم کو کچہہ نقصان نہین پہونچاتی تہی۔ تبان نے کہا ہان یہ بات انصاف کی ہے۔ پہر وہ لوگ اپنے بت لیکر نکلے۔ اور یہ دو نو حبر اپنے مصحف اپنے گلون مین ڈالکر آئے۔ اور جہان سے آگ نکلتی تہی اوس مقام کے دروازہ پر جا کر بیٹہے پہر آگ نکلی۔ اور اون کو ڈہانک لیا۔ اور بتون کو اور جو اون کے نزدیک چیزین تہین اور جو آدمی حمیر کے بتون کو اوٹہائے ہوئے تہے اون سب کو کہا گئی۔ اور دو نو حبر اوسمین سے پسینہ پسینہ ہو کر نکل آئے۔ اونہین کچہہ بہی نقصان نہ پہونچا اس واسطے حمیریون نے اوسکے دین کو مان لیا۔

۱۲۸۔ شافع بن کلیب کا احمد صلعم کی سلطنت کی خبر دینا

اس سے پیشتر اس تبع کے پاس شافع بن کلیب الصدفی آیا تہا۔ جو ایک کاہن تہا۔ اوس سے تبع نے پوچہا۔ کیا کوئی قوم ایسی بہی ہے جس کا ملک میرے ملک کے برابر ہے۔ کہا نہین صرف ایک غسان کا پادشاہ ہے۔ پہر اوس نے پوچہا کہ غسان کے پادشاہ سے بہی کسی کا ملک زائد ہے کہا۔ ہان ایک شخص کا ملک اوس سے بہی بڑا ہوگا۔ جو نیکوکار برگزیدہ پروردگار ہے اور ایک رائد (یا راعی اور ہادی) بالقہر ہے اوسکا وصف زبور مین اور اوس کی امت کی فضیلت کتابون مین لکہی ہے۔ وہ جہالت کی ظلمت کو ایمان سے دور کریگا اور اوس کا نام پاک احمد نبی ہوگا۔ جب وہ آئیگا تو اپنی امت کے لیے رحمت ہوگا۔ اور وہ خاندان،

بنی لوی اور نیز قصی مین سے ظہور کریگا - اس پر تبع نے زبور مین دیکھا - تو وہان نبی صلعم کی صفت لکھی ہوئی پائی -

۱۳۹ - ربیعہ بن نصر کی بادشاہی یمن مین اور ایک خواب کی تعبیر سطیح اور شق کاہنون سے پوچھنا اور ربیعہ کی نسل کا حیرہ جانا -

پھر اس تبع یعنی تبان اسعد ابو کرب ابن ملکیکرب کے بعد ربیعہ بن نصر اللخمی بادشاہ ہوا - پھر جب ربیعہ مرگیا - تو حسان بن تبان اسعد بادشاہ ہوگیا جب یہ ربیعہ بن نصر بادشاہ ہوا تھا - تو اوس نے ایک خواب دیکھا تھا - جس سے اوسے بڑا خوف ہوا تھا - اور اوسکی تعبیر اوس نے ہر شخص سے پوچھی تھی کوئی کاہن کوئی ساحر اور کوئی عائف ایسا نہین چھوڑا تھا جس سے اپنے خواب کی تعبیر نہ پوچھی ہو - اون سے وہ کہتا تھا - کہ مین نے ایک خواب دیکھا ہے جس سے مجھے بڑا خوف ہوگیا ہے اوس کی تعبیر بتاؤ - جب وہ کہتے کہ اپنا خواب بیان کر تو وہ کہتا تھا کہ اگر مین اپنا خواب تم سے کہونگا - تو اوس وقت جو تعبیر تم مجھے بتا دوگے اوس سے مجھے اطمینان نہ ہوگا - اس لیے وہ خواب کسی کو نہین بتاتا تھا - اس پر ایک نے اون مین سے کہا - کہ اگر بادشاہ کی ایسی ہی خواہش ہے تو چاہیئے کہ سطیح اور شق کو بلائے وہ لوگ جو تو پوچھے گا سب تجھے بتا دینگے - سطیح کا نام تھا ربیع بن ربیعہ بن مسعود بن مازن بن ذئب بن عدی بن غسان اور اوسے ذئب بن عدی کی وجہ سے ذیبی کہا کرتے تھے - اور دوسرے کا نام تھا شق بن مصعب بن یشکر بن انمار اوس نے ان دونو کو بلایا - ان مین سطیح شق سے پہلے آیا -

جب سطیح آیا تو اوس نے کہا کہ میرا خواب اور اوس کی تعبیر مجھے بتا دے - اوس نے کہا - تو نے ایک کھوپری دیکھی جو تاریکی سے نکلی - اور پھر گھاس کی سرزمین (یعنی یمن)

مین آپڑی - اور جتنے کھوپریون والے تھے اون سب کو کھا گئی - ربیعہ نے کہا - یہ تو
تو نے میرا خواب بالکل صحیح صحیح بتا دیا - اب اس کی تعبیر بھی بتا دے - کہا تیرے
ملک پر حبشی آئینگے - اور ابین سے جو عدن سے آٹھ فرسخ پر واقع ہے پھر جرش تک
(جو یمن کا ایک مخلاف ہے اور یہ دونو یمن کے دوسرحدی مقام ہین) مالک ہو جائینگے
ربیعہ نے کہا - سطیح یہ تو تو نے بڑی رنج دہ اور درد انگیز بات سنائی - یہ بتا کہ یہ واقعہ کب ہوگا
میرے زمانہ مین ہوگا یا میرے بعد - کہا - تیرے زمانہ مین نہین - بلکہ ساٹھ۶۰ ستر۷۰ برس بعد
ہوگا - پھر پوچھا - کہ پھر وہ لوگ کیا ہمیشہ مالک رہینگے - یا اون کی حکومت جاتی رہیگی
کہا جاتی رہیگی - کوئی ستر برس سے کسی قدر اوپر رہیگی - وہ سب مارے جائینگے وہی بچینگے جو یہان سے بھاگ
جائینگے - پوچھا تو پھر اونکے بعد کون حاکم ہوگا - کہا - ذی یزن کی نسل سے ایک شخص ہوگا -
جو عدن سے خروج کریگا - اور اون مین سے کسی کو یمن مین نہ چھوڑیگا - پھر ربیعہ نے
پوچھا - کیا اوس کی حکومت ہمیشہ رہیگی - یا وہ بھی ایسی ہی جاتی رہیگی - کہا وہ بھی جاتی رہیگی
ایک نبی پیدا ہوگا - اوس پر آسمان سے وحی آئیگی - اور وہ غالب بن فہر بن مالک
بن نضر کی آل سے ہوگا - اوس کی قوم مین آخر زمانہ تک حکومت رہیگی - ربیعہ نے پوچھا
کہ زمانہ کا اخیر بھی ہے - سطیح نے کہا - ہان - اخیر وہ دن ہوگا جب تمام اولین و آخرین
جمع ہونگے - اور نیکو کارون کو نیکی کا اور بدکارون کو بدی کا معاوضہ ملیگا - ربیعہ نے
کہا کیا یہ باتین جو تو کہتا ہے سچ ہین - کہا - بے شک - جو مین نے کہا ہے یہ بالکل
حق ہے -

پھر اسکے بعد شق بھی آیا - ربیعہ نے شق سے بھی پوچھا - کہ مین نے ایک خواب دیکھا ہے
مجھے وہ خواب اور اوس کی تعبیر بتا دے - اور سطیح نے جو اوس سے کہا تھا اوسکا حال

شق سے کچھ نہ کہا۔ تاکہ اوسے معلوم ہوجاے کہ یہ دونو ایک ہی جواب دیتے ہین
یا الگ الگ بیان کرتے ہین۔ شق نے کہا۔ تو نے ایک کھوپری دیکھی۔ جو تاریکی مین
سے نکلی۔ اور آکر ایک باغ اور سرسبز زمین مین پڑی۔ اور جتنے جاندار تھے اون سب
کو کھا گئی۔ جب بادشاہ نے دیکھا۔ کہ اوس نے خواب ٹھیک بتا دیا۔ تو کہا۔
یہ تو تو نے بالکل صحیح صحیح بتا دیا۔ اب تعبیر بھی بتا دے۔ کہا تیرے ملک مین سودانی
آئینگے۔ اور ابین سے نجران تک کے (جو مکہ کے مخالیف مین شمار ہوتا ہے) مالک
ہوجائینگے۔ کہا شق یہ تو تو نے بڑے رنج کی بات کہی یہ واقعہ کب ہوگا۔ کہا تیرے
زمانے کے کچھ بعد ایک عظیم الشان بادشاہ اون پر چڑھ آئیگا۔ اور اونہین بڑا ذلیل و خوار
کریگا اور وہ ایک لڑکا خاندان ذی یزن سے ہوگا۔ کہا۔ اوس کی حکومت ہمیشہ رہیگی
کہا نہین اوسکے بعد ایک رسول خدا کی طرف سے آئیگا۔ اور عدل و انصاف اور
حق کی باتین سکھائیگا۔ اور ایک نیا دین لوگون مین پھلائیگا۔ یوم الفصل تک اوسی کی
قوم مین حکومت رہیگی۔ ربیعہ نے کہا۔ یوم الفصل کون سا دن ہے۔ کہا وہ دن ہے
کہ والیون سے اوس روز بازپرس ہوگی۔ اور آسمان سے ندا آئیگی۔ اور زندہ اور مردہ
سب اوسے سنینگے۔ اور وہان تمام آدمی جمع ہونگے۔

پھر جب ربیعہ ان دونو سے اپنے خواب کا حال پوچھ چکا۔ تو اوس نے اپنے
اہل و عیال کے لیے عراق کے جانے کا سامان کردیا۔ اسی ربیعہ بن نصر کی آل مین
سے نعمان ابن المنذر حیرہ کا بادشاہ تھا۔ جس کا نام تھا نعمان ابن المنذر ابن النعمان
ابن المنذر بن عمرو بن امری القیس بن عمرو بن عدی بن ربیعہ بن نصر۔

۱۴۰ - عمرو کا حسان کو قتل کرنا اور ذو رعین کا اوسے	جب ربیعہ بن نصر مرگیا۔ اور حسان بن تبان

پادشاہ ہوگیا۔ تو وہ واقعہ ہوا۔ جس سے جبشیون کو قوت ہوئی۔ اور حمیریون سے ملک نکل گیا۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ حسان یمن والون کو لیکر نکلا۔ اور عرب اور عجم مین تاخت وتاراج کا ارادہ کیا۔ جیسے کہ پہلے تبابعہ کیا کرتے تھے۔ لیکن جب عرب کے یمنی قبائل نے اوسکے ساتھ جانے سے ناراضی ظاہر کی اور اوس کے بھائی عمرو سے کہا۔ کہ حسان کو قتل کردے۔ اور خود پادشاہ ہوجاے۔ اور اوس نے اون کی بات مان لی۔ تو ذو رعین حمیری نے اس بات کو منع کیا۔ لیکن عمرو نے اوس کی بات کو نہ مانا۔ اسواسطے ذو رعین نے ایک کاغذ لیا۔ اور اوس مین یہ بیتین لکھین ٥

اَلَا مَنْ یَّشْتَرِیْ سَهَرًا بِنَوْمٍ	سَعِیْدٌ مَنْ یَّبِیْتُ قَرِیْرَ عَیْنٍ
وہ شخص خبردار ہوجائے جو بے خوابی کو نیند کے بدلے مول لیتا ہے	کیونکہ یہ سودا اچھا نہین بلکہ سعیدہ ہی جو ٹھنڈی نیند سوتا ہے
وَاَمَّا حِمْیَرٌ غَدَرَتْ وَخَانَتْ	فَمَعْذِرَةُ الْاِلٰهِ لِذِیْ رُعَیْنٍ
حمیریون نے غدر کیا اور خیانت کی۔ لیکن ذورعین اونکے اس فعل سے بری ہے اور اللہ تعالی کے یہان اوسکا عذر قبول ہوگا	

پھر اوس نے اس کاغذ کو بند کرکے مہر لگائی۔ اور عمرو کے پاس آیا۔ اور کہا۔ کہ یہ اپنے پاس رکھہ لے۔ اوس نے اسے رکھہ لیا پھر جب حسان کو وہ بات معلوم ہوئی جو اوسکے بھائیون اور قبائل یمن نے تجویز کی تھی۔ تو اوس نے عمرو سے کہا۔

یَا عَمْرُو لَا تَعْجَلْ عَلٰی مَنِیَّتِیْ	فَالْمُلْكُ تَاخُذُهُ بِغَیْرِ حُشُوْدٍ
اے عمرو میری موت کے لیے جلدی نکر۔ کیونکہ بغیر لوگون کے جمع کرنے کی ہی تجھے (ایکدن میری بعد) ملک ملجائیگا	

مگر عمرو نے نہ مانا۔ اور اوسے قتل کردیا۔ چونکہ کہتے ہین۔ کہ رحبتہ مالک مین اوسے مارا تھا

اس واسطے ربتہ مالک کو اوسکے بعد فرضنہ لغم کہنے لگے - (فرضنہ کے معنی گہاٹ کے ہین اور لغم حسان کی ام ولد کا نام تہا) پہر وہ یمن کو لوٹ کر آیا - تو اوس کو بے خوابی کی بیماری ہوگئی - کہ نیند نہین آتی تھی - اوس نے بہت طبیبون وغیرہ سے اوس کی دوا کرائی - مگر کچھ فائدہ نہ ہوا - اس پر کسی نے کہا - کہ جو کوئی اپنے بہائی یا رشتہ دار کو مارا کرتا ہے اور اوس سے بغاوت کرتا ہے تو اوسے ایسی ہی بدخوابی کی بیماری ہوجاتی ہے - جب اوس نے یہ بات سنی تو اون لوگون کو مارنا شروع کیا جنہون نے اوسے بہائی کے مارنیکا مشورہ دیا تہا - اور آخر کار ذورعین کی بہی نوبت آئی - جب اوس نے اوسکے قتل کا ارادہ کیا تو اوس نے کہا - کہ مین اس گناہ مین شامل نہین ہون - میری برات کے لیے وہ نوشتہ منگا جو مین نے تجہے دیا تہا - جب عمرو نے وہ نوشتہ منگایا - تو دیکھتا کیا ہے کہ اوس مین یہی دو[2] بیتین لکہی تھین جو اوپر بیان کی گئین اس واسطے عمرو نے ذورعین کو چہوڑ دیا - اوس کے چند روز بعد عمرو بہی مرگیا - اور حمیرون کی حکومت خراب و برباد ہوگئی -

١٤١ - اوپر کی روایات کا کہ تبع نے قباد کو مارا اور بلاد فارس روم اور چین کو فتح کیا غلط ہونا اور اوس کی عقلی اور نقلی تردید -

ہم کہتے ہین کہ یہ باتین جو ابوجعفر نے بیان کی ہین - کہ قباد رے مین مارا گیا - اور تبع نے اوس کے قتل کے بعد ملک پر قبضہ کرلیا محض غلط ہین - اور ایسی صریح البطلان ہین - کہ اون کے ذکر کرنے کی بہی ضرورت نہین لیکن چونکہ ہمنے اپنے اوپر یہ لازم کرلیا ہے - کہ اوس کی تاریخ مین سے کوئی عنوان ہم نہ چہوڑین - اور اوسکے مضامین کو جہانتک ہوسکے بلا اخلال بیان کردین - اس لیے ہمنے یہ روایتین یہان بیان کردین - ورنہ ان کے بیان سے اعراض کرنا اولی تھا

اوراون کے غلط ہونے کی وجہ یہ ہے۔ کہ وہ کہتا ہے قباد رے مین مارا گیا۔ لیکن فارس وغیرہ کے تمام مورخ کہتے ہین۔ کہ وہ اپنی موت مرا ہے۔ اور اوسکے مرنے کا زمانہ اور اوس کی حکومت کی مدت بہی معلوم ہے جیسا کہ ہم اوپر ذکر کر چکے ہین۔ اس روایت کے سوا اور کہین اوسکے قتل کی کوئی روایت کسی نے نہین بیان کی۔ پہر جب وہ مر گیا۔ تو اوس کے بعد کسریٰ نوشیروان ملک کا بادشاہ ہوا۔ اور یہ بات قفانبک (امرؤ القیس کے قصیدہ) سے بہی زیادہ مشہور ہے اگر یہ بات صحیح ہوتی کہ قباد کے بعد فارس کی حکومت حمیریون پر مستقل ہو جاتی تو قباد کا بیٹا نوشیروان کیسے بادشاہ ہوتا۔ اور اوسے ملک مین ایسی قدرت کس طرح ہوتی کہ بڑی بڑی قومون کے بادشاہ اوس کی اطاعت کرتے۔ اور روم والے اوسے خراج دیتے۔

پہر اوس نے یہ بہی ذکر کیا ہے۔ کہ اس تبع نے اپنے بیٹے حسان کو چین کی طرف اور شمر کو سمرقند کی طرف اور اپنے بہتیجے کو روم کی طرف بہیجا تہا۔ اور اوسکا بہتیجا روم پر جا کر قابض ہو گیا تہا۔ اور رومیہ کو جا کر محصور کیا تہا بہلا کوئی اس بات کو تو سوچے کہ یمن اور حضرموت کیا چیز ہین۔ جن مین اتنے بڑے لشکر ہون۔ کہ اون مین سے کچھ تو ملک کی حفاظت کے واسطے وہان رہین۔ اور ایک لشکر تبع کے ساتھ ہو اور ایک لشکر ایسا بڑا حسان کے ساتھ ہو۔ جو چین سے ملک پر جاوے جہان لشکر اور سپاہ بیشمار ہے۔ اور پہر ایک لشکر اوسکے بہتیجے کے پاس ہو۔ جس کے ذریعے سے وہ کسریٰ سے بادشاہ سے لڑے اور اوسے شکست دے اور اوس کے ملک کا مالک ہو جاوے اور سمرقند سے بڑے اور عظیم الشان شہر کا محاصرہ کرے۔ اور ایک لشکر یعفر کے ساتھ روم کے ملک پر جائے۔ اور قسطنطنیہ کو

لے لے۔ حالانکہ مسلمانون کے پاس کثرت سے اور بڑے بڑے ملک تہے
اور اون کی فوجین بہی بہت تہین اور یمن اون کے ملک کا ایک ادنی حصہ ہتا
اونہون نے بہت ہی کوشش کی کہ قسطنطنیہ کو اور اوس کے قرب وجوار کو لیلین
مگر وہ نہ لے سکے۔ تو یہ کیونکر ہوسکتا ہے۔ کہ اس تبع کا ایک تہوڑا سا لشکر اوسے
فتح کرلے۔ یہ بات بالکل عقل کے خلاف ہے۔ اور کبہی ایسی بات سنی نہین
گئی ہے۔
نیز ابوجعفر کہتا ہے۔ کہ تبع جو بلاد فارس روم اور چین وغیرہ کا مالک ہوا وہ قباد کے
قتل کے بعد یعنی نوشیروان کے زمانہ مین مالک ہوا تہا۔ اور اس امر مین سب
متفق ہین۔ کہ نبی صلعم کی ولادت باسعادت نوشیروان کے زمانہ مین ہوئی ہے
اور اوس نے سینتالیس برس پادشاہی کی ہے۔ اور اس مین بہی سب کا اتفاق ہی
کہ جب حبشی یمن پر قابض ہوگیے۔ تو شاہان حمیر کی حکومت جاتی رہی اور اون کا
آخری پادشاہ ذی نواس تہا۔ اور حمیریون کی حکومت مین ذونواس سے پہلے ہی
خلل آگیا تہا اور اوس کا انتظام بگڑ گیا تہا۔ جس سے حبشیون کو اس ملک کے
لینے کی جرات ہوئی۔ اور وہ پادشاہ ہوگیے۔ اور یہ لوگ قباد کے زمانہ مین ہی یمن
کے پادشاہ تہے۔ تو یہ کیونکر ممکن ہے۔ کہ حبشیون کی پادشاہی جس سے یمن کی
پادشاہی جاتی رہی قباد کے زمانہ مین ہو۔ اور وہ تبع جو یمن کا پادشاہ ہوا اوس نے
قباد کو قتل کیا ہو۔ اور اوس کے ملک کا مالک ہوگیا ہو۔ اس سے پہلے کہ حبشی یمن
کے مالک ہوئے ہون۔ یہ بالکل محال ہے۔ حبشیون نے یمن پر ستر برس یا کچہ زائد
پادشاہی کی ہے۔ اور اون کی حکومت نوشیروان کے آخیر زمانہ مین یہان سے گئی ہے

اور یہ بات خوب مشہور ہے۔ اور سیف بن ذی یزن کا قصہ بھی لوگ خوب جانتے ہین
اور یمن حبشیون کے بعد اوس وقت تک فارس والون کے قبضہ مین رہا ہے۔
کہ مسلمانون کے بادشاہ نہ ہوے۔ پھر یہ کیونکر ہو سکتا ہے۔ کہ تبع کی حکومت
کا زمانہ جس نے بلاد فارس کو لیا۔ اور جو لوگ کہ اس تبع کے بعد حمیریون کے
بادشاہ ہوئے اون کا اور حبشیون کی حکومت کا ستر برس کا زمانہ نوشیروان کی
حکومت کے زمانہ مین منقضی ہو جاے۔ جس کی حکومت سینتالیس برس
رہی ہے یہ ایک بڑی تعجب کی بات ہے۔ کہ ستر برس چالیس برس سے
پہلے گزر جائین۔ اگر ابو جعفر ذرا سوچتا تو ایسی شرم کی بات کبھی نہین نقل کرتا۔
پھر یہ ایک اور بھی تعجب کی بات ہے۔ کہ اس تبع کے بعد ربیعہ بن نصر اللخمی بادشاہ
ہوا۔ یہ ربیعہ عمرو بن عدی کا دادا ہے۔ جو جذیمہ کی بہن کا بیٹا تھا۔ اور عمرو حیرہ مین
اپنے ماموں جذیمہ کے بعد بادشاہ ہوا تھا۔ اور اوس کا زمانہ ملوک طوائف کے زمانہ
مین اردشیر کی حکومت سے پچانوے برس پہلے تھا۔ اور اردشیر کے زمانہ مین
بھی کچھہ بادشاہ رہا تھا اور اردشیر اور قباد کے درمیان بیس بادشاہ کے قریب ہوئے
ہین۔ تو یہ کیونکر ہو سکتا ہے۔ کہ عمرو کا دادا قباد کے بعد ہو۔ اور پوتا اوس سے اس
قدر زمانہ دراز کے قبل ہو۔ اگر ابو جعفر اس حادثہ کو حوادث ایام قباد کے ذیل
مین نہ لکھتا تو البتہ اس کی کچھہ تاویل بھی ہو سکتی تھی۔ مگر اوس نے خود اوسکے زمانہ کے
حوادث مین یہ بیان کیا ہے۔ اسواسطے اس کی تاویل بھی نہین ہو سکتی ہے۔ اور پھر
ابو جعفر نے صرف اس عنوان پر ہی اکتفا نہین کیا ہے۔ بلکہ اسکے بعد تبع کا فارس
کو جانا اور قباد کا قتل کرنا اور اوسکے ملک کے مالک ہونیکا بھی بیان کیا ہے۔ اس لیے

کوئی تاویل امکان سے باہر ہے۔

اب ابن اسحاق کی روایت کا حال سنئے۔ وہ کہتا ہے۔ کہ جو تبع مشرق کو گیا تھا وہ اخیر تبع ہے۔ یہان اخیر تبع سے اوس کا مطلب یہ ہے۔ کہ مشرق کے جانے والے تبابعہ مین سے اخیر ہے۔ کیونکہ ابن اسحاق وغیرہ کہتے ہین۔ کہ جب وہ تبع مرگیا۔ جو بلاد مشرقیہ کا مالک ہوگیا تھا تو اوسکے بعد اور کتنے ہی تبع ہوئے ہین۔ پہر اون کے بعد ایک مدت دراز تک یمن کی حکومت ضعیف ہوتی چلی آئی۔ اور حبشیون کو اوس کی طرف رغبت ہوئی۔ اور وہ یمن کو آئے۔ اب سنئے کہ اگر یہ تبع قباد کے زمانہ مین ہوتا تو اس مین شک نہین وہ تبع جس سے یمن کا ملک چھینا گیا ضرور ہے کہ بنی امیہ کے زمانہ مین ہوتا۔ اور حبشیون کی حکومت یمن مین بنی عباس کی بادشاہی سے ایک زمانہ کے بعد ہوتی۔ اور اسلام کی ابتدا بنی عباس کی حکومت سے بہی کوئی تین سو برس بعد ہوتی۔ تب کہین یہ قول درست ہوسکتا۔

اسکے بطلان کی ایک دلیل یہ بہی ہے۔ کہ مسلمان جب بلاد فارس کی طرف گئے۔ تو اون سے اہل فارس ہمیشہ تحریر و تقریر مین لڑائیون کے وقت یہ کہا کرتے تہے کہ تم لوگ اقل الامم اور اذل و احقر ہو۔ اور عرب اس امر کا خود اقرار کرتے تہے۔ اگر یہ تبع جو ان کے زمانہ سے اس قدر قریب ہوا ہے اگر واقعی فارس کا بادشاہ ہوا ہوتا۔ تو عرب اون کو یہ جواب دیتے۔ کہ کل تو تمہارے بادشاہ کو مارا تھا اور تمہارے ملک کے مالک ہوئے تہے اور تمہاری عورتون کو پکڑا اور اموال کو لوٹا تھا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عربون نے جو اس امر سے سکوت کیا اور اہل فارس کے اس دعوی کو مانا تو ضرور ہے کہ یہ تبع اگر ہوا ہو تو بہت پہلے ہوا ہوگا یا ہوا ہی نہ ہوگا۔

علاوہ برین فارس والے اس بات کو مانتے ہی نہین - وہ قدیم اور جدید ہر زمانہ مین اس کے منکر ہین - اون کا تو یہ خیال ہے کہ اون کی حکومت کیومرث کے زمانہ سے جو اونکے بعض لوگون کے نزدیک آدم ہے اوس وقت تک کہ مسلمان پیدا ہوئے بجز ملوک طوائف کے زمانہ کے اور کبھی منقرض ہی نہین ہوئے - اور اس ملوک طوائف کے زمانہ مین بھی اون کی حکومت کچھہ نہ کچھہ باقی موجود ہی تھی - بالکل نہین جاتی رہی تھی - اور ادھر دیکھو تو اصحاب سیر مین اس امر کا اختلاف ہے - کہ وہ تبع کون ہے جو مشرق کو گیا اور ملکون کا مالک ہوا - اور اختلاف بھی بہت ہی بڑا اختلاف ہی - کوئی تو کہتا ہے - کہ وہ شمر بن افریقش ہے - اور کوئی کہتا ہے - کہ وہ تبع اسعد ہے - اور اوسی نے شمر کو سمرقند کی طرف بھیجا تہا - اور اور بھی ایسے ہی اختلافات ہین جن کا ذکر محض لاطائل ہے - لیکن ضرورت کے لیے اور غلطی کے اظہار کے واسطے اسی قدر جو ہم نے بیان کیا کافی ہے -

لخنیعہ کی پادشاہی یمن مین

۱۴۲ - لخنیعہ کی حکومت اور اوسکی بدکاری شاہزادون سے

جب عمرو مر گیا - اور حمیری ادہر اودہر متفرق ہو گیے - تو انھین مین سے ایک شخص جو خاندان شاہی سے نہ تھا اور جس کا نام لخنیعہ ینوف ذو شناتر (کانون کی بالیون والا) تھا اُٹھا - اور پادشاہ بن گیا یہ ابن اسحاق کا قول ہے - اور اپنے لوگون کو قتل کر ڈالا - اور خاندان شاہی کو برباد کر دیا - یہ شخص بڑا بدکار اور فاسق تہا - کہتے ہین کہ لوطیون کا کام کیا کرتا تہا - جب وہ سنتا کہ کوئی شاہزادہ جوان ہوا ہے - تو اوسے بلاتا - اور اپنے شراب نوشی کے

مکان مین لے جاتا۔ اور اوس سے برا کام کرتا تاکہ وہ بادشاہی کے لایق نہ رہے اور منہ مین مسواک لئے اپنے دروازی کے پہرے والون اور لشکریون کے سامنے نکل آتا تاکہ وہ لوگ جان جایئن کہ اوس نے اوس شاہزادہ سے برا کام کرلیا پہر اوسے نکالدیتا۔ اور اس طرح رسوا کردیتا تہا۔

ذونواس کی پادشاہی اور اصحاب الاخدود کا قصہ

۱۴۳۔ ذونواس کا لخنیعہ کو قتل کرنا اور بادشاہ ہونا

ذرعہ ذونواس بن تبان اسعد بن کرب یمن کے شاہزادون مین سے تہا جب اس کا بہائی حسان مارا گیا تو یہ بہت چہوٹا بچا تھا۔ پہر یہ جوان ہوا۔ اور نہایت حسین و شکیل اور متناسب الاعضا نکلا لخنیعہ نے اسے بہی بلایا۔ تاکہ اوس سے وہ ہی کام کرے جو اور شاہزادون سے کیا کرتا تہا۔ اس واسطے ذونواس نے ایک چہوٹی چہری لی۔ اور اوسے اپنی جوتی مین پیر کے نیچے چہپا لیا۔ اور پہر لخنیعہ کے آدمی کے ساتہ اوسکے پاس پہونچا۔ جب لخنیعہ خلوت مین اوسے اپنے شراب نوشی کے مکان مین لے گیا۔ تو ذونواس نے اوسے چہری سے مار ڈالا۔ اور سر کاٹ کر اوسکے مشربہ کی دیوار کے روزن مین رکہدیا۔ جہان سے وہ باہر نکلا کرتا تہا۔ پہر اوس کی مسواک لی اور اپنے منہ مین لیکر نکلا۔ لوگون نے پوچہا۔ ذونواس کہو خشک آئے یا تر۔ کہا اودہر جا کر دیکہو یہ سنتے ہی لوگ اودہر دوڑے دیکہتے کیا ہین کہ لخنیعہ کا سر کٹا رکہا ہے۔ پہر حمیر اور وہان کے حارس ذونواس کے پیچہے پیچہے نکلے اور اوسکے پاس آکر اوسے اس واسطے پادشاہ کردیا۔ کہ اوس نے لخنیعہ کے ظلم وستم سے اونہین نجات دلائی تہی۔ اور سب اوسکے تابع فرمان ہو گیے۔

۱۴۴۔ فیمیون عیسائی اور صالح کا اوس کے ساتھ ہونا اور فیمیون کی کرامتین۔

یہ ذونواس تو یہودی تہا۔ اور نجران مین حضرت عیسیٰ کے دین کے لوگ کچھ باقی تھے۔ اور وہان اون کا ایک رئیس بہی تہا جسکا نام عبداللہ ابن الثامر تہا۔ اور یہی نجران نصرانیت کی اصل تھی۔

وہب ابن منبہ نے بیان کیا ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ کے دین کا ایک آدمی تہا اوسے فیمیون کہتے تھے۔ یہ شخص بڑا صالح مجتہد زاہد اور مجاب الدعوات تھا ہمیشہ ملکون مین پہرا کرتا۔ جس قریہ مین جاتا وہان اوس وقت تک رہتا کہ جب تک کوئی اوسکے اصل حال سے واقف نہوتا۔ جبہی کوئی اوس سے واقف ہوجاتا تو وہان سے چلا جاتا تہا۔ اور وہ اپنے ہاتھ کی مزدوری سے کہاتا۔ مٹی کا کام کیا کرتا تہا اور اتوار کی عظمت کرتا۔ اور اوس روز کوئی کام نہ کرتا بلکہ جنگل کو چلا جاتا اور تمام دن وہان عبادت الٰہی مین مشغول رہتا تہا۔ اتفاقاً وہ شام کے ایک گانو مین گیا۔ وہان بہی اپنی مزدوری کرتا رہا اور اپنے مذہب کو چہپائے رہا۔ مگر ایک شخص صالح نام اوسے پہچان گیا اور اوس سے بہت محبت کرنے لگا۔ اور جب فیمیون کہین جاتا تو اوس کے پیچھے جایا کرتا۔ اور پوشیدہ اوسے دیکہتا رہتا تہا۔ ایکمرتبہ اتوار کے دن فیمیون جنگل کو گیا۔ صالح بہی اوسکے پیچھے ہولیا۔ فیمیون کو یہ حال معلوم نہ تہا۔ صالح فیمیون سے کچھ دور بیٹھ گیا۔ اور وہان سے چہپا چہپا اوسے دیکہتا رہا۔ کہ وہ عبادت کررہا ہے۔ اسی عبادت کی حالت مین اوس کی طرف ایک سانپ آیا جب فیمیون نے اوسے دیکہا۔ تو اوس پر بددعا کی۔ سانپ مرگیا اودہر صالح نے بہی سانپ کو دیکہا۔ مگر اوسے یہ نہ معلوم ہوا۔ کہ سانپ مرگیا۔ اس سے

اوسے فیمیون کی جان کا اندیشہ ہوا - صالح یکایک چلا پڑا - فیمیون سانپ تیری طرف آرہا ہے مگر فیمیون نے کچھ التفات نہین کیا - اور اپنی عبادت مین شام تک مشغول رہا - اور اوسے یہ معلوم ہوگیا کہ صالح نے اوسے جان لیا ہے پھر صالح نے اوس سے بات چیت کی - اور کہا - کہ مین تجھ سے سب سے بڑہ کر محبت کرتا ہون - اور مین چاہتا ہون کہ جہان تو رہے وہان مین بھی تیرے ساتھ ساتھ رہون فیمیون نے اسے منظور کرلیا - صالح اوسکے ساتھ ہولیا -

یہ بھی فیمیون کا ایک قاعدہ تہا - کہ جب کوئی اوس کے پاس مریض آتا تو وہ اوسکے حق مین دعا کرتا اور وہ اچھا ہوجایا کرتا تہا - وہان گانون مین ایک شخص کا لڑکا اندہا تہا - اوس نے اوسے حجرہ مین چھوڑا - اور اوس پر کپڑا اڑھا دیا - اور پھر فیمیون سے کہا مین چاہتا ہون کہ میرے گہر مین چلکر تو آج کا کام کردے - وہ اسکے ساتھ گیا - جب وہ اس کے حجرہ مین پہونچا تو اوس نے لڑکے پر سے کپڑا اتارا اور کہا اس کے لیے دعا کردے - اوس نے دعا کی وہ بینا ہوگیا - اور فیمیون نے جان لیا - کہ اب مجھے لوگ اس قریہ مین جان گیے - اس واسطے وہ وہان سے چلدیا - اور صالح بھی ساتھ ہولیا اور شام مین ایک درخت پر ہوکر اون کا گزر ہوا - وہان سے اوسے ایک شخص نے آواز دی - مین مدت سے تیرا انتظار کر رہا ہون جب تک آگے نہ جانا تب تک کہ میرا کام نہ کردے - مین مرنے والا ہون - یہ کہا اور مرگیا - پھر فیمیون نے اوسے دفن کیا - اور چلدیا - اور صالح بھی ساتھ چلا -

۱۴۵ - فیمیون کا نجران مین جانا اور وہان عیسوی مذہب پھیلانا	ہوتے ہوتے وہ عرب کے ملک مین پہونچے - وہان اونہین عربون نے پکڑلیا - اور نجران مین جاکر بیچدیا - نجران والی اس وقت

عربون کے دین پر چلتے تھے۔ کھجور کے ایک بڑے درخت کو پوجا کرتے اور ہر سال اوسکا ایک میلہ ہوا کرتا تھا اوس مین وہ اچھے اچھے کپڑے لٹکایا کرتے تھے غرض ایک امیر نے فیمیون کو اور ایک شخص نے صالح کو مول لے لیا۔ رات کو فیمیون جب عبادت کے لیے اُٹھتا۔ تو اوسکے گھر مین چراغ کی سی روشنی ہوجاتی حالانکہ وہان چراغ روشن نہین ہوتا تھا۔ جب گھر کے مالک نے یہ بات دیکھی۔ تو اوسے بڑا تعجب ہوا۔ اوس نے فیمیون سے پوچھا۔ کہ تیرا کیا دین ہے۔ فیمیون نے اپنے دین کا حال اوسے سنایا۔ اور اپنے آقا کے دین کو بُرا بتایا۔ اور کہا کہ اگر مین اپنے اللہ تعالی سے دعا کرون تو اس کھجور کے درخت کو برباد کردون۔ اوسکے مالک نے کہا۔ اچھا اگر تو ایسا کریگا تو ہم سب تیرے دین مین آجائینگے۔ اور اپنے مذہب کو چھوڑ دینگے۔ اس پر فیمیون نے نماز پڑھی اور اللہ تعالی سے دعا کی۔ خدا تعالی نے ایک آندھی کا جھوکا بھیجا جس سے وہ درخت خشک ہوکر گرگیا۔ نجران کے لوگ یہ دیکھکر سب اوسکے تابع ہوگئے۔ اور نصرانیت کو اختیار کرلیا پھر اوس نے اونھین حضرت عیسیٰ کی شریعت سکھائی۔ پھر اسکے بعد ایک زمانہ گزرا۔ اور نصرانی مذہب پر طرح طرح کے حوادث ہوتے رہے۔ نجران مین جو عیسوی مذہب پھیلا اوس کی یہی اصل حقیقت ہے۔

۱۴۶ - فیمیون کے سبب عبداللہ بن الثامر کا نصرانی ہونا اور پھر نجران مین عیسوی مذہب پھیلانا اور ذونواس کا گڑھے کھدوا کر عیسائیونکو مارنا

اور محمد بن کعب القرظی نے بیان کیا ہے کہ نجران والے بت پرست تھے۔ اور اونکے ایک گانون مین کوئی ساحر رہا کرتا تھا۔ اوسکے پاس نجران والے اپنے بچون کو سحر سیکھنے کے واسطے بھیجا کرتے تھے۔ فیمیون بھی

نجران مین پہونچا۔ جو حضرت عیسیٰ کے دین پر چلتا اور بڑا عابد و زاہد تھا۔ اور اوسکا یہ دستور تھا۔ کہ جب وہ کہین جاتا تو وہان اوسی وقت تک رہتا تھا۔ کہ اوس کے حالات سے کوئی واقف نہ ہو۔ جب کوئی واقف ہوجاتا۔ تو وہان سے چلدیتا تھا کیونکہ وہ مجاب الدعوات تھا۔ مریضون کو اچھا کردیتا تھا۔ اور اوس سے طرح طرح کی کرامتین ظہور مین آیا کرتی تھین۔ جب وہ نجران مین پہونچا۔ تو ایک خیمہ مین ٹہیرا۔ جو نجران کے اور اوس ساحر کے مسکن کے درمیان تھا۔

اس مین تامر نے اپنے بیٹے عبداللہ کو اور لڑکون کے ساتھ اوس ساحر کے پاس بھیجا۔ اور اوس کا گزر فیمیون پر ہوا تو اوس نے اوس کو دیکھا۔ اور اوس کی عبادت کو پسند کیا۔ اور فیمیون کے پاس بیٹھنے اوٹھنے اور اوس کی باتین سننے لگا۔ اور مومن ہوگیا۔ اور اللہ کی توحید کا اقرار کیا اور پروردگار کی عبادت کرنے لگا۔ اور فیمیون سے اسم اعظم اللہ تعالیٰ کا دریافت کیا۔ لیکن اوس نے اوسے نہ بتایا۔ اور کہا کہ تو اس کا متحمل نہ ہوسکے گا۔ اب تامر کو یہ خیال تھا کہ اوسکا بیٹا لڑکون کے ساتھ ساحر کے پاس جایا کرتا ہے۔

جب عبداللہ نے دیکھا۔ کہ فیمیون نے اسم اعظم اللہ تعالیٰ کا اوسے بتانے مین بخیلی کی۔ تو اوس نے لکڑی کے تیر لیے۔ اور اون پر اللہ تعالیٰ کے سب نام لکھے پھر اونھین ایک ایک کرکے آگ مین ڈالا۔ وہ جلتے گئے۔ اور وہ لکڑی بھی ڈالی کہ جس پر اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم تھا۔ تو وہ اوس سے نکل گئی۔ اور اوسے کچھ نقصان نہ پہونچا۔ اوسے اوس نے لے لیا۔ اور فیمیون کے پاس آیا۔ اور اوس سے یہ سب ذکر کیا اوس نے کہا کہ ہوشیار رہنا۔ مگر مجھے تجھ سے اس کا یقین نہین ہے۔

پہر عبداللہ نجران مین آیا توجس بیمار سے ملتا اوس سے کہتا۔ کہ اگر تو میرے دین مین آجاے تو مین تیرے لیے خدا سے دعا کرونگا اور تو اچھا ہوجائیگا۔ وہ کہتا اچھا اور توحید باری تعالیٰ کا اقرار کرکے اسلام لے آتا۔ اور عبداللہ کی دعا سے اچھا ہوجاتا۔ ہوتے ہوتے نجران مین ایسا کوئی بیمار نہ رہا۔ جو عبداللہ کے پاس نہ آیا اور اوس کا اتباع کرکے اوس کی دعا سے اچھا نہ ہوگیا ہو۔

جب یہ خبرین نجران کے بادشاہ کے پاس بہی پہونچین۔ تو اوس نے عبداللہ کو بلایا۔ اور کہا کہ تو نے میرے شہر کے آدمیون کو خراب کردیا۔ اور میرے دین سے پہیر دیا۔ مین تیرے ہاتھ پانو کاٹ ڈالونگا۔ عبداللہ نے کہا یہ تو تجھے قدرت نہین۔ بادشاہ نے اوسے اونچے پہاڑ سے گروادیا۔ اور وہ سر کے بہل گرا مگر کچہہ بہی نقصان نہ پہونچا پہر اوس نے نجران کے چشمون پر اوسے بہیجا جو نہایت گہرے تہے۔ اور جو کوئی اون مین گرتا بچ ہی نہ سکتا تہا مگر جب اسے ڈالا گیا تو کورا نکل آیا۔ اور اوس کا کچہہ بہی نہ ہوا۔ پہر اوس سے عبداللہ بن الثامر نے کہا۔ کہ جب تک تو اللہ کی توحید کا اقرار نہ کرے اور میری طرح ایمان نہ لائے۔ اوس وقت تک تو مجھے قتل نہین کرسکتا۔ اگر تو ایمان لے آئیگا تو بے شک تو مجھے مار ڈالیگا۔ اوس نے اس پر توحید کا اقرار کیا۔ اور پہر اوسے اپنے ہاتھ کے ڈنڈے سے مارا کہ اوسکے کچہہ تہوڑا سا خون نکل آیا مگر بڑا زخم نہ ہوا۔ تب ہی عبداللہ مر گیا۔ اور بادشاہ بھی اوسی جگہہ مر گیا۔

پہر اہل نجران نے عبداللہ ابن الثامر کا مذہب قبول کرلیا۔ اور سب عیسائی ہوگئے پہر ذو نواس اپنا لشکر لیکر وہان آیا۔ اور اونہین اکٹہا کیا۔ اور کہا کہ یہودی ہوجاؤ۔ ورنہ مین تم سب کو قتل کر ڈالونگا۔ لوگون نے مرنا قبول کیا مگر اپنا دین نہ چہوڑا۔ اس واسطے

ذو نواس نے اون کے لیے اخدود (گڑہے) کہدوائے۔ اور آگ سے جلایا۔ اور تلوار سے قتل کیا۔ اور بیس ہزار آدمی کے قریب مار ڈالے۔ انہین کے حق مین اللہ تعالیٰ نے فرمایا قُتِلَ اَصْحَابُ الْاُخْدُوْدِ (گڑہون والے ہلاک ہوئے)

۱۸۷۔ عبداللہ کا نجران مین نصرانی مذہب پہیلانا اور پادشاہ کا گڑہون مین ڈالکر لوگون کو قتل کرنا۔ ابن عباس کہتے ہین۔ کہ نجران مین ملوک حمیر مین سے ایک پادشاہ تہا۔ اوسے ذو نواس کہتے تہے۔ اور اوسکا نام یوسف بن شرحبیل تھا۔ اور اوسکا زمانہ نبی صلعم کی ولادت باسعادت سے ستر برس پہلے تہا۔ اسکے پاس ایک بڑا اچھا ساحر تہا جب وہ ساحر بوڑہا ہوگیا اور اوس نے پادشاہ سے کہا۔ مین تو اب بوڑہا ہو گیا۔ مجھے کوئی لڑکا دے۔ کہ مین اوسے سحر سکہا دون۔ پادشاہ نے ایک لڑکا عبداللہ بن التامر نام اوسکو دیا۔ کہ اوسے سحر سکہادے وہ اس ساحر کے پاس آنے جانے لگا۔ راستہ مین ایک راہب رہتا تہا۔ اوسکی آواز بہت اچھی تہی۔ لڑکا اوس کے پاس بیٹھنے لگا اور اوسے اوس کی باتین اچھی معلوم ہوئین۔ اس واسطے جب وہ اپنے اُستاد کے پاس جاتا تو اوسکے پاس بیٹہتا۔ اور اُستاد اوسے بے وقت پہونچنے کی باعث مارتا اور کہتا کہ تو اب تک کہان تہا۔ جب وہ لوٹتا اور باپ کے پاس کو آتا تب بہی راہب کے پاس بیٹہتا۔ تو باپ اوسے مارتا کہ اب تک کہان تھا۔ لڑکے نے راہب سے اس کی شکایت کی۔ اوس نے کہا۔ کہ جب تو ساحر کے پاس جائے تو کہا کر کہ مجھے باپ نے روک لیا تھا۔ اور جب باپ کے پاس آئے تو کہنا کہ مجھے استاد نے دیر لگا دی تہی۔

اس شہر مین ایک بڑا سانپ تہا۔ جس نے لوگون کا راستہ بند کر رکہا تہا۔ اس لڑکے کا اوس طرف کو گزر ہوا۔ اور ایک پتہر اوس کی طرف پہینکا۔ اور کہا اے اللہ اگر یہ راہب

سچا ہو اور ساحر کے مقابلہ مین تو اوسے پسند کرتا ہو تو اس سانپ کو مار ڈال۔ اور یہ کہکر جب پتھر مارا تو وہ مر گیا۔ اور راہب سے آکر اوس کا حال بیان کیا۔ راہب نے کہا۔ تو بہت بڑا شخص ہوگا۔ اور بڑے بڑے معاملات مین پڑیگا۔ اگر تو کسی معاملہ مین مبتلا ہو تو کسی کو میرا حال نہ بتانا۔ اب اس لڑکے نے اندہون کو آنکھین دین کوڑہیون کو چنگا اور بیمارون کو اچھا کرنا شروع کیا۔ بادشاہ کا بھتیجا بھی اندہا تھا۔ اوس نے اس لڑکے کا حال اور سانپ کے مرجانے کا ذکر سنا۔ تو اوس سے کہا۔ کہ میرے لیے دعا کر۔ مین بینا ہوجاؤن۔ لڑکے نے کہا۔ اگر تیری بینائی تجھے مل جائے تو تو اللہ پر ایمان لے آنا۔ کہا اچھا۔ اوس نے دعا مانگی کہ اگر یہ اپنے وعدہ مین سچا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ تو اسے آنکھین دیدے۔ اوس کی نظر درست ہوگئی پھر وہ بادشاہ پاس گیا۔ بادشاہ دیکھکر تعجب مین رہ گیا۔ اور اوس سے اس بینائی کا سبب پوچھا۔ پہلے تو اوس نے چھپایا۔ مگر پھر جب بادشاہ نے بہت منت وزاری کی۔ تو اوسے اوس لڑکے کا حال بتا دیا۔ بادشاہ نے اوسے بلوایا۔ اور کہا مین نے تیرے سحر کا حال بہت کچھہ سنا ہے۔ لڑکے نے کہا۔ مین تو کسی کو اچھا نہین کرتا اللہ تعالیٰ اپنی قدرت سے اچھا کرتا ہے۔ اس پر بادشاہ نے اوسے ایذا دینا شروع کی۔ اور اوس سے راہب کا حال پوچھا۔ لاچار ہوکر اوس نے راہب کا حال بھی بتا دیا اوسے بھی بادشاہ نے بلوایا۔ اور اوس سے کہا۔ کہ تو اپنے دین کو چھوڑ دے۔ مگر اوس نے نہ مانا۔ اسواسطے آرہ مین اوسکا سر چرا کر اوسے دو ٹکڑے کرا دیا۔ پھر بادشاہ کے بھتیجے کو بھی بلایا۔ اور اوس سے اپنا دین چھوڑنے کو کہا۔ جب اوس نے بھی نہ مانا۔ تو اوسکو بھی دو ٹکڑے کرا دیئے۔ پھر لڑکے سے بھی کہا کہ اپنا دین چھوڑ دے جب اوس نے

بھی انکار کیا۔ تو اوسے اپنے لوگون کے حوالے کیا۔ کہ اسے فلان پہاڑ پر لے جاؤ۔
اگر یہ اپنے دین سے نہ پھرے۔ تو اوسے لیکر پہاڑ پر سے نیچے گرا دو۔ وہ اوسے
پہاڑ پر لے گیے۔ لڑکے نے اللہ تعالی سے دعا مانگی۔ اس سے پہاڑ پر ایک لرزہ
آیا۔ اور وہ لوگ ہلاک ہو گیے۔ اور لڑکا پادشاہ پاس لوٹکر آموجود ہوا۔ پادشاہ نے
اوس سے پوچھا۔ کہ میرے آدمی کہان ہین۔ لڑکے نے کہا۔ کہ اللہ تعالی نے مجھے
اون سے بچا دیا۔ پادشاہ کو اس سے بڑا غصہ آیا۔ اور اوسے دریا کی ایک کشتی مین
بھیجا۔ کہ اوسے پانی مین ڈالدین۔ لوگ وہان بھی اوسے لے گیے۔ اوس نے اللہ تعالی
سے دعا مانگی۔ وہ سب غرق ہو گیے۔ اور لڑکا پھر پادشاہ پاس آیا پادشاہ نے کہا
اسے تلوار سے مار ڈالو جب تلوار ماری تو اوس نے اوسے نہ کاٹا۔ پھر اوس کی خبر یمن مین مشہور ہوئی
اور لوگون کو اوس سے بڑا تعجب ہوا۔ اور سمجھے کہ وہ حق پر ہے۔ پھر لڑکے نے پادشاہ
سے کہا کہ تو مجھے ایک صورت سے مار سکتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ تو اپنی مملکت کے
لوگون کو جمع کرے۔ اور کہے بِسۡمِ اللّٰهِ رَبِّ الۡعُلَامِ اور میرے تیر مارے۔ تب
مین مر جاؤنگا۔ چنانچہ اوس نے ایسا ہی کیا۔ اور اوسے مار ڈالا جب لوگون نے
یہ دیکھا۔ تو کہا ہم اس لڑکے کے رب پر ایمان لائے۔ پھر لوگون نے پادشاہ سے
کہا کہ جس کا تجھے خوف تھا آخر وہ ہی ہوا۔ اس واسطے اوس نے شہر کے دروازے
بند کرائے۔ اور گڑھے کھدوائے اور اوس مین آگ جلوائی۔ اور لوگون کو پکڑ بلایا۔ جو
شخص اپنے دین سے پھر گیا اوسے تو چھوڑ دیا۔ اور جو نہ پھرا اوسے گڑھے مین ڈالکر
جلا دیا۔

ایک مومنہ عورت بھی تھی۔ اور اوس کے تین بچے تھے۔ ایک ادن مین دودھ پیتا

تھا - بادشاہ نے اوس عورت سے اپنا دین چھوڑنے کو کہا - اور کہا کہ تو اپنا دین نہ چھوڑیگی تو مار ڈالونگا - اور تیری اولاد کو بھی زندہ نہ چھوڑونگا - پھر اوس کے بڑے بیٹون کو آگ مین ڈالدیا - پھر اوس نے چھوٹے بچے کو بھی آگ مین ڈالنا چاہا - اسپر عورت کچھ مذبذب ہوئی اوس بچے نے کہا اے مان اپنے دین سے نہ پھر - کچھ حرج نہین اوس نے اوس بچے کو بھی اور پھر اوس عورت کو بھی آگ مین ڈالدیا - یہ لڑکا بھی اونھین لڑکون مین سے ہے جنھون نے بچپن مین کلام کیا ہے -

کہتے ہین کہ ایک شخص نے نجران مین ویرانہ مین ایک گڑھا کھودا - حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا زمانہ تھا اوس نے عبداللہ ابن التامر کو دیکھا کہ سر کے زخم پر ہاتھ رکھے ہوئے ہے - جب اوس کا ہاتھ اُٹھاتے ہین تو وہان سے خون بہنے لگتا ہے - اور جب چھوڑ دیتے ہین تو پھر ویسا ہی ہوجاتا ہے - اور وہ بیٹھا ہوا ہے اس باب مین حضرت عمر کو لوگون نے اطلاع دی - حضرت عمر نے حکم دیا - کہ اوسے جیسا ہے ویسا ہی رہنے دین -

حبشیون کا یمن کا مالک ہونا

۱۴۸ - دوس ذو ثعلبان کا نجاشی کے پاس جانا اور ارباط داشرم کا حبشیون کی فوج لاکر یمن پر قابض ہونا -

کہتے ہین - کہ جب یمن والون کو ذونواس نے نصرانیت سے پھرنے کے واسطے گڑھون مین ڈال ڈالکر مارا - تو اوس وقت اونمین سے ایک شخص دوس ذو ثعلبان بچکر نکل گیا - اور قیصر کے پاس پہونچا - اور اوس سے ذی نواس کے مقابلہ مین مدد مانگی - اور یہ سب حال اوس سے جاکر بیان کیا - قیصر نے کہا -

کہ تیرا شہر ہم سے بہت دور ہے لیکن مین نجاشی کو لکہتا ہون جو پادشاہ حبش کا ہے
اور وہ بہی نصرانی ہی ہے۔ اور تمہارے ملک سے اوس کا ملک قریب ہے۔ پہر
قیصر نے حبش کے بادشاہ کو لکہا اور اوسے اوس کی مدد کرنے کے واسطے حکم دیا
اور جب وہ اوس کے پاس آیا۔ تو پادشاہ حبش نے ستر ہزار فوج اوسکے ہمراہ یمن
کو روانہ کی۔ اور اوس پر ایک شخص ارباط نام کو حاکم کیا۔ اور اسی لشکر مین ایک شخص
ابرہتہ الاشرم دنکٹا بہی تہا۔ وہ لوگ براہ دریا یمن کے ساحل پر آکر اُترے۔ ادہر
ذونواس نے بہی اپنا لشکر جمع کیا۔ فریقین ایک دوسرے کے سامنے ٹرے
مگر کوئی لڑائی نہین ہوئی۔ اور یمن والے بہاگ گیے۔ اور ارباط یمن مین داخل ہوگیا
جب ذونواس نے یہ حال دیکہا۔ کہ اوس کی قوم نے اوس کا ساتھ نہ دیا۔ تو اوس
نے اپنا گہوڑا دریا مین ڈالدیا۔ اور اوسمین غرق ہوگیا۔ اور ارباط نے یمن کو خوب خراب
کیا۔ ایک ثلث آدمی مارڈالے۔ اور ایک ثلث لونڈی غلام بنا کر نجاشی کے پاس
بہیجدئے۔ پہر خود اوسی جگہہ اقامت کی۔ اور وہان کے لوگون کو خوب ذلیل کیا۔
ایک روایت یہ بہی ہے۔ کہ جب حبشی یمن کے ملک مین مندب کی طرف آئے
تو ذونواس نے اقیال یمن کو لکہا کہ دشمن کے مقابلہ مین سب آکر جمع ہون۔ لیکن کسی
نے اوس کی بات نہ مانی۔ اور کہا۔ کہ ہر ایک قیل اپنے اپنے ملک کی حفاظت
کرے۔ اور دشمن کو وہان سے دفع کرے۔ اسواسطے ذونواس نے خزانون کی
کنجیان کتنے ہی اونٹون پر لدوائین۔ اور حبشیون کے سامنے گیا۔ اور اون سے
کہا۔ کہ یہ یمن کے اموال دخزائن کی کنجیان ہین۔ یہ آپ لے لیجیے۔ اور یہان کے
بڑے چہوٹون کو نہ مارئے۔ یہ بات اونہون نے قبول کرلی۔ اور صنعا کی طرف روانہ ہوئے

اور پہر ذو نواس نے اون کے سپہ سالار سے کہا۔ کہ اپنے لوگون کو خزانون کے لینے کے واسطے ملک مین بہیجدے۔ تو اوس نے اپنے آدمی بہیجدیئے۔ اور ذو نواس نے اونہین کنجیان دیدین۔ اور اپنے اقیال کو لکہا۔ کہ تمام کالے بیلون کو مار ڈالا جائے چنانچہ تمام حبشی مارے گیے۔ صرف وہ ہی اون مین سے بچے جو ادہر اُدہر بہاگ گیے۔

جب نجاشی نے یہ حال سنا۔ تو اوس نے ستر ہزار آدمی سے ارياط اور اشرم کو بہیجا اور اونہون نے آکر ملک یمن پر قبضہ کرلیا۔ اور ارياط وہان مدت تک رہا۔

۱۴۹۔ ابرہتہ الاشرم کا ارياط کو مار کر حبشیون کا پہر سردار ہونا اور یمن پر قبضہ کرنا اور پہر نجاشی کو بہی راضی رکہنا۔

ابرہتہ الاشرم نے جو ارياط کے لشکر مین ہتا اوس سے جہگڑا اُٹہایا۔ اور حبشیون کے کچہہ لوگ اوسکے ساتہہ ہوگیے۔ اور کچہہ ارياط کے پاس رہ گیے۔ اور دونو ایک دوسرے کے مقابلہ کو نکلے۔ ابرہہ نے ارياط سے کہلا بہیجا کہ یہ بات تو تجہے مناسب نہین کہ حبشیون کو حبشیون سے لڑائے۔ جس سے یہ قوم ہلاک ہوجائے۔ مناسب یہ ہے کہ ہم تم دونو لڑین۔ جو شخص دوسرے پر غالب آجائے۔ وہ ہی لشکر کا حاکم ہوجائے۔ اس لیے دونو نکلے۔ ارياط نے اپنا نیزہ اُٹہایا اور ابرہہ کے مارا۔ چاہتا تہا کہ اوس کے تالو پر مارے مگر اوسکے سر کے کنارہ پر پڑا۔ اور ناک کٹ گئی۔ اوس سے اوس کا نام اشرم (نکٹا) ہوگیا۔ ابرہہ نے اپنا ایک غلام عتودہ نام ارياط کے پیچہے کمین مین چہپا رکہا تہا اوس نے ارياط پر حملہ کیا۔ اور اوسے مار ڈالا۔ اور ابرہہ لشکر کا مالک ہوگیا۔ اور اوسی کے ساتہہ ملک پر بہی قبضہ کرلیا۔ اور عتودہ سے کہا۔ مانگ کیا مانگتا ہے۔ اوس نے کہا مین یہ چاہتا ہون

کہ یمنیون کی کوئی لڑکی جب بیاہی جائے تو دولہا کے پاس جانے سے پہلے دلہن میرے پاس آیا کرے۔ اور مین اوس سے اپنا کام کر لیا کرون۔ ابرہہ نے اسے قبول کر لیا۔ اور یہ کام وہ ایک مدت تک برابر کرتا رہا۔ پہر ایک یمنی نے اوسے مار ڈالا۔ اس سے ابرہہ خوش ہوا اور کہا۔ اگر مین جانتا کہ وہ مجھ سے یہ سوال کریگا۔ تو مین اوس سے کبھی نہ کہتا کہ مانگ کیا مانگتا ہے۔

ادہر جب نجاشی نے سنا۔ کہ ارياط کو ابرہہ نے مار ڈالا۔ تو اوسے سخت غصہ آیا اور قسم کھائی۔ کہ اوسکے ملک کو پائمال کرونگا اور اوسکی ناک کاٹونگا۔ یہ خبر ابرہہ کو بہی پہونچی۔ کہ نجاشی نے ایسی ایسی قسم کھائی ہے اوس نے نجاشی کے پاس یمن کی مٹی بہیجی۔ اور اپنی ناک بہی کاٹکر بہیجی۔ اور اوس کو اطاعت آمیز عرضی لکھی۔ اور اوس مین لکھا کہ یمن کی مٹی مین بہیجتا ہون۔ آپ اسے اپنے پانو کے نیچے ڈالئے اور اپنی قسم پوری کر لیجئے۔ نجاشی اوس کی اس بات سے راضی ہو گیا۔ اور اوسے ہی اپنے کام پر بحال رکہا۔

۱۵۰ - معدیکرب ابن ذی یزن اور مسروق ابن ابرہہ اور ذی یزن کا کسریٰ کے پاس جانا۔ جب ابرہہ یمن مین جم گیا۔ تو اوس نے ابومرہ ذو یزن کو لیا اور اوس کی عورت ریحانہ بنت ذی جدن چھین لی۔ اور اوس سے نکاح کر لیا جس کے پیٹ سے مسروق پیدا ہوا۔ اور اوسی کے پیٹ سے ذی یزن کا بہی ایک بیٹا تہا۔ اوسکا نام معدی کرب تہا۔ اور اوسے سیف کہتے تہے۔ پہر ذی یزن یمن سے نکلا۔ اور عمرو ابن ہند کے پاس حیرہ کو آیا اور اوس سے کہا۔ کہ میری سفارش مین کسریٰ کو ایک خط لکھدے اور میرے محل و منزلت اور میری حاجت سے اوسے آگاہ کر دے اوس نے کہا۔ مین ہر سال اپنا

ایلچی بادشاہ کے پاس بہیجا کرتا ہون اور یہ اوس کا وقت آگیا ہے - اس لیے وہ ٹہیر گیا اور چند روز کے بعد عمرو نے اوسے اپنے ایلچی کے ساتھ کسریٰ کے پاس بہیجدیا جب وہ کسریٰ کے پاس پہونچا تو کسریٰ نے اوس کی بڑی تعظیم وتکریم کی - اور اوس نے کسریٰ سے اپنی حاجت بیان کی - اور جو کچھہ حبشیون سے اوسے نقصان پہونچا تہا اوسے سب بیان کیا - اور اون کے مقابلہ مین اون سے مدد چاہی - اور یمن کے ملک کی اور وہان کی زرخیزی وغیرہ کا اوس سے بیان کیا - کسریٰ نے اوس سے کہا - یہ تو مین پسند کرتا ہون کہ تیری حاجت روائی کردون - مگر تیرا ملک بہت دور ہے - اور راستہ بڑا دشوار ہے - اچھا ٹہیر وہین دیکھونگا - اور اوسکے ٹہیرنیکا حکم دیدیا - وہ وہان ایک مدت تک رہا اور وہین مرگیا -

اوہر اوس کا بیٹا معدی کرب بن ذی یزن ابرہہ کی گود مین پلا - وہ یہ ہی سمجہتا تھا کہ ابرہہ ہی اوس کا باپ ہے - ایک مرتبہ ابرہہ کے بیٹے نے اوسے گالی دی - اور اوسکے باپ کو بہی گالی دی - وہ دوڑتا ہوا اپنی مان کے پاس آیا - اور اوس سے اپنے باپ کا حال دریافت کیا - تو اوس نے اوس کو صحیح صحیح بتادیا - پہر معدی کرب پر ایک زمانہ اور گزر گیا اور ابرہہ مرگیا - اور اوس کا بیٹا یکسوم بہی مرگیا - اور وہ یمن سے نکلکر گیا - اور وہ کام کیے جن کا ذکر آیندہ آتا ہے - انشاءاللہ تعالیٰ -

کسریٰ نوشیروان بن قباد بن فیروز

۱۵۱ - نوشیروان کی بادشاہی اور قباد کا منذر کو نکالکر حارث کو حیرہ کا عامل کرنا -	جب نوشیروان تخت وتاج کا مالک ہوا - تو اوس نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کی - اور پہر اہل فارس

کے دنیاوی اور دینی معاملات مین اور اولاد مین جو فساد پڑگیا تھا اوس کا ذکر کیا - اور اون سے کہا - کہ مین اس کی اصلاح کرونگا - پھر مزدکیہ فرقہ کے رئیسون کو قتل کرا دیا - اور محتاجون کو اون کے مال و دولت دلوادی - اور اون کے قتل کی یہ وجہ تھی کہ قباد مزدک کے دین کا متبع ہوگیا تھا - جیسا کہ ہمنے اوپر ذکر کیا - قباد اوس کی ہر ایک بات کو مانتا اور زندقہ وغیرہ کی جو باتین وہ کہتا اون سب مین وہ اوس کی اطاعت کرتا تھا - منذر ابن ماء السما اوس کے زمانہ مین حیرہ کا عامل تھا - قباد نے اوس کو مزدکیہ فرقہ کی اطاعت کے لیے کہا - اور جب اوس نے نہ مانا تو حارث بن عمرو الکندی سے کہا اوس نے اوس کی بات مان لی - اس لیے قباد نے یہ ملک اوسے دیدیا - اور منذر کو وہان کی حکومت سے نکالدیا -

۱۵۲ - نوشیروان کا مزدک اور مزدکیون کو قتل کرانا نوشیروان کی مان ایک روز قباد کے پاس تھی - اور مزدک اوس کے پاس آیا جب اوس نے نوشیروان کی مان کو دیکھا تو قباد سے کہا - کہ اسے مجھے دیدے مین اوس سے اپنا کام کرونگا - قباد نے کہدیا - کہ اچھا لے لے - لیکن یہ دیکھکر نوشیروان اُٹھہ کھڑا ہوا - اور مزدک کی منت و خوشامد کرنا شروع کی - اور اوس کے پاون چومے - تب جاکر کہین اوس نے عورت کو چھوڑا یہ بات نوشیروان کو ابھی تک یاد تھی - قباد اسی عقیدہ کی حالت مین مرگیا اور نوشیروان پھر بادشاہ ہوا - اور ملکداری کرنا شروع کی -

جب منذر نے سنا کہ قباد مرگیا - تو وہ نوشیروان کے پاس آیا اوسے معلوم تھا - کہ نوشیروان مذہب مین باپ کے خلاف ہے - نوشیروان اس مذہب کو نہین مانتا تھا اور بہت بُرا جانتا تھا - پھر نوشیروان نے ایک دربار عام کیا وہان مزدک بھی آیا - اور

پہر منذر بہی اوسکے پاس آیا - نوشیروان نے کہا - میری دو آرزوئین تہین - اللہ تعالیٰ نے وہ میرے سیلیے عطا فرمائی ہین - مزدک نے کہا - وہ کیا ہین - کہا میری آرزو تہی کہ مین پادشاہ ہوجاؤن - اور اس شریف آدمی یعنی منذر کو عامل مقرر کرون - اور ان زندیقون کو مار ڈالون - مزدک نے کہا - کیا تو سب آدمیون کو مار سکتا ہی نوشیروان نے یہ سنکر کہا - اے بدکار کے بچے تو بہی یہان موجود ہی - تیرے موزون کی بدبو جنہین مین نے چوما تہا میری ناک سے اسوقت تک نہین گئی ہی - پہر اوسے قتل کراکے صلیب پر چڑہا دیا - اور جازر سے نہروان اور مدائن تک ایک ہی دن مین ایک لاکہ زندیقون کو مار کر لٹکوا دیا - اور اوسی روز اوسکا نام نوشیروان رکہا گیا -

۱۵۳ - حارث بن عمرو کا بہاگ کر بچنا اور منذر کا بہی آکل المرار کے آدمیون کو مروانا - پہر نوشیروان نے حارث بن عمرو کو تلاش کیا اور وہ یہ خبر سنکر انبار سے بہاگا - اور اپنے دوستون اور اہل و عیال اور مال و اموال کو بہی ساتہ لے لیا - اور ثوبہ کی طرف چلا گیا - منذر کے سوار اوس کے تعاقب مین گیے - اور تغلب اور ایاد اور بہرا نے اوسکا پیچہا کیا - لیکن حارث اون کے ہاتہ نہ آیا - اور کلب کے علاقہ مین پہونچ کر بچ گیا - مگر اوس کا مال لٹ گیا اور عورتین گرفتار ہوگئین - اور بنی آکل المرار کے اڑتالیس آدمی بنی تغلب نے پکڑ لیے - اور منذر کے پاس اونہین لاے - منذر نے دیار بنی مرین عباد مین جو دیر بنی ہند اور کوفہ کے درمیان ہے اون کی گردنین مروادین - چنانچہ عمرو بن کلثوم اس باب مین کہتا ہے -

فَآبُوا بِالنِّهَابِ وَبِالسَّبَايَا	وَ أُبْنَا بِالْمُلُوكِ مُصَفَّدِينَا
وہ لوگ تو عوض مین لوٹ اور لونڈی غلام لائے	لیکن ہم عوض مین سردارونکو لائے اور اونہین قید کیا

اور اسی مین امرء القیس نے بہی کہا ہے -

مُلُوكٌ مِنْ بَنِي حُجْرِ بْنِ عَمْرٍو	يُسَاقُونَ الْعَشِيَّةَ يُقْتَلُونَا
حجر بن عمرو کی اولاد کے سردارون کو شام کے وقت لوگ پکڑے لیے جاتے ہین - کہ اونہین جا کر مار ڈالین -	
فَلَوْ فِي يَوْمِ مَعْرَكَةٍ أُصِيبُوا	وَلَكِنْ فِي دِيَارِ بَنِي مَرِينَا
کیا اچھا ہوتا جو یہ لوگ کہین لڑائی کے میدان مین مارے جاتے	لیکن افسوس وہ گرفتار ہو کر دیار بنی مرین مین مارے گیے
وَلَمْ تُغْسَلْ جَمَاجِمُهُمْ بِغُسْلٍ	وَلَكِنْ فِي الدِّمَاءِ مُرَمَّلِينَا
اون کی کہوپریان بہی کسی نے پانی سے نہ دہوئین	بلکہ خون مین ہی لتہڑی پڑی رہین -
تَظَلُّ الطَّيْرُ عَاكِفَةً عَلَيْهِمْ	وَيَنْتَزِعُ الْحَوَاجِبَ وَالْعُيُونَا
اور اونکے اوپر پرندے آ آ کر انتظار مین بیٹہتے	اور اون کی ابروئین اور آنکہین نکالتے رہے

۱۵۴ - نوشیروان کا تباہ وقت کی خرابیون کی اصلاح کرنا

جب نوشیروان نے مزدک اور اوس کے اصحاب کو مروا دیا تو اوس نے اون لوگون کو بہی قتل کرا دیا - جنہون نے لوگون کے مال لے لیے تہے - اور اونکے مال مالکون کو دلائے - اور جو بچے پیدا ہوئے تہے اور اون کے نسب مین اختلاف تہا اون کی نسبت حکم دیدیا - کہ اگر اون کے باپ نہ معلوم ہون تو وہ جس قوم کے ہین اوس مین دیدیے جائین - اور اگر کوئی شخص یہ کہے - کہ یہ میرا بیٹا ہے تو اوس شخص کے مال وراثت مین سے اوس کو حصہ ملے - اور جس عورت سے کسی مرد نے زنا کیا ہو وہ عورت اوس مرد سے اپنا مہر لے لے - پہر عورت کو اختیار دیدیا کہ چاہے تو اوس کے پاس رہے یا اوسکو چہوڑ کر اور کہین چلی جائے - لیکن اگر اوس مرد سے نکاح ہوا ہے تو چہوڑنے کی اجازت نہ تہی - بلکہ وہ عورت شوہر کو دیدی جاتی تہی - اور جن بچون کے ولی مر گئے تہے اون کی لڑکیون کے اون کے کفو مین نکاح کرا دیے اور اوس کا خرچ بیت المال سے دیا - اور اون کی عورتون کا نکاح بہی اشرافون سے

گرا دیا۔ اور اون کے لڑکون کی اس طرح مدد کی۔ کہ اون کو کہین کام سے لگا دیا پہر اوس نے پل بنائے۔ اور خرابیون کی اصلاح کی۔ اور جو سردار تہے اون سے براہِ عنایت پیش آیا۔ اور راستون مین قصر اور حصن بنوائے۔ اور والیون عاملون اور حکام کا انتخاب کیا۔ اور تمام امور مین اردشیر بن بابکان کا اقتدا کیا۔

اور پہر جو ملک سلطنت فارس سے نکل گیے تہے اونہین واپس لے لیا۔ چنانچہ سندہ۔ سندوست۔ رخج (جو نواحی لست مین ایک علاقہ کا نام ہے) زابلستان طخارستان پہر اوس کے قبضہ مین آ گیے۔ اور اوس نے نازور قوم کے لوگون کو بہت مارا پیٹا۔ اور اون کے بقیہ لوگون کو نکال دیا۔

۱۵۵۔ شمالی قومون کی تاخت اور نوشیروان کا اونہین برباد کرنا اور آذربائیجان مین بسانا۔ پہر ابخز اور بنجر اور بلنجر اور آلان قومین نوشیروان کے برخلاف اکہٹی ہوئین اور اوس کے ملک پر آئین۔ اور ارمینہ کے باشندون کے لوٹنے کے لیے چلین۔ یہان بالکل میدان تہا۔ کسریٰ نے اون کی کچہہ مزاحمت نہ کی۔ ہوتے ہوتے وہ اندر ملک مین گہس آئے۔ تب اوس نے فوج بہیجی۔ جس نے لڑ کر اونہین بالکل برباد کر دیا۔ اور دس ہزار آدمی گرفتار کر لیے۔ پہر ان قیدیون کو لا کر آذربائیجان مین بسا دیا۔

۱۵۶۔ نوشیروان کے بیٹے نوشزاد کی بغاوت اور اوس کا فرو ہونا۔ نوشیروان کا ایک لڑکا نوشزاد نام تہا۔ وہ اوس کی اولاد مین سب سے بڑا تہا نوشیروان کو معلوم ہوا۔ کہ وہ زندیق ہے۔ اس لیے اوس نے جندی شاپور کو بہیج دیا۔ اور چند ایسے لوگ اوس کے ہمراہ کیے۔ کہ جن کی دیانت پر اوسے اعتماد تہا۔ تا کہ وہ اوس کے مذہب کی اصلاح کرین۔ اور اوسے ادب سکہا دین۔ چند روز بعد نوشیروان بیمار ہوا

اور اوسے باپ کے بیمار ہونے کی خبر پہونچی۔ نوشیروان اس وقت بلاد روم مین گیا ہوا تھا۔ نوشزاد نے اپنے ہمراہیون کو قتل کر ڈالا۔ اور قیدیون کو قیدخانہ سے رہا کر دیا۔ اور اون کو اپنی معاونت پر مقرر کیا۔ اور بہت لچے بدمعاش اکٹھے کر لیئے۔ جب یہ خبر مدائن مین پہونچی۔ تو اوسکے باپ کے نائب نے مدائن سے لشکر بہیجا۔ اور فوج نے جا کر نوشزاد کو جندی شاپور مین محصور کیا۔ اور نوشیروان کے پاس خبر بہیجی۔ نوشیروان نے فوج کو لکہا۔ کہ اپنے کام مین کوشش کرین۔ اور بیٹے کو جس طرح ہو سکے گرفتار کر لین۔ محاصرہ اس سیلے اوس پر خوب تنگ کیا گیا۔ اور فوج شہر مین گہس گئی اور بہت لوگون کو قتل کر دیا۔ اور نوشزاد کو بہی گرفتار کر لیا۔

اُدہر اس شاہزادہ کے نانا داور رازی کو جب یہ خبر پہونچی۔ تو اوس نے بہی سر اُٹھایا اور سیستان کے عامل کے برخلاف بغاوت کی اور اوس سے لڑا۔ مگر اوس عامل نے اوسے شکست دی۔ اور اوسے شہر رخج مین پناہ گیر ہونا پڑا۔ پہر اوس نے کسریٰ کو معذرت آمیز عرضی لکہی۔ اور اوس سے کہا کہ جس کسی کو حکم ہو مین شہر حوالہ کر دون چنانچہ اوس نے شہر حوالہ کر دیا۔ اور اوس کو نوشیروان نے امن دیدی۔

۱۵۶۔ خاقان سیجیور کا حملہ کسریٰ پر اور ناکام لوٹنا فیروز بادشاہ نے صول اور لان کی طرف قلعہ بنائے تہے۔ اور اون سے اوس سرحد کی حفاظت کی تہی۔ پہر قباد نے اوسے اور بہی مستحکم کیا اور عمارت زیادہ کی۔ جب نوشیروان بادشاہ ہوا تو اوس نے صول اور جرجان کی طرف بہت کثرت سے قلعے بنائے اور تمام اوس ملک کی حفاظت کا استحکام کیا۔

اس وقت سیجیور خاقان نے بہی کسریٰ پر چڑہائی کی۔ اور اقوام خزر ابخز اور بلنجر کو بہی

اپنے ساتھ ملالیا وہ بہی اوس کے مطیع ہو گیے۔ اور بہت کثرت سے لشکر لیکر آیا اور کسریٰ کو جزیہ دینے کے لیے لکھا۔ اور لکھا کہ اگر جزیہ نہ دیا تو تجھے خراب کرڈالونگا مگر چونکہ وہ سمت نہایت محفوظ تہی۔ اور ارمینہ کی سرحد پر بہی خوب بندوبست تہا اس لئے کسریٰ نے خاقان کی تحریر کا کچہہ جواب نہ دیا۔ اور اپنی تہوڑی ہی فوج کو اوس سمت کے لیے کافی سمجہا۔ اور اسی وجہ سے جب خاقان آیا۔ تو اوسکا کچہہ بہی نہ کرسکا اور غایب و خاسر یہان سے اوسی لوٹنا پڑا۔ یہ خاقان وہ ہی ہی۔ کہ جس نے ہیاطلہ کے بادشاہ وزر کو قتل کیا اور اوسکے ملک سے بہت کچہہ مال و دولت لیگیا تہا

کسریٰ کے فتوحات رومیون پر

۱۵۸۔ منذر اور خالد کا جہگڑا اور کسریٰ کی فتوحات ملک شام مین اور شہر رومیہ کی آبادی۔ کسریٰ نوشیروان اور غطیانوس روم کے بادشاہ کے درمیان صلح تہی مگر ایک شخص خالد بن جبلہ کو بادشاہ روم نے شام کے عربون پر حاکم مقرر کیا تہا۔ اور منذر بن النعمان لخم کے ایک شخص کو کسریٰ نے عمان بحرین اور یمامہ سے طائف اور تمام حجاز پر عامل کردیا تہا ان دونو عاملون مین جہگڑا ہوا۔ اور خالد نے نعمان کے ملک پر تاخت و تاراج کی۔ اور اوس کے آدمیون کو بہت قتل کیا اور اوس کا مال و اسباب لوٹ لے گیا۔ کسریٰ نے غطیانوس کو لکھا۔ کہ باوجود اسکے کہ ہمارے اور آپ کے درمیان صلح ہے۔ مگر خالد نے منذر کے ساتھ ایسا ایسا کیا ہے۔ اب خالد سے وہ مال و اسباب جو وہ منذر کا لے گیا ہے واپس کرادیجئے۔ اور جن لوگون کو اوس نے قتل کیا ہی اوس کی دیت اوس ہی دلادیجئے۔ اور اس جہگڑے کا فیصلہ کرادیجئے۔ اور اگر آپ اس باب مین توجہ نہ کرینگے تو ہماری اور آپ کی صلح نہ رہیگی۔ جب اس طرح کے خط

کسریٰ نے کئی ایک غطیانوس کو لکھے اور اوس نے اس تحریر کی کچھ پروانہ کی۔ تو کسریٰ نے سامان درست کرکے روم پر چڑھائی کی۔ اور ننٹر ہزار سے زیادہ فوج لیکر غطیانوس پر گیا۔ اور جزیرہ پر ہوکر اوس کا گزر ہوا۔ وہان اوس نے شہر دارا اور شہر رہا کو لے لیا۔ اور دریا پار ہوکر شام مین پہونچا۔ اور منبج اور حلب اور انطاکیہ پر قبضہ کرلیا۔ یہ شہر شام مین نہایت اچھے مقام تھے۔ اور فامیہ اور حمص اور کتنے ہی شہرون کو لے لیا۔ اور وہان کے مال و اسباب لوٹ لیے۔ اور شہر انطاکیہ کے آدمیون کو لونڈی غلام بنالیا اور اونہین سواد کے ملک مین لے آیا۔ اور اون کے واسطے بیستون کے قریب ایک شہر انطاکیہ کی طرز پر آباد کیا۔ اور اون کو وہان بسادیا۔ اوسی شہر کو رومیہ کہا کرتے ہین اور اس رومیہ کے متعلق پانچ طسوج یعنی ضلع کیے۔ جن کے نام ہین طسوج النہروان الاعلےٰ طسوج النہروان الاوسط طسوج النہروان الاسفل طسوج بادرایا طسوج باکسایا۔ اور ان لونڈی غلامون کے لیے جنہین وہ انطاکیہ سے لایا تھا تنخواہین مقرر کردین۔ اور اون کا نگران ایک اہواز کے نصرانی کو ہی مقرر کیا۔ تاکہ دین کی موافقت کی وجہ سے وہ اُس سے مانوس رہین۔ رہے باقی شام اور مصر کے شہر۔ سو اونہین غطیانوس نے کسریٰ کو بہت روپیہ دیکر مول لے لیا۔ اور ہر سال اس امر کے عوض مین خراج دینا مقرر کیا کہ نوشیروان پھر اوس کے ملک پر تاخت نہ کرے۔ چنانچہ رومی ہر سال اوسے خراج برابر دیتے رہے۔

۱۵۹۔ نوشیروان کے فتوحات خزر یمن اور ہیاطلہ اور ماوراء النہر بلخ تک اور رسول اللہ کی ولادت اوس کے عہد مین۔

پھر نوشیروان روم سے خزر کی طرف جھکا۔ اور اونہین بھی خوب قتل کیا اور اون کا مال لوٹ لایا۔ اور اپنی رعایا کا اون سے انتقام لیا

پہر یمن کا قصد کیا۔ اور وہان بہی قتل و تاراج کیا۔ اور مدائن کو لوٹ آیا۔ اور پہر قلعہ سے ادہر
دہان سے لیکر بحرین اور عمان تک ملک فتح کر لیا۔ اور نعمان بن المنذر کو حیرہ پر مقرر کرکے
اوس کی بڑی تعظیم و توقیر کی۔ اور پہر ہیاطلہ کی طرف کوچ کیا۔ کہ اپنے دادا فیروز کا
اون سے انتقام لے۔ اس سے پہلے ہی نوشیروان خاقان سے رشتہ مصاہرت
کر چکا تھا۔ پہر نوشیروان ہیاطلہ کے ملک مین پہونچا۔ اور اون کے پادشاہ کو قتل کیا
اور سارا شاہی خاندان نیست و نابود کر ڈالا۔ اور اوس سے بڑہکر آگے بلخ اور ماوراء النہر
تک پہونچا۔ اور اوس کا لشکر فرغانہ مین جاکر مقیم ہوا۔ پہر مدائن کو لوٹ آیا۔ اور پرجان
پر چڑہائی کی۔ پہر وہان سے لوٹ کر یمن پر لشکر بہیجا۔ اور حبشیون کو قتل کرکے وہ ملک
اون سے لے لیا۔ اس نے کل اڑتالیس برس اور ایک روایت کے بموجب
سینتالیس برس حکومت کی۔

رسول اللہ صلعم اسی کے اخیر زمانہ مین پیدا ہوئے ہین اور کہتے ہین کہ عبداللہ بن عبدالمطلب
رسول اللہ کے والد ماجد بہی اسکے جلوس کے ۲۴ سنہ مین پیدا ہوئے تہے۔ اور خود
رسول اللہ صلعم ۴۲ سنہ مین تولد ہوئے تہے۔

۱۶۰۔ منذر ابن منذر اور نعمان ابن اسود اور ابو یعفر اور منذر ابن امرء القیس اور عمرو بن المنذر کی پادشاہی

ہشام ابن الکلبی نے بیان کیا ہے۔ کہ شاہان فارس کی طرف سے اسود ابن منذر کے بعد
اوسکا بہائی منذر ابن منذر ابن نعمان عرب کا حاکم ہوا۔ اور سات برس حکومت کی۔ پہر
اوسکے بعد نعمان ابن الاسود چار سال حکومت کرتا رہا۔ پہر اوسکے بعد ابو یعفر بن علقمہ
ابن مالک ابن عدی اللخمی تین برس حاکم رہا۔ پہر منذر ابن امرء القیس الکندی ہوا۔ جس کا
لقب ذوالقرنین (دو کاکلون والا) اس سبب سے تہا کہ اوسکی دو کاکلین تہین اور اسکی ماں کو ماء السما

کہتے تھے ۔ اور اوس کا نام تہا ماویہ بنت عمرو بن جشم بن النمر بن قاسط ۔ اس نے انچاس برس بادشاہی کی ۔ پہر اوسکے بعد عمرو بن المنذر سولہ برس بادشاہ رہا ۔ اس کی حکومت کے آٹھ برس اور آٹھ مہینے کے بعد رسول اللہ صلعم پیدا ہوئے ۔ اسوقت نوشیروان کی حکومت تھی اور اسی سال ابرہہ ہاتھی اور فوج لیکر مکہ پر آیا تھا ۔"

۱۶۱ ۔ نوشیروان کی فوج کی تاخت سراندیپ پر اور اوس کے عدل کی ایک کہانی ۔

پہر جب یمن کا ملک کسریٰ کے مطیع ہوگیا تو اوس نے بلاد ہند کے جزیرہ سراندیب پر جو جواہرات کا ملک ہے اپنے ایک سپہ سالار کو بہت لشکر دیکر روانہ کیا ۔ اوس سپہ سالار نے اوس کے بادشاہ سے لڑکر اوسے قتل کر دیا ۔ اور جزیرہ پر قبضہ کر لیا ۔ اور وہان سے کسریٰ کے پاس بہت مال و اسباب اور کثرت سے جواہر لے گیا ۔

بلاد فرس مین پہلے شغال نہ تھے ۔ کسریٰ نوشیروان کے زمانہ مین ترکون کے ملک سے یہ فارس مین آئے کسریٰ کو یہ بہت ناگوار گزرا ۔ اور موبد موبدان کو بلایا ۔ اور اوس سے کہا ۔ کہ یہ درندے ہمنے سنا ہے کہ ہمارے ملک مین آئے ہین ۔ اور یہ بڑے تعجب کی بات ہے ۔ اس کا کیا بندوبست کیا جاے ۔ موبد موبدان نے کہا ۔ کہ مین نے اپنے فقہا سے سنا ہے وہ کہا کرتے ہین ۔ کہ جب کسی ملک مین عدل سے ظلم کا پلہ بھاری ہو ۔ اور وہان لوگ ظلم کرتے ہون ۔ تو اوس ملک پر دشمنون کے حملے ہوا کرتے ہین ۔ اور ایسی ہی بلائین اوس پر آتی رہتی ہین ۔ کہ جنہین وہ لوگ پسند نہین کرتے ۔ اسی مین کسریٰ کو خبر آئی ۔ کہ ترکون کے چند لوگ مجتمع ہو کر اوس کی سرحد پر چڑھ آئے ہین ۔ اس لیے اوس نے وزرا اور عمال کو حکم دیا ۔ کہ عدل سے سرمو تجاوز نہ کرین ۔ اور ہر کام مین عدل و انصاف کو ملحوظ رکہین ۔ جب اس حکم کے مطابق

تعمیل ہوئی۔ تو اللہ تعالیٰ نے اوس کے ملک سے بغیر لڑائی کے ہی اوسکے دشمنون کو پھیر دیا۔ اور لڑائی کرنا ہی نہ پڑی۔

نوشیروان کے معاملات ارمینہ اور آذربائیجان مین

۱۶۲ - ارمینہ پر نوشیروان کا قبضہ اور شابران مسقط باب الابواب سغدبیل باب اللان اردبیل کا آباد کرنا۔

ارمینہ اور آذربائیجان کا کچھہ حصہ تو رومیون کے کے قبضہ مین تہا۔ اور کچھہ حصہ خزرون کے دخل مین تہا۔ اور اسواسطے قباد نے اس سمت مین ایک دیوار بنوادی تہی۔ کہ اوس سے دشمن کی روک ہوتی رہی۔ جب وہ مرگیا اور بیٹا بادشاہ ہوا۔ اور اوس کی حکومت قوی ہوگئی تو وہ فرغانہ اور برجان کو گیا۔ پہر جب وہان سے لوٹ کر آیا تو اوس نے شہر شابران شہر مسقط اور شہر باب الابواب آباد کیا۔ اس کا نام باب الابواب اس وجہہ سے رکہا۔ کہ یہ شہر پہاڑ کی گہاٹیون اور راستون مین بستا ہے۔ اور جن لوگون کو اوس نے یہان آباد کیا۔ اون کا نام سیاسگین رکہا۔ اور ان شہرون کے سوا اور شہر بہی بسائے۔ اور اس باب الابواب کے ہر دروازے کے واسطے ایک ایک قصر سنگین بنایا۔ اور خزران کے ملک مین شہر سغدبیل بسایا۔ اور اوسمین سغد اور اہل فارس کو آباد کیا۔ اور باب اللان کو بہی آباد کیا۔ اور ارمینہ مین جو علاقہ رومیون کے قبضہ مین تہا وہ سب اون سے چہین لیا۔ اور شہر اردبیل بسایا اور کتنے ہی قلعے بنائے۔

۱۶۳ - ترکستان اور فارس کے درمیان نوشیروان کا دیوار بنوانا

اور خاقان ترک کو خطوط لکہے اور اوس سے صلح کرلی اور اوس کی بیٹی سے اپنا نکاح کیا اور اپنی بیٹی اوسے

دی۔ لیکن درحقیقت وہ لڑکی جو کسریٰ نے خاقان کو بھیجی تھی وہ اوسکی بیٹی نہ تھی بلکہ ایک لڑکی تھی جو اوس کی کسی عورت نے لیکر پال لی تھی۔ اور ایک روایت یہ بھی ہے۔ کہ وہ اوس کی بیٹی ہی تھی۔ مگر ترکون کے بادشاہ نے اپنی بیٹی ہی دی تھی۔ اور یہ دونو آئے اور ایک دوسرے سے ملاقات کی۔ نوشیروان نے اپنے معتبرون مین سے چند آدمیون کو مقرر کیا کہ ترکون کے لشکر کے ایک سمت مین گھس جائین اور وہان آگ لگا دین۔ تب اونہون نے ایسا کیا۔ تو خاقان نے اس کی شکایت کی۔ نوشیروان نے کہا۔ اس بات کا مجھکو علم نہین۔ چند روز کے بعد پھر نوشیروان نے ایسا ہی کیا۔ اس سے ترکون کا بادشاہ ناراض ہوا۔ مگر نوشیروان نے رفق وملاطفت کے ساتھ اوسے ٹال دیا۔ اور عذر کر بھیجا۔ پھر نوشیروان نے اپنے لشکر کے ایک سمت مین آگ لگوا دی۔ جہان کچھ گھاس کے پھیر پڑے ہوئے تھے۔ جب صبح ہوئی تو خاقان سے نوشیروان نے اس کی شکایت کی۔ اور کہا۔ کہ تو نے جو مجھ پر جھوٹی تہمت لگائی تھی اوس کا بدلہ بھی تو نے کر دکھایا خاقان نے قسم کھائی۔ کہ مین نے تو ایسا نہین کیا ہے مجھے اس کا کچھ علم نہین ہے۔

اس پر نوشیروان نے اوس سے کہلا بھیجا۔ کہ ہمارے اور آپ کے لشکرون کو ہماری آپ کی صلح ناگوار گذری ہے کیونکہ صلح کے زمانہ مین نہ تو اون کو بڑی بڑی تنخواہین ملتی ہین اور نہ لوٹ کے مال ملتے ہین۔ اور اسی وجہ سے مجھے اندیشہ ہے کہ یہ لشکرون کے لوگ کوئی نہ کوئی ایسا فتنہ دفساد نہ کر بیٹھین جس سے ہمارے آپ کے دلون مین رنج پیدا ہو جائے اور پھر ہم پہلی ہی ہی عداوت کرنے لگین۔ اس لئے اگر آپ اجازت دین تو مین آپ کے اور اپنے ملک کے درمیان ایک دیوار بنوا دون۔ اور اوسمین دروازے

لگا دے جائین۔ کہ وہ ہی شخص ادہر سے اُدہر اور اُدہر سے ادہر آئے جائے جسے مین اور آپ آنے جانے کی اجازت دین۔ خاقان نے اس بات کو قبول کر لیا۔ اس واسطے نوشیروان نے ایک دیوار بنوائی جو سمندر سے پہاڑ کی چوٹیون تک چلی گئی۔ اور اوس دیوار مین آہنی دروازے لگوائے اور اون پر دربان مقرر کیے۔

کسی نے خاقان سے یہ بہی کہا تھا۔ کہ نوشیروان نے تجھے دغا دی۔ اور تجھے اپنی بیٹی نہین دی ہے اور اپنے ملک کی بہی تجھ سے حفاظت کر لی ہے۔ مگر باوجود اس کے خاقان نوشیروان کا کچھ بہی نہ کر سکا اور خاموش رہنا پڑا۔

اور نوشیروان نے چارون طرف سردار مقرر کر دئے تھے۔ اون مین سے صاحب السریر اور فیلان شاہ اور کر دسقط وغیرہ تھے۔ پہر ار مینہ اس وقت سے ظہور اسلام تک برابر اہل فارس کے قبضہ مین رہا۔ اوس وقت کتنے ہی سیاسجین یا سیاسگین نے اپنے قلعون اور شہرون کو چہوڑ دیا تھا۔ اور وہ مقامات خراب و ویران ہو گیے تھے۔ اور رومی اور خزر لوگون نے اون پر قبضہ کر لیا تھا۔ پہر اس حالت مین اسلام کا ظہور ہوا۔

واقعہ فیل

۱۶۴۔ ابرہہ کا صنعا مین قلیس بنوانا اور خانہ کعبہ کو گرانے کے ارادہ سے روانہ ہونا۔

جب ابرہہ کی حکومت کو یمن مین ایک مدت ہو گئی۔ اور اوسے وہان خوب استقلال ہو گیا۔ تو اوس نے وہان صنعا مین قلیس بنوایا۔ جو ایک کنیسہ ہے جس کے مثل کہین اوس زمانہ مین نظر نہین آتا تہا۔ پہر اوس نے نجاشی کو لکھا۔ کہ مین نے تیرے واسطے ایسا ایک کنیسہ بنوایا ہے کہ جس کا کہین نظیر نہین ہے اور اسی پر مین قناعت

نہین کرونگا۔ بلکہ عرب کے حجاج کا مین اسی کو زیارت گاہ بناونگا۔ جب اس بات
کی عربون مین شہرت ہوئی تو نساۃ کے بنی فقیم قبیلہ کے ایک شخص کو غصہ آیا۔ اور
وہان کنیسہ مین آکر ہگ گیا۔ اور پہر اپنے لوگون مین چلا گیا۔ اس بات کی ابرہہ کو خبر دی
گئی۔ اور لوگون نے اوس سے کہا۔ کہ یہ کام مکہ کے اوس خاندان کا ہے جن
کے پاس لوگ حج کو جایا کرتے ہین۔ اونہون نے جب سنا۔ کہ حجاج کے لیے
یہ مقام مزار بنایا جائیگا۔ تو اونہین غصہ آگیا۔ اور یہ حرکت یہان کر گیے۔
اس سے ابرہہ کو نہایت غصہ آیا۔ اور قسم کہائی۔ کہ مین کعبہ کو جاؤنگا۔ اور اوسے
منہدم کر دونگا۔ اور حبشیون کو تیار کر کے وہان سے روانہ ہوا۔ اور ایک ہاتہی محمود
نام اوس کے ساتھ تہا۔ ایک روایت مین ہے۔ کہ اوس کے ساتہہ تیرہ ہاتی تھے
جو محمود کے پیچہے پیچہے چلتے تہے۔ مگر اللہ سبحانہ تعالی نے فیل بصیغہ واحد بیان کیا
ہے۔ اوس سے مطلب بڑے ہاتی محمود سے ہے۔ ہاتیون کی تعداد کی نسبت
مختلف روایتین ہین۔

۱۶۵۔ ذو نفر اور نفیل کا تعرض راستہ مین اور ابو رغال جب ابرہہ روانہ ہوا۔ تو عربون نے سنکر
اوس پر جہاد کرنا ضروری سمجہا اور اشراف یمن مین سے ایک شخص ذو نفر نام اوس کے
آگے آیا۔ اور لڑائی مین شکست کہا کر پکڑا گیا۔ اور ابرہہ نے چاہا کہ اوسے قتل کر دے
مگر غالباً اس مہم کے انجام دے لینے تک) اوسے قید رکہہ چہوڑا۔ پہر آگے بڑہا
تو راستہ مین ایک اور شخص نفیل بن حبیب الخثعمی نکل کر اوس سے لڑا۔ اور شکست
کہا کر پکڑا گیا۔ اور ابرہہ سے راستہ بتانے کے وعدہ پر رہائی پائی۔ جب ہوتے ہوتے
ابرہہ طائف مین آیا۔ تو ثقیف نے اوسے اپنا ایک شخص ابو رغال راستہ بتانے

کے واسطے ہمراہی مین دیا۔ جب یہ معمس مین آیا تو وہان مرگیا۔ اوس جگہہ عرب لوگ ابو رغال کی قبر پر پتہر مارا کرتے ہین۔ یہ اسی شخص کی قبر ہے۔ جس پر پتہر مارے جاتے ہین۔

۱۶۶۔ اسود کا مکہ والون کے اونٹ لیجانا اور حناطہ کا عبد المطلب کے پاس آنا۔ پہر ابرہہ نے اسود ابن مقصود کو مکہ کی طرف بہیجا۔ اور وہ وہان کے لوگون کے اونٹ وغیرہ پکڑ لے گیا۔ اور انہین کے ساتہ عبد المطلب بن ہاشم کے بہی دو سو اونٹ لے گیا۔ پہر ابرہہ نے ایک اور شخص حناط الحمیری کو مکہ کو بہیجا۔ اور کہا قریش کے سردار سے کہو۔ کہ مین تم سے لڑنے کے لیے نہین آیا ہون۔ مین آیا ہون۔ کہ صرف بیت کو گرا دون۔ اگر تم اس کے گرانے مین میری مزاحمت نہ کرو تو مین تم سے کچہہ نہ کہون گا۔ جب یہ بات اوس نے عبد المطلب سے کہی۔ تو اونہون نے کہا۔ واللہ ہم اوس سے لڑنا نہین چاہتے ہین۔ یہ تو بیت اللہ اور بیت ابراہیم الخلیل ہے اگر خدا کو اوس کی حفاظت منظور ہوگی۔ تو وہ آپ اوس کی حفاظت کرے گا وہ اوس کا گہر اور اوس کا حرم ہے۔ اور اگر اوسے یہ منظور نہین تو ہم مین اوس کے بچاو کی کچہہ طاقت نہین ہے۔

۱۶۷۔ عبد المطلب کا ذو نفر اور انیس کی سفارش سے ابرہہ کے پاس جانا اور اوس سے صرف اونٹ مانگنا اور خانہ کعبہ کے لیے کچہہ نہ کہنا اس پر حناطہ نے اون سے کہا۔ تو میرے ساتہہ پادشاہ پاس چلو اس واسطے عبد المطلب اوسکے ساتہہ گیے۔ اور پادشاہ کے لشکر مین پہونچے۔ اور وہان جا کر ذی نفر کا پتا پوچہا۔ جو اون کا دوست تہا۔ لوگون نے بتا دیا کہ وہ فلان جگہہ مجبس مین ہے عبد المطلب نے اوس سے پوچہا۔ کہ اس معاملہ مین

تو ہماری کچہہ مدد کرسکتا ہے۔ اوس نے کہا۔ ایک قیدی کیا مدد کرسکتا ہے۔ جو ایک
بادشاہ کے ہاتہہ مین مقید ہے جب چاہے وہ اوسے مارڈالے۔ ہان البتہ انیس
جو ہاتیون کا سردار ہے۔ وہ میرا دوست ہے۔ اوس سے مین کچہہ کہتا ہون۔ اور
تیرے درجہ کا حال بیان کرتا ہون۔ اور اوس سے درخواست کرتا ہون۔ کہ وہ تجھے
بادشاہ تک پہونچا دے۔ اور جو تو چاہتا ہے وہ اوس سے کہہ لے اور اگر ممکن ہو تو
تیری کسی قدر سفارش کردے۔ عبدالمطلب نے کہا بس اتنا ہی کافی ہے۔ اوس نے
انیس کو بلایا جب وہ آیا تو اوس سے عبدالمطلب کی سفارش کی۔ اور کہا۔ کہ یہ قریش
کا سردار ہے۔ انیس نے ابرہہ سے ذکر کیا اور کہا کہ یہ قریش کا سردار ہے۔ اور تجھسے
ملنا چاہتا ہے۔ ابرہہ نے اونہین اپنے پاس بلالیا۔

عبدالمطلب ایک بڑے توانا اور خوبصورت جوان تہے۔ جب ابرہہ نے
دیکہا تو اوس کے دل مین اون کی عظمت بیٹہہ گئی۔ اور اوس نے اون کی تعظیم کی۔
اور تخت سے اتر پڑا۔ اور فرش پر اون کے ساتہہ آکر بیٹہہ گیا اور اپنے برابر اونہین بٹھا
لیا۔ اور ترجمان سے کہا۔ کہ پوچہو آپ کیا چاہتے ہین۔ ترجمان نے اون سے پوچھا
تو عبدالمطلب نے کہا۔ مین چاہتا ہون۔ کہ میرے دوسو اونٹ جو لے لئے ہین
وہ واپس دلائے جائین۔ ابرہہ نے ترجمان سے کہا۔ ان سے کہدو۔ کہ مین نے
آپ کی صورت جب دیکھی تہی تو آپ کو بہت اچھا سمجہا تہا۔ لیکن جب آپ سے میری
بات چیت ہوئی تو وہ عظمت جو آپ کی طرف سے میرے دل مین تہی وہ جاتی رہی
آپ نے اپنے اونٹون کا مجہہ سے سوال کیا۔ اور جو آپ کا اور آپ کے آبا و اجداد کا
دین ہے اوسکا کچہہ سوال نہ کیا جسکے گرانے کے لیے مین آیا ہون عبدالمطلب نے کہا۔ مین تو

اونٹون کا مالک ہون۔ اور اس بیت کا مالک پروردگار ہے۔ وہ اوس کی خود حفاظت کریگا۔ ابرہہ نے کہا۔ وہ تو مجھ سے اوس کی حفاظت نہ کرے گا۔ اور حکم دیا۔ کہ ان کے اونٹ دلائے جائین۔

جب اونہون نے اونٹ لے لیے۔ تو اون کے گلے مین جوتیان ڈالین اور اون کو ہدیہ اور قربانی کے طور پر حرم مین چھوڑ دیا کہ اون مین سے کچھ کھو جائے تو اللہ تعالیٰ کو غصہ آجائے۔

۱۶۸۔ عبد المطلب کی مناجات اور قریش کا پہاڑون مین جا چھپنا۔

جب عبد المطلب قریش کی طرف لوٹ کر آئے۔ تو اونہین اس معاملہ کی خبر دی۔ اور اون سے کہا۔ کہ مکہ سے نکلکر چلے جائین۔ اور حبش کے ظلم کے خوف سے پہاڑون کی چوٹیون پر جا چھپین پھر عبد المطلب کعبہ کے دروازہ کے حلقہ کو پکڑ کر کھڑے ہوئے اور چند اور لوگ بھی قریش کے اونکے ساتھ ہوئے اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی۔ اور ابرہہ کے مقابلہ مین اوس سے مدد چاہی۔ اور عبد المطلب نے حلقہ باب کعبہ کو پکڑے پکڑے یہ مناجات کی ؏

یَارَبِّ لَا اَرْجُوْ لَھُمْ سِوَاکَا	یَارَبِّ فَامْنَعْ مِنْھُمْ حِمَاکَا
اے پروردگار مجھکو تیرے سوا اونکے لئے اور کسی سے کچھ امید نہین۔ تو ہی اے پروردگار اپنی چیز کو اون حبشیون سے بچا	
اِنَّ عَدُوَّ الْبَیْتِ مَنْ عَادَاکَا	اِمْنَعْھُمْ اَنْ یُّخَرِّبُوْا فِنَاکَا
بیت کا دشمن وہ ہی شخص ہے جو تیرا دشمن ہے	اس لیے تو اونہین روک کہ وہ تیرے صحن کو خراب نہ کرین
اور یہ بھی مناجات کی ؏	
لَاھُمَّ اِنَّ الْعَبْدَ یَمْنَعُ	رَحْلَہٗ فَامْنَعْ رِحَالَکْ
اے اللہ ہر ایک بندہ اپنے گھر کی چیزون کی حفاظت کرتا ہے تو اپنے گھر کی چیزون کی حفاظت کر	

لَا یَغْلِبَنَّ صَلِیْبُهُمْ	وَمِحَالُهُمْ اَبَدًا مِحَالَكْ

ایسا ہرگز نہ کرکہ اون کی صلیب غالب ہوجائے - اور اون کی قوت تیری قوت پر بہی غالب آجائے

وَلَئِنْ فَعَلْتَ فَاِنَّهٗ	اَمْرٌ تُتِمُّ بِهٖ فَعَالَكْ

اور اگر تونے ایسا کردیا - توظاہر ہے - کہ یہ ایسا کام ہے - جس سے تیرے کام پورے ہوتے ہین

اَنْتَ الَّذِیْ اِنْ جَاءَ بَاغٍ	نَرْتَجِیْكَ لَهٗ فَذَالَكْ

توہی وہ شخص ہے کہ اگر کوئی باغی آئے تواوسکے دفع کی ہم تجہسے ہی امید کرسکتے ہین چنانچہ یہ ایسا ہی وقت ہے

فَالَمْ یَجُوْا اِلَّا سِوٰی	خِزْیٍ وَّتُهْلِكُهُمْ هُنَالِكْ

اونہین ذلت وخواری کے سوا اورکچہہ نہین ملا - تواونہین وہین ہلاک کرڈال ÷ ÷ ÷

لَمْ اَسْمَعْ بِاَرْجَسَ مِنْ رِجَالٍ	جَسَ مِنْهُمْ یَبْغُوْا قِتَالَكْ

ہین نے اون سے زیادہ اخبث کبہی کسی کو نہین سنا - اندہیر تو دیکھو وہ تجھ سے لڑنا چاہتے ہین -

جَرُّوْا جُمُوْعَ بِلَادِهِمْ	وَالْفِیْلَ کَیْ یَسْبُوْا عِیَالَكْ

اوراپنے ملک کے لوگون کواور ہاتیون کو یہان لے آئے ہین - کہ تیرے عیال کو لونڈی غلام بناکرلیجائین

عَمَدُوْا حِمَاكَ بِكَیْدِهِمْ	جَهْلًا وَّمَا رَقَبُوْا جَلَالَكْ

اونہون نے ازراہ جہالت تیرے ننگ وناموس کی تخریب کاارادہ کیا ہے - اور تیرے جلال کا کچہہ اندیشہ نہ کیا

اِنْ کُنْتَ تَارِکَهُمْ	وَکَعْبَتَنَا فَاَمْرٌ مَّا بَدَا لَكْ

اگر تواونہین اور ہمارے کعبہ کو چہوڑدیگا کہ جو چاہین وہ اوسکے ساتہہ کرین توجوبات ہوگی وہ تجہہ پر ظاہر ہے

پہر عبدالمطلب نے باب کعبہ کے حلقہ کو چہوڑدیا - اور وہ اوراون کے ساتہی قریش پہاڑون کی گہاٹیون مین جاچہپے اورانتظار کرنے لگے - کہ جب ابرہہ مکہ مین آئے تو دیکہین کہ کیاکرتا ہے -

۱۶۹- ابرہہ کی اور اوسکے لشکر کی تباہی اور نفیل کے اشعار

جب صبح ہوئی تو ابرہہ نے مکہ مین جانے کی تیاری کی اور اپنے ہاتی کو جس کا نام محمود تھا تیار کیا۔ اور ابرہہ کا کامل ارادہ ہوگیا کہ بیت کو گرادے اور یمن کو لوٹ جاے۔ جب اونہون نے ہاتی کو سیدہا کیا۔ تو نفیل بن حبیب الخثعمی آگے آیا۔ اور اوس کے کان پکڑے۔ اور کہا محمود لوٹ جا۔ جہان سے تو آیا ہے وہین تیرا لوٹنا اچہا ہے۔ یہ اللہ کا شہر اور حرم ہے پہر اوس کے کان چہوڑ دیئے۔ ہاتی اس پر زمین پر پڑ گیا۔ اور نفیل کو مکہ پر اون کا جانا بہت ناگوار ہوا۔ اور پہاڑون پر چلا گیا۔ اون لوگون نے ہاتی کو مارا۔ مگر وہ آگے نہ بڑہا۔ لیکن جب یمن کی طرف کو چلایا۔ تو کہڑا ہوگیا۔ اور دوڑ چلا۔ شام کی طرف چلایا تو بہی چلا مشرق کو چلایا تو بہی اسی طرح چلا۔ پہر جب مکہ کو چلایا تو پہر زمین پر گر گیا۔

پہر اللہ تعالی نے پرندون کے غول سمندر سے بہیجے۔ جو خطاف (دیا پرستو یعنی ابابیل) کی طرح کے جانور تہے ہر ایک پرندہ کے پاس تین تین پتہر تہے۔ ایک چونچ مین اور دو پنجون مین۔ وہ پتہر اونہون نے اونکے مارے یہ پتہر اتنے بڑے تہے جتنا بڑا چنے کا یا مسور کا دانہ ہوتا ہے۔ اور پتہر جس کے لگتا وہ مرجاتا تہا۔

پہر اللہ تعالی نے اون پر سیل بہیجا۔ جس نے اونہین لیجا کر سمندر مین ڈالدیا۔ اور جو بچ گیے وہ ابرہہ کے ساتہ بہاگے اور جدہر سے آئے تہے اوس راستہ پر دوڑ چلے۔ اور نفیل کو پکارنے لگے۔ کہ اون کو یمن کا راستہ بتائے یہ دیکہکر نفیل نے جب اللہ تعالی کا یہ عذاب اون پر دیکہا تو کہا۔

وَالْاَشْرَمُ الْمَغْلُوْبُ غَیْرُ الْغَالِبِ	اَیْنَ الْمَفَرُّ وَالْاِلٰہُ الطَّالِبُ

اب کہان بہاگے جاتے ہو خدا اس وقت تمہین ڈہونڈ رہا ہے۔ اور اشرم مغلوب ہے غالب نہین ہے

اور یہ بہی اوسی نے کہا ہے۔

اَلَاحُیِّیتِ عَنَّا یَارُدَیْنَا
نَعِمْنَاکُمْ مَعَ الْاِصْبَاحِ عَیْنَا

ای ردنیا جو شاعر کی عورت کا نام معلوم ہوتا ہی اتو نے ہمین سلام کیون نہ کہلا بہیجا ہمنی تو صبح کیوقت کہا تہا اَنْعَمَ اللّٰہُ بِکُمْ عَیْنًا یعنی اسد تعالی تمہاری آنکہین

اَتَانَا قَابِسٌ مِنْکُمْ عِشَاءً
فَلَمْ نَقْدِرْ لِقَابِسِکُمْ لَدَیْنَا

تمہارا آگ مانگنے والا ہمارے پاس عشا کے وقت آیا تہا۔ مگر ہمکو اتنی قدرت نہ ہوئی۔ کہ تمہاری آگ مانگنے والیکا ہم مدعا پورا کرتے

رُدَیْنَۃُ لَوْ رَاَیْتِ وَلَا تَرِیْہِ
لَدٰی جَنْبِ الْمُحَصَّبِ مَارَاَیْنَا

اے ردنیا جو کچہہ ہم نے جنب المحصب کے مقام مین دیکہا اگر تو اوسے دیکہتی جس کا دیکہنا بڑا مشکل کام تہا

اِذَا لَعَذَرْتِنِیْ وَحَمِدْتِ رَاْئِیْ
وَلَمْ تَاْسِیْ لِمَا قَدْ فَاتَ بَیْنَا

تو تو مجہے معذور سمجہتی اور میری رائے کی تعریف کرتی۔ اور جو کچہہ ہمارے درمیان گذر گیا اوس پر افسوس نہ کرتی۔

حَمِدْتُ اللّٰہَ اِذْ عَایَنْتُ طَیْرًا
وَخِفْتُ حِجَارَۃً تُلْقٰی عَلَیْنَا

جبکہ مین نے پرندون کو دیکہا تو اسد تعالی کی حمد و ثنا کی۔ اور مجہے خوف ہوا کہ پتہر کہین ہم پر تو نہین گر پڑے

وَکُلُّ الْقَوْمِ یَسْئَلُ عَنْ نُفَیْلٍ
کَاَنَّ عَلَیَّ لِلْحُبْشَانِ دَیْنَا

اور سب لوگ اون حبشیونین کے نفیل نفیل پوچہتے تہے (کہ راستہ بتادے) گویا کہ حبشیونکا مجہہ پر قرض چاہیے تہا۔

غرض جب وہ نکلے تو جہان پانی دیکہتے وہان گر جاتے تہے۔ اور ابرہہ کے جسم مین بہی اوسکا اثر ہوا۔ جس سے اوسکے بدن کے ایک ایک عضو ہو کر گرنے لگے۔ اور رفتہ رفتہ صنعا تک اوسے لائے۔ یہان وہ ایک مرغ کے بچے کی طرح ہو گیا تہا۔ اور مرنے سے پہلے ہی اوس کا سینہ چر گیا اور دل نکل پڑا تہا۔

۱۷۰۔ یمن مین یکسوم کی بادشاہی جب ابرہہ مر گیا۔ تو اوسکے بعد اوس کا بیٹا یکسوم بادشاہ ہوا۔ اور ابرہہ کو ابو یکسوم کہتے تہے۔ اور حمیرون کو اوس نے ذلیل و خوار کیا۔ اور یمن

اوس کا تابع ہوگیا - اور حبشیون نے اون کی عورتین گھردن مین ڈال لین - اور مردون کو مار ڈالا - اور اون کے بیٹون کو اپنے اور عربون کے درمیان ترجمان مقرر کیا -

۱۷۱ - عبد المطلب اور ابو مسعود ثقفی کا حبشیون کے جواہر اور سونا لینا اور عربون مین قریش کے اہل اللہ ہونے کی شہرت اور چیچک وغیرہ کی نسبت عرب کے خیالات -

جب اللہ تعالیٰ نے حبشیون کو ہلاک کردیا - اور اون کا بادشاہ اور جو ہمراہی بچے وہ لوٹ گئے اور عبد المطلب صبح ہی صبح پہاڑ پر سے اُتر کر آئے - کہ دیکھین حبشی کیا کر رہے ہین - اس وقت اون کے ساتھ ابو مسعود ثقفی بھی تہا - تو ا دن دونو نے آدمیون کے چلنے پھرنے کی کوئی آہٹ نہ سنی - اس واسطے عبد المطلب حبشیون کے لشکر مین گئے دیکھتے کیا ہین - کہ وہ لوگ تو مرے پڑے ہین - پھر عبد المطلب نے دو گڑہے کہدوائے اور اون مین جو سونا اور جواہرات اون کے اور ابو مسعود کے تھے اونہین بھروا دیا اور لوگون مین جاکر ندا کی - جس سے وہ لوٹ کر آئے - اور جو کچھ ان دونون نے چیزین لے لی تھین اون سے جو باقی بچ رہی تہین وہ اونہون نے آکر لے لین اس سے عبد المطلب خوب مالدار ہوگئے - اور اپنی اخیر عمر تک خوب تونگر رہے - پھر اللہ تعالیٰ نے سیل بھیجا - اور اوسمین ہوکر حبشیون کی لاشین سمندر مین چلی گئین - اکثر اہل سیر نے یہ بیان کیا ہے - کہ کھسرا اور چیچک عرب کے ملک مین اسی سال کے بعد سے دکھائی دی ہے - اور ایسے ہی یہ بھی اونہون نے لکھا ہے کہ عشر (آگ کا درخت) راۓ دَرمَنہ (حریتہ) بھی عرب مین پہلے نہ تھا یہ درخت بھی اسی سال کے بعد ہوئے ہین - لیکن یہ ایسی باتین ہین - کہ جن کی کچھ سند نہین - یہ امراض اور اشجار قبل فیل کے بھی اوس زمانہ سے وہان موجود تھے -

کہ اللہ تعالی نے اپنی مخلوق کو پیدا کیا تھا۔
غرض جب اللہ تعالی نے کعبہ سے حبشیون کو پھیر دیا۔ اور اون پر یہ مصائب نازل ہوئین تو عربون کے نزدیک قریش کا بڑا درجہ ہوگیا۔ اور اون مین شہرت ہوگئی۔ کہ وہ اہل اللہ ہین۔ اور اللہ تعالی نے اونکے عوض اون کے دشمنون کو مارا ہے۔
پھر یکسوم بھی مرگیا۔ اور اوس کے بعد اوسکا بھائی مسروق بادشاہ ہوا۔

حبشیون کا یمن سے اخراج اور حمیرون کی مکرر پادشاہی

۱۷۲۔ مسروق کی یمن مین پادشاہی اور سیف کا کسریٰ کے پاس مدد کے لیے جانا۔

جب یکسوم مرگیا۔ تو اوس کا بھائی مسروق بن ابرہہ پادشاہ ہوا یہی شخص ہے جسے دہرز نے آکر قتل کیا ہے۔ جب یمن والون پر حبشیون کی طرف سے بڑی سختی ہوئی۔ تو سیف بن ذی یزن یمن سے نکلا۔ جس کی کنیت ابومرہ اور ایک روایت مین ہو کہ ذی یزن ابومرہ تھی۔ اور رفتہ رفتہ وہ قیصر کے پاس پہونچا۔ اور کسریٰ کے پاس اس واسطے نہ گیا۔ کہ اوس نے اوسکے باپ کے ساتھہ نصرت دینے مین لیت ولعل کیا تھا۔ کیونکہ اس کا باپ کسریٰ نوشیروان کے پاس اوس وقت گیا تھا جب کہ اوس کی عورت حبشیون نے چھین لی تھی۔ اور کسریٰ سے اوس نے حبشیون کے مقابلہ مین مدد مانگی تھی۔ کسریٰ نے اوس سے وعدہ بھی کیا تھا۔ اس وعدہ کے سبب سے وہ وہان ٹھیرا۔ اور اسی انتظار مین کسریٰ کے دروازہ پر ہی مرگیا۔ اس زمانہ مین اوس کا بیٹا سیف اپنی مان کے پاس ابرہہ کے سایہ مین پرورش پاتا تھا۔ اور یہ جانتا تھا کہ ابرہہ ہی اوسکا باپ ہے ایک مرتبہ ابرہہ کے بیٹے نے اوسے گالی دی۔ اور اوس کے

باپ کوبھی بُرا بھلا کہا۔ تو سیف نے اپنی مان سے جاکر اپنے باپ کا حال پوچھا تب اوس نے بہت گفتگو کے بعد اوسے اصل حقیقت سے آگاہ کیا۔ پھر بھی سیف ایک مدت تک وہین رہا۔ اور اسی مین ابرہہ اور یکسوم مر گیے۔

پھر وہ قیصر کے پاس گیا۔ مگر روم کے بادشاہ نے چونکہ وہ حبشیون کے ہم مذہب تہے اوسے مدد دینا پسند نہ کیا۔ اس لیے وہ کسریٰ کے پاس آیا۔ اور ایک روز اوسکی سواری کے سامنے آکہڑا ہوا۔ اور عرض کیا۔ کہ تیرے پاس میری میراث ہے کسریٰ نے اپنے دربار مین جاکر اوسے بلایا۔ اور پوچھا کہ تو کون ہے۔ اور کیسی تیری میراث ہے۔ سیف نے کہا۔ مین اوس شیخ یمانی کا بیٹا ہون جس سے تونے نصرت کا وعدہ کیا تہا۔ اور وہ اس وعدہ کے ایفار کے انتظار مین تیرے دروازہ پر ہی مر گیا۔ یہ وعدہ میرا حق ہے اور وہی میری میراث ہے۔ اس پر کسریٰ کے دل مین رحم آگیا۔ اور کہا تیرا ملک بہت دور ہے۔ اور کچھ ایسی زرخیز جگہہ بہی نہین ہی اور راستہ بڑا خراب ہے اور پھر اوسے کچھہ درہم بھی عطا کیے۔ لیکن جب یہ دربار سے لوٹا تو اس نے وہ درہم نثار کردیے۔ اور لوگون نے لوٹ لیے۔ کسریٰ نے جب سنا تو اس سے پوچھا۔ کہ تو نے ایسا کیون کیا۔ سیف نے کہا۔ مین یہان روپیہ پیسا لینے کو نہین آیا ہون۔ مین تو یہان سے (سپاہ کے) آدمی لینے کو آیا ہون اور اسواسطے آیا ہون۔ کہ بادشاہ مجھے ذلت وخواری سے بچادے۔ میرے یہان سونے چاندی کے پہاڑ کہڑے ہین۔ مین سونے چاندی کو لیکر کیا کرونگا کسریٰ کو اس سے بڑا تعجب ہوا۔ اور دل مین کہا۔ کہ یہ بیچارہ سمجھتا ہے کہ مجھ سے بھی بڑہکر یہ اپنے ملک کے حال سے واقف ہے۔

۱۷۳ - کسری کا سیف بن ذی یزن کے ساتھ وہزر کو بہیجنا -

پہر کسری نے اوس کے ساتھ لشکر بہیجنے مین اپنے وزرا سے مشورہ لیا - موبد موبدان نے کہا - اے پادشاہ یہ لڑکا تیرے یہان آیا ہے اوراس کا باپ بہی تیرے دروازی پر مر گیا ہے اس لیے اوس کا حق ہے - اور تو نے اوس سے پہلے نصرت کا بہی وعدہ کیا تہا - تیرے قید خانہ مین بہت جوان مرد اور بہادر لوگ قید پڑے ہین - اگر اون لوگون کو اسکے ساتہ بہیجدیا جاے تو بہت اچہا ہے کیونکہ اگر اونکی فتح ہوگی تو وہ پادشاہ کی فتح ہوگی اور اگر وہ مارے گئے تو پادشاہ کو بہی اون سے کہٹکا جاتا رہیگا - اور اوس کے ملک والون کو چین ہو جائیگا - کسری نے کہا بیشک یہ بات بہت اچہی ہے - اسواسطے اوس نے قیدیون کو شمار کرایا تو آٹھ سو آدمی وہان جانے کے لایق نکلے - پہر اوس نے اپنے سردارون مین سے اون پر ایک سردار مقرر کیا - جس کا نام وہزر تہا - اور ایک روایت مین ہے - کہ یہ شخص بہی قیدیون ہی مین سے تہا - کسری اوس سے کچہہ ناراض ہو گیا تہا اور کسی جرم کے سبب سے اوسے قید کر دیا تہا - یہ ایسا بہادر تہا کہ ایک ہزار آدمی کے مقابلہ کو تیار ہو جاتا تہا - پہر کسری نے اونہین آٹھ جہاز دئے اور سمندر کے راستہ سے اونہین روانہ کر دیا - راستہ مین دو جہاز تو ڈوب گیے باقی جہاز ساحل حضر موت پر آکر اُترے - اور ادہر ابن ذی یزن کے ساتھ اور یمنی بہی کثرت سے آکر مل گیے -

۱۷۴ - وہزر کا یمن مین اُتر کر جہاز اور رسد جلانا اور فتح کرنے پر جم جانا -

مسروق بہی ایک لاکہہ حبشی اور حمیر اور اعراب لیکر اون کے سامنے آیا - اور وہزر نے سمندر کو اپنے پس پشت چہوڑا - اور جہازون کو جلا دیا - کہ اوسکے ہمراہیون کو بہاگ کر

جہازون مین بچنے کی امید نہ رہے ۔ اور جتنا کچھ سامان رسد تہا وہ بہی اوس نے
جلا دیا۔ صرف اوس وقت جتنا کہانا تہا وہ کہا لیا۔ اور جو کپڑے بدن پر تہے وہ ہی
رکہے ۔ اور اپنے آدمیون سے کہدیا ۔ کہ مین نے یہ سب اس لیے جلا دیا ہے
کہ اگر حبشیون کو فتح ہو تو یہ مال و اسباب اون کو نہ ملے اور اگر ہم کو فتح ہوگی ۔ تو اس سے
اضعافاً مضاعفاً ہم کو ملجائیگا ۔ اگر آپ لوگ میرے ساتہہ رہکر لڑنا چاہتے ہین ۔
اور لڑائی مین حمکر اون کے اخیر تک میدان مین رہنا منظور ہے تو تم سب مجہ سے
کہدو ۔ اور اگر تم ایسا کرنا نہین چاہتے ہو ۔ تو مین اپنی تلوار اپنے پیٹ مین اس طرح
گہسیڑتا ہون کہ پار نکل جائے ۔ اب بتاؤ کہ جب تمہارا سردار ایسا کرے تو تم اوس حالت
مین کیا کرنا چاہتے ہو ۔ سب نے بالاتفاق کہدیا کہ ہم تیرے ساتہہ مرینگے یا اوس وقت
میدان سے ہٹینگے کہ مر جائین یا فتح پالین ۔

پہر وہرز نے سیف بن ذی یزن سے پوچہا ۔ کہ تو بتا تیرے پاس کیا ہے ۔ کہا مین
ایک عربی مرد عربی تلوار لیے موجود ہون ۔ اور تیرے پیر کے ساتہہ میرا پیر ہے ۔
مرینگے تو ہم تم سب مرینگے فتح پائینگے تو ہم تم سب فتح پائینگے ۔ وہرز نے کہا ۔ بس یہ ایک
انصاف کی بات تو نے کہی ہے ۔ پہر سیف نے اپنی قوم کے لوگ جتنے اوسے
مل سکے اوس کے پاس جمع کر دئے ۔ جو لوگ کہ اوس سے اس وقت ملے تہے
اون مین سب سے اول بنی کندہ کے کاسک تہے ۔

۱۷۵ - وہرز کا مسروق کو مار ڈالنا اور اہل فارس کی حبشیون پر فتح ۔

جب یہ باتین مسروق نے سنین تو اوس نے
بہی اپنے تمام لشکر کو جمع کیا اور وہرز نے اپنے
لشکر کو آراستہ کیا ۔ اور اون کو حکم دیا ۔ کہ اپنی کمانون مین تیر رکہین ۔ اور کہا ۔ کہ جب مین

حکم دون تو ایک طرف کو یکبارگی تیر مار دینا۔ اور مسروق اتنا بڑا لشکر لیکر آیا۔ کہ اوس کے
دونو کنارے نظر نہین آتے تہے۔ اور ہاتی پر سوار سر پر تاج رکہے تہا۔ اور دونو آنکہون کے
درمیان بیضہ کے برابر ایک یاقوت سرخ لٹکتا تہا۔ وہ سمجہتا تہا کہ اوسی کی فتح ہوگی۔
وہرز کی بینائی مین فرق آگیا تہا۔ اوس نے اپنے لوگون سے کہا۔ کہ مجہے دشمنون کے سردار کو دکہادو۔ کہا
وہ ہے جو ہاتی پر سوار ہے۔ پہر وہ اسی مین گہوڑے پر سوار ہوگیا تو کہا کہ اب وہ گہوڑے پر سوار ہوگیا ہے
پہر وہ خچر پر سوار ہوا۔ لوگون نے کہا۔ کہ اب وہ خچر پر سوار ہوا۔ وہرز نے کہا۔ اوسکی حکومت ذلیل ہوگئی
پہر وہرز نے کہا میری ابروئین اٹہاؤ۔ جو بڑہاپے کے سبب سے اوس کی آنکہون پر آپڑی
تہین۔ تو اونہون نے پٹی باندہکر اوس کی ابروئین اوپر اٹہادین۔ پہر اوس نے ایک
تیر اپنے قوس مین رکہا۔ اور کہا مجہے بتاؤ کہ مسروق کونسا ہے۔ لوگون نے کہا وہی۔
کہا دیکہو مین اوسکے تیر مارتا ہون۔ اگر تم دیکہو کہ اوس کے آدمی اوس کے پاس جیسے
تہے ویسے ہی کہڑے رہے اور حرکت نہین کی۔ تو تم بہی اوس وقت تک کہڑے
رہو کہ مین تمہین کچہہ حکم نہ دون۔ میرا تیر اوس کے نہین لگا ہوگا۔ اور اگر تم دیکہو کہ اوس کے
آدمی اوس پر گہر آئے۔ اور اوس کے پیچہے ہوگیے تو جان لینا کہ میرا تیر اوسکے
جا لگا۔ تو تم اوس وقت حملہ کر دینا۔ پہر اوس نے تیر مارا۔ اور تیر اوسکی دونو آنکہون کے
درمیان جا لگا اور اوس کی فوج نے بہی تیر مارے۔ اس سے مسروق اور اوس کے
ساتہی کچہہ مارے گیے۔ اور حبشی مسروق پر آگہرے۔ اور وہ اپنی سواری پر سے گر گیا
اور اہل فارس نے حملہ کیا۔ دشمن کو کامل شکست ہوگئی۔ اور فارس والون نے بے انتہا
مال غنیمت لوٹا۔ پہر وہرز نے کہا عربون کو مت مارو۔ سودانیون کو قتل کرو۔ اور اون مین
سے ایک بہی زندہ مت چہوڑو۔ ایک اعرابی مسروق کے ساتہ کا بہاگا۔ اور ایک

رات اور ایک دن برابر بہاگے چلا گیا - پہر مُنہ پھر کر اپنی ترکش مین دیکھا تو ایک تیر پڑا ہے
تو کہا - کہ اتنی دور چلنے کے بعد تیر اب دکہائی دیا - پہر دہنر آگے بڑہا اور رفتہ رفتہ صنعا مین
پہونچا - اور بلاد یمن پر قبضہ کرلیا - اور مخالیف (یعنی اضلاع یمن) مین اپنے عمال بہیجدے -

۱۷۶ - جبشیون کی یمن پر حکومت کی مدت یمن پر جبشیون کی حکومت بہتر برس رہی - اور اوس
مین توارث ہوتا رہا - چار پادشاہ تخت نشین ہوئے - اریاط پہر ابرہہ پہر یکسوم پہر مسروق
ابن ابرہہ بعض نے اون کی حکومت تہتر برس وغیرہ بہی بتائی ہے - مگر یہ اول
ہی روایت صحیح ہے -

۱۷۷ - سیف ابن ذی یزن کی حکومت اور جبشیون کا اوسے قتل کرنا - جب دہنر یمن کا مالک ہوگیا - تو اوس نے
کسریٰ کو یہ سب حال لکھکر بہیجا اور بہت مال
و دولت بہی اوس کو روانہ کی - کسریٰ نے اوسے حکم دیا - کہ سیف بن ذی یزن کو وہان
کا پادشاہ کردے - (لیکن بعض رواۃ نے بجائے سیف کے معدی کرب ابن سیف
کا نام تحریر کیا ہے) اور اوسے یمن کا ملک حوالہ کردے - اور کسریٰ نے اوس پر کچہ
سالانہ جزیہ اور خراج مقرر کرلیا پھر دہنر نے اوسے پادشاہ کردیا - اور کسریٰ کے پاس
لوٹ گیا - اور سیف یمن مین اقامت گزین ہوگیا - اور جبشیون کو قتل کرتا رہا - یہانتک
کہ حاملہ عورتون کے پیٹ گرا دیتا تہا - چند جبشیون کے سوا تمام مرد اوسنے جو باقی رہے
اونہین غلام بنالیا - اور اون کی دو جماعتین کرلین - کہ وہ نیزہ لیے آگے چلتے تہے
اس نے کچہ عرصہ تک حکومت کی - ایک روز جب وہ باہر نکلا - اور جبشی اپنے
حربہ لیے آگے چلے - تو اونہون نے اوسے اپنے نیزون سے مار کر مار ڈالا
اس کی حکومت پندرہ برس رہی - اور ایک شخص جبشیونمین سے نکل کہڑا ہوا اور یمن والونکو

قتل کرنے لگا۔ اور بڑا فساد ڈالدیا۔

۱۷۸۔ وہرز کا کر یمن مین آنا اور وہان کے والی۔ جب کسریٰ کو اسکی خبر ہوئی۔ تو اوس نے چار ہزار آدمی دیکر پھر وہرز کو یمن کیطرف روانہ کیا اور حکم دیا۔ کہ نہ کسی کالے کو اور نہ کالے کی عربی اولاد کو اور نہ کسی ایسے شخص کو یمن مین زندہ چھوڑے جس مین کالے کے خون کی کچھہ شرکت ہو۔ دہرز یمن کو آیا۔ اور وہان داخل ہوکر اوس نے کسریٰ کے حکم کی پوری پوری تعمیل کی۔ اور پھر کسریٰ کو سب حال لکھہ بھیجا۔ کسریٰ نے اوسی کو یمن کا عامل مقرر کردیا۔ وہ کسریٰ کے ہی نام سے وہان کا محاصل وصول کرتا تھا۔ جب وہ مرگیا تو کسریٰ نے اوسکے بیٹے مرزبان کو مقرر کردیا اور جب وہ مرگیا۔ تو پھر تیجان بن مرزبان کو پھر اوس کے بعد جرجرہ ابن تیجان کو عامل کردیا۔ پھر کسریٰ پرویز اوس سے ناراض ہوگیا۔ اور جرجرہ کو یمن سے طلب کیا۔ جب وہ فارس مین آیا۔ تو اوسے کوئی فارس کا سردار ملا۔ اور اوسکے گلے مین کسریٰ کے باپ کی تلوار ڈالدی۔ اس سے کسریٰ نے اوس تلوار کی عزت کے باعث اوسے قتل کرنے سے چھوڑ دیا۔ تاہم یمن سے اوسے معزول کردیا۔ اور یمن پر باذان کو عامل کرکے بھیجدیا۔ اسی کے زمانہ مین اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی محمد صلعم کو مبعوث فرمایا۔

ایک روایت یہ بھی ہے۔ کہ نوشیروان نے دہرز کے بعد رزین نام ایک شخص کو یمن کا عامل مقرر کیا تھا یہ بڑا قتال تھا۔ جب سوار ہوتا تو ایک شخص کو مروا دیتا۔ اور اوسکے ٹکڑے ٹکڑے دون کے بیچ مین ہوکر جاتا۔ نوشیروان مرا ہے تو یہ ہی یمن کا عامل تھا۔ اس کے بیٹے ہرمز نے اسے معزول کردیا۔ شاہان فارس کی طرف سے جو یمن پر والی رہے ہین۔ اون مین بڑا اختلاف ہے۔ مجھے اوسکے بیان کرنے مین کوئی فائدہ نہین معلوم ہوتا۔

واقعہ فیل کے بعد قریش کے حالات

۱۷۹۔ قریش کی عظمت اور حرم اور حج کے قواعد اپنی عظمت کے اظہار کے لیے ایجاد کرنا جب اصحاب فیل کا وہ واقعہ ہو گیا جسکا ہم اوپر ذکر کر چکے تو عربون مین قریش کی عظمت بڑہ گئی اور وہ کہنے لگے کہ قریش اہل اللہ اور خدا کے بندے ہین۔ وہ اِن کی مدد کرتا ہے۔ اس واسطے قریش سب آپس مین جمع ہوئے اور کہا۔ کہ ہم حضرت ابراہیم کی اولاد اور اہل الحرم اور بیت کے والی اور مکہ کے رہنے والے ہین کسی عرب کی منزلت اور رتبہ ہمارے برابر نہین۔ اور عرب لوگ ہمارے برابر کسی کو نہین جانتے ہین۔ اس لیے چاہیے کہ ہم ائتیلاف اور بہائی چارے پر اتفاق کرین۔ اور یہ مقرر کرین کہ جو چیزین حل کی ہین اونہین ایسا معظم نہ رکہین جیسی حرم کی ہین۔ کیونکہ اگر ہم ایسا کرینگے۔ تو عرب ہمسے اور ہمارے حرم سے کم رتبہ مین ہو جائینگے۔ اور کہنے لگے۔ کہ قریش جس طرح حل سے معظم ہین اسی طرح حرم سے بہی معظم ہین۔ اور اسی لیے اونہون نے عرفہ مین (جو حرم سے باہر ہے) وقوف اور عرفہ سے افاضہ (یعنی لوٹ کر آنا) چھوڑ دیا۔ لیکن باوجود اس کے وہ اس بات کو جانتے اور اسکے مقر تھے کہ یہ باتین مشاعر اور حج اور دین ابراہیم سے ہین۔ اور باقی تمام عرب وہان کے وقوف اور وہان سے افاضہ کو مانتے اور اوس پر عمل کرتے تہے۔ اور قریش یہ بہی کہتے تہے۔ کہ ہم اہل حرم ہین۔ اس لئے ہم کسی غیر کی تعظیم نہ کرینگے۔ اور ہم حمس (دیندار) ہین حماستہ کے معنی تشدد کے ہین۔ یعنی وہ دین کے کامون مین بہت تشدد کرتے تہے۔ اور اونہون نے جو حق اپنے بچون کے لیے رکہے تہے وہی حق اون عورتون کے پیٹ سے کے

بچون کو دے تے جو حل کے عربون کی نسل سے تھین - اور اسی ولادت کی وجہ سے
کنانہ اور خزاعہ اور عامر قبائل بھی اون مین داخل ہو گیے تے - پھر اونھون نے اور
بدعتین ایجاد کین - اور کہنے لگے - کہ حمس اگر حرم ہو تو اوسے پنیر بنانا نہ چاہیئے اور نہ
مسکہ سے گھی نکالنا چاہیئے - اور اسی طرح سے جب تک وہ حرم ہون اونھین بالون
کے گھر مین نہ جانا چاہیئے اور نہ چمڑون کے گھرون کے سوا اور مکان کے سایہ مین
بیٹھنا چاہیئے اور نیز اونھون نے یہ دستور بھی کر دیا - کہ حل والون کو جب وہ حج یا عمرے
کے لیے آئین تو یہ نہ چاہیئے کہ وہ طعام جو وہ اپنے ساتھ حل سے لائین اوسے حرم مین
کھائین - اور جب وہ آئین تو وہ طواف بھی حمس کے کپڑون مین کرین - اور اگر اونھین
حمس کے کپڑے نہ مل سکین تو چاہیئے کہ برہنہ طواف کرین - اور اگر کسی سردار کو برہنہ
ہونے کے طواف کے وقت شرم ہو اور اوسے حمس کے کپڑے بھی نہ مل سکین - تو
اوسے چاہیئے کہ اپنے کپڑون مین طواف کرے - لیکن جب طواف سے فارغ ہو جائے
تو اونھین پھینک دے - اور پھر اونھین نہ تو وہ چھوئے اور نہ کوئی اور چھوئے اور ان
کپڑون کا نام اونھون نے لقیٰ (پھینکا ہوا) رکھدیا - ان سب باتون مین عربون نے
اون کے احکام کو تسلیم کر لیا - اور جس طرح اونھون نے مقرر کیا اوسی طرح وہ طواف کرنے
لگے اور جو طعام کہ وہ حل سے لاتے اوسے چھوڑ دیتے اور حرم کا طعام خریدتے
اور جتنے مرد ہوتے اوسے ہی کھاتے - رہین عورتین - سو وہ اپنے تمام کپڑے
اُتار ڈالتین صرف اپنے زیور پہنے رہتین اور ہاتھ پھیلا دیتین پھر طواف کرتین اور کہتی جاتین -

وما بدا منه فلا احله		الیوم یبدو بعضه او کله

آج بدن تھوڑا یا بہت کھلجائے تو کھلجائے کچھ مضائقہ نہین - لیکن جسقدر کھلجائے اوسے مین نے حلال نہین کر دیا ہے

۱۸۰- قریش کے بیہودہ دستورون کا منسوخ کیا جانا اور نماز مین اچھے اچھے کپڑے پہننے کا حکم-

جس زمانہ مین اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی محمد صلعم کو مبعوث فرمایا ہے اوس وقت قریش کی اور عربون کی یہی حالت تھی- نبی نے ان باتون کو منسوخ کر دیا- اور خود عرفات سے واپس ہوئے- اور حجاج اونہین کپڑون مین طواف کرنے لگے جو وہ اپنے ساتھ لاتے تھے اور وہ ہی طعام حرم مین ایام حج مین کہاتے جو حل سے اون کے ساتھ آتا تہا- اور اللہ تعالیٰ نے اس باب مین فرمادیا- ثُمَّ اَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ٥ (پہر جب عرفات سے چلو تو) اوس جگہہ سے چلو جہان سے سب لوگ چلتے ہین- اور اللہ سے گناہون کی مغفرت چاہو اللہ بخشنے والا اور مہربان ہے) یہان سب لوگون سے مراد عرب ہین- اور اللہ تعالیٰ نے یہ حکم قریش کو کیا ہے کہ عرفات سے چلا کرین- اور ایسے ہی اللہ تعالیٰ نے اوس لباس اور کہانے کے باب مین جو وہ حل سے لاتے اور حرم مین اوسے چھوڑ دیتے تے فرمایا ہے- يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ قُلْ هِيَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ (اے بنی آدم ہر ایک نماز کے وقت لباس وغیرہ سے اپنے آپ کو آراستہ کیا کرو- اور کہاؤ پیو- اور فضول خرچیان نہ کرو- کیونکہ خدا فضول خرچ کرنے والون کو دوست نہین رکہتا- اے پیغمبر ان لوگون سے پوچھو- کہ اللہ نے جو زینت کے ساز و سامان اور کہانے پینے کی پاکیزہ چیزین اپنے بندون کے لیے پیدا کی ہین اون کو کس نے حرام کیا ہے- یہ تو اسکا کیا جواب دینگے- تم ہی ان کو سمجھا دو- کہ جو لوگ دنیا کی زندگی مین ایمان لائے ہین- قیامت کے دن یہ نعمتین خاصکر انہین کو دی جائینگی اسیطرح ہم اپنے احکام اون

اُن لوگون کے لیے جو سمجھ رکھتے ہین تفصیل کے ساتھ بیان کیا کرتے ہین ۔)

مُطیّبین اور احلاف کا حلف

۱۸۱ ۔ بنی عبد الدار سے امارت کے کام لے لینے کے لیے بنی عبد مناف کا ارادہ کرنا اور مُطیّبین اور احلاف ۔

قصی نے جو کچھ اپنے بیٹے عبد الدار کو دیا تھا ۔ اور حجابت سقایت رفادت ندوۃ اور لوا اوسے عطا کیا تھا اوسکا حال تو ہمنے اوپر بیان کر دیا ہے ۔ پھر ہاشم عبد شمس مطلب اور نوفل بنی عبد مناف بن قصی نے اپنی شرافت اور فضیلت کی وجہ سے اپنے آپ کو بنی عبد الدار سے ان باتون کا زیادہ تر حقدار سمجھا ۔ اور چاہا ۔ کہ یہ کام اون سے لے لین ۔ اس پر قریش جدا جدا فریق ہو گیے ۔ ایک گروہ تو بنی عبد مناف کا طرفدار ہو گیا ۔ اور ایک گروہ بنی عبد الدار کی سی کہنے لگا ۔ اور کہا کہ جو چیزین قصی نے اونہین دی ہین اون کا لینا اون سے جائز نہین ۔ کیونکہ وہ سب قصی کی فضیلت کے معترف ستھے ۔ تیمناً اوس کے حکم کو مانتے تھے ۔ اور اوس کے احکام کو شریعت سمجھتے تھے اور اس وقت بنی عبد مناف کے کامون کا منتظم عبد شمس تھا ۔ کیونکہ وہ ان مین سب سے بڑا تھا ۔ اور ان کے مقابلہ مین بنی عبد الدار کی طرفداری مین جو شخص کھڑا ہوا وہ عامر بن ہاشم بن عبد مناف بن عبد الدار تھا ۔

پھر بنی اسد بن عبد العزیٰ بن قصی اور بنی زہرہ بن کلاب اور بنی تیم بن مرہ اور بنی حارث بن فہر بن مالک بن النضر بنی عبد مناف کے ساتھ ہو گیے ۔ اور بنی مخزوم اور بنی سہم اور بنی جمح اور بنی عدی بن کعب بنی عبد الدار کے طرفدار بن گیے اور عامر بن لوی اور محارب ابن فہر الگ ہو گیے ۔ کسی فریق سے نہ ملے ۔

اب ہر ایک فریق نے آپس مین اقرار کیا۔ کہ جو کام کرینگے وہ اتفاق سے کرینگے یہ نہ ہوگا کہ کوئی کسی کو چھوڑ کر الگ ہو جائے۔ اور اس پر ہر ایک نے حلف اُٹھایا۔ بنی عبد مناف بن قصی نے اس طرح حلف کیا۔ کہ ایک بڑا پیالہ طیب یعنی خوشبو سے بہرا جو کہتے ہین کہ بنی عبد مناف کی ایک عورت اون کے واسطے لائی تہی۔ پہر اوس پیالہ کو مسجد مین لا کر رکہا۔ اور اپنے ہاتہہ اوسمین ڈبوئے۔ اور باہم عہد و پیمان کیا۔ اور مضبوطی قول و قرار کے واسطے جا کر اپنے ہاتہون سے کعبہ کو چہوا۔ اس واسطے یہ معاہدہ کرنے والے مطیبین (خوشبو والے) کہلانے لگے۔

اوہر بنی عبد الدار اور اون کے ساتہی قبائل نے بہی کعبہ کے پاس جا کر آپس مین عہد و پیمان کیا۔ کہ کوئی کسی کو چہوڑ کر الگ نہ ہو جائے۔ بلکہ اپنے ساتہی کے دشمنون سے حفاظت کرے۔ اور اس بات پر سب نے حلف کیا۔ اس لیے اونہین احلاف (حلف والے) کہنے لگے۔

۱۸۲۔ بنی عبد مناف اور بنی عبد الدار کی صلح اور سقایت و رفادت ہاشم کو ملنا۔

پہر دونو فریق لڑائی کے لیے میدان مین آئے اور صف بندی کی۔ اور لڑائی کے لیے تیار ہو گیے۔ کہ اسی مین طرفین نے صلح کے پیغام سلام کیے کہ بنی عبد مناف کو سقایت اور رفادت دیدیجائے۔ اور حجابت اور لوا اور ندوت بنی عبد الدار مین رہے۔ پہر اسی بات پر صلح ہوگئی۔ اور دونو فریق اس پر راضی ہو گیے۔ اور لڑائی موقوف کر دی۔ لیکن جن لوگون نے جن سے حلف کر لیا تہا وہ اسلام کی اشاعت تک برابر اونہین کے طرفدار رہے جس سے اونہون نے حلف کر لیا تہا پہر رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ جاہلیت مین جو حلف کیا گیا تہا اسلام نے اوسے اور مضبوط کر دیا۔ اور اسلام مین حلف کچہہ چیز نہین۔

پہر سقایت اور رفادت کا کام ہاشم بن عبد مناف کے سپرد کیا گیا۔ کیونکہ عبد شمس باوجود اسکے کہ بڑا تھا اور اوسی کے سپرد ہونا چاہیئے تہا مگر وہ اکثر سفر کیا کرتا تہا۔ او قلیل المال و کثیر العیال تہا اور ہاشم مالدار اور جواد تھے یہ باتین ہم کو چاہیئے تھا۔ کہ واقعہ فیل کے قبل لکھتے اور قریش نے جو جو احداث کئے تہے اونہین اوس سے پہلے بیان کرتے۔ مگر اس وجہ سے انہین پیچھے بیان کرنا پڑا کہ بعض حوادث کا تعلق اوسکے بعد کے حوادث سے ہے۔

کسریٰ کا خراج اور لشکر

۱۸۳۔ نوشیروان کا خراج اور حضرت عمر کی اوس مین ترمیم۔ نوشیروان کے بادشاہ ہونے سے پیشتر فارس کے بادشاہون کا یہ دستور تھا کہ خراج جو وہ اپنے ملک کا وصول کرتے تو اسطرح وصول کرتے تہے کہ غلہ مین سے کہین تو تہائی لیتے اور کہین چوتہائی لیتے اور کہین کہین آبپاشی اور ملک کی آبادی کی کمی بیشی کے لحاظ سے پانچوان چہٹا حصہ تک لیتے تہے۔ اور جزیہ کی بہی ایک مقدار معین تھی۔

پہر جب قباد بادشاہ ہوا۔ تو اوس نے خراج کی بصحت وصول کرانے کے لیے زمین کی پیمایش کرائی۔ لیکن ابہی پیمایش پوری نہین ہو چکی تہی کہ اوس کی عمر پوری ہو چکی۔ پہر نوشیروان نے اوس کے تمام کرنے کا حکم دیا۔ اور گیہون جو انگور خرمائے تر نخل زیتون اور دہان پر ایک مقدار معین خراج مقرر کیا۔ اور حکم دیا۔ کہ سال مین تین مرتبہ اوقات معینہ پر لیا جائے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے بہی انہین قواعد کی اقتدا کی تھی اور کسریٰ نے اپنے ملکون کے قصبات کو خراج کی نسبت ایک فرمان بہیجا تہا اوسمین لکہا تہا کہ عامل لوگ معمول مقررہ سے زیادہ نہ لین۔ اور جس شخص کی زراعت مین کچھہ نقصان آجائے تو اوسکے نقصان کے لحاظ سے محاصل اوس سے کم لیوین۔ اور

عظماے سلطنت اور اہل بیوتات (ذی قدر والون) اور لشکر اور ہیربد (مذہبی لوگون) اور وزراء اور اون لوگون کو جو بادشاہ کی خدمت مین ستھے چھوڑ کر باقی سب لوگون پر علی قدر مراتب جزیہ لگایا کسی پر بارہ درہم کسی پر آٹھ درہم کسی پر چھ اور کسی پر چار درہم مقرر کئے۔ لیکن حضرت عمرؓ نے اوس مین یہ ترمیم کی تھی۔ کہ بیس سال کی عمر سے کم اور پچاس سال کی عمر سے زائد کے آدمی سے نہین لیتے تھے۔

۱۸۴۔ بخشی فوج کے حکم پر نوشیروان کا فوج مین آکر حاضری دینا۔

پھر کسریٰ نے اپنے وزیرون مین سے ایک شخص کو جو کام کے کرنے مین خوب کافی اور کامل اور عقل مین بڑا ہوشیار تجربہ کار تھا اور جس کا نام بابک تھا لشکر کے دیکھنے بھالنے کے لیے مقرر کیا۔ اوس نے کسریٰ سے اس کام کے کرنے مین پورا پورا اختیار لے لیا۔ اور جہان لشکر کے ملاحظہ کا میدان تھا وہان ایک چبوترہ بنوایا۔ اور اوس پر فرش بچھوایا۔ پھر منادی کرادی۔ کہ تمام لشکر اپنے اپنے ہتیار اور ساز و سامان لیکر ملاحظہ کے لیے حاضر ہو۔ چنانچہ سب لوگ آئے۔ مگر کسریٰ نہین آیا۔ اس لیے اوس نے اونہین لوٹا دیا۔ اور دوسرے روز بھی ایسا ہی کیا۔ پھر تیسرے روز حکم دیا۔ کہ لشکر کا کوئی آدمی غیر حاضر نہ رہے۔ اور وہ شخص بھی یہان آکر حاضر ہو جسے خدا تعالیٰ نے تخت و تاج کرامت کیا ہے۔ جب کسریٰ نے اوس کا یہ حکم سنا تو تاج پہنکر اور ہتیار باندھکر وہ بھی آحاضر ہوا۔ پھر بابک لشکر کے ملاحظہ کے واسطے آیا۔ اور کسریٰ کو دیکھا تو تمام ہتیار باندھے ہوئے تھا مگر قوس کے دو وتر نہ تھے۔ جس کے باندھنے کی ان لوگون مین عادت تھی۔ جب بابک نے دیکھا وہ نہین ہین تو نوشیروان کے نام پر جائزہ نہین دیا اور کہا ہتیارون مین جو جو چیز لازم ہے وہ سب ہونا چاہیئے۔ اس واسطے کسریٰ نے

وہ بھی منگائے اور اونہیں بھی لگا لیا۔ پھر بابک کے منادی نے ندا کی۔ کہ پادشاہ کے نام پر جو سب ہتیار بندون کا سردار ہے چار ہزار درہم۔ اور اوسکے نام پر جائزہ دیا۔ جب بابک اپنی مجلس سے اُٹھا۔ تو کسریٰ کے پاس آکر اپنی سختی کا عذر کیا۔ اور عرض کیا۔ جو کام مین کرتا تہا وہ بغیر اسکے پورا نہین ہوسکتا تہا۔ کسریٰ نے کہا ہم پر اوس کام مین کچہ سختی نہین ہے۔ جو ہمارے دولت کی اصلاح کے لیے کیا جاتا ہے۔

۱۸۵۔ نوشیروان کے اچہے اچہے قول اور کسریٰ کہا کرتا تہا۔ کہ شکر اور نعمت ایسے ہی اوس کا عدل۔ برابر کے دو پیمانے ہین جیسے ترازو کے پلے ہوا کرتے ہین۔ اگر ان مین سے ایک بڑہ جاوے تو ہلکے مین اس قدر زیادہ کرنا چاہیے کہ وہ اوس کے برابر ہوجائے۔ اگر نعمت بہت ہو اور شکر قلیل ہو تو نعمت منقطع ہوجاتی ہے۔ کیونکہ نعمت کی کثرت چاہتی ہے کہ شکر بھی کثرت سے ہو۔ اور جس قدر شکر زیادہ ہوتا ہے نعمت بھی زیادہ ہوتی ہے۔ اور شکر زبان سے بھی ادا ہوتا ہے اور ہاتھون سے بھی ادا ہوتا ہے۔ مین نے سوچا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے احب کونسا عمل ہے تو مجھے یہی عدل سب سے اچھی چیز معلوم ہوا۔ اسی سے اوس نے آسمان زمین کو کھڑا کیا ہے۔ اور اسی سے پہاڑ اپنی جگہہ پر قایم کیے ہین۔ اسی سے دریا بہائے اور زمین پھیلائی ہے۔ اسی لیے مین نے اسے اپنے اوپر لازم کرلیا ہے۔ میرے نزدیک حق اور عدل کا ثمرہ یہ ہے کہ ملک آباد اور رعیت شاد ہوتی ہے اور تمام آدمی جانور اور پرندے اور تمام حیوانات کی زندگی کا اسی پر مدار ہے۔ اور جب مین نے اس پر غور کیا۔ تو دیکھا۔ کہ سپاہی ملک والون کے اجیر ہین۔ اور ملک والی سپاہیون کے اجیر ہین۔ سپاہی تو اس طرح اجیر ہین۔ کہ وہ محصول دینے والون اور ملک کے

باشندون سے اس امر کی اُجرت لیتے ہین۔ کہ وہ اون کی حفاظت کرتے ہین اور اونکے
واسطے دشمنون سے لڑتے ہین۔ اس سیلیے ملک والون پر اون کا حق ہے
کہ یہ اونکو اون کی اُجرت دین کیونکہ آبادی اور امن اور سلامتی جان و مال کی بغیر
سپاہی کے نہین ہوسکتی۔ پھر مین نے دیکھا۔ کہ سپاہیون کے مکان اور کھانا
پینا اور مال دولت اور اولاد کی ترقی بغیر خراجگزارون اور ملک والون کے نہین ہوسکتی۔ اس لیے
خراج دینے والون سے مینے سپاہیون کے لیے اسقدر لے لیا۔ کہ جسقدر اونکے لیے چاہیئے تھا اور خراج گزارون کے
لیے اونکے غلہ کا اتنا حصہ چھوڑ دیا۔ جتنا کہ اونکی محنت اور ملک کی آبادی کے لیے ضروری تھا۔ اور ان
دونو فریق مین سے مینے کسی کو اپنے درجہ سے کم اور زیادہ نہ کیا۔ میرے نزدیک
سپاہی اور خراج دینے والے ملک کی دو آنکھین یا دو ہاتھ یا دو پیر ہین۔ کہ اگر ان مین
سے کسی ایک کو مضرت پہونچے تو دوسرے پر اوس کا اثر ہوتا ہے۔

پھر نوشیروان کا ایک یہ بھی قول ہے۔ کہ جو جو باتین مین نے اپنے آبا و اجداد
مین دیکھین اون مین سے جو باتین ایسی تھین۔ کہ جن پر اللہ تعالیٰ کے یہان سے
ثواب ملے۔ اور دنیا مین نیک نامی ہو اور رعایا اور لشکر کے لیے مفید ہو اونہین
سب کو مین نے اپنا شعار کر لیا۔ اور جو فساد کی باتین تھین اونہین سب کو چھوڑ دیا۔

اور وہ یہ بھی کہتا تھا۔ کہ مین نے ہندیون اور رومیون کے حالات کو خوب غور
سے دیکھا اور جو جو باتین اون مین محمود اور اچھی پائین وہ مین نے سب اختیار کر لین
اور ان سب باتون کا حال مین نے اپنے تمام اصحاب اور نوابون کو لکھ بھیجا۔ کہ وہ
بھی ان پر کاربند ہون۔

اب دیکھا چاہیئے کہ جس شخص کے ایسے کلام ہون اوس کا علم کس قدر زیادہ اور عقل

کیسی بڑی ہوگی۔ اور وہ اپنے نفس پر کیسا قادر ہوگا۔ جس کا یہ حال ہو۔ واقعی وہ اس لائق ہے۔ کہ اوسکے عدل کی قیامت تک مثال دیجاے کسریٰ کے بیٹے بھی بڑے ادب والے تھے۔ اوس نے اپنے بیٹون مین سے ہرمز کو ولی عہد کیا تھا اور رسول اللہ صلعم کی ولادت باسعادت واقعہ فیل کے ہی سال مین ہوئی ہے اس وقت نوشیروان کی سلطنت کو بیالیس سال ہوئے تھے۔ اور اسی سال مین ذی جبلہ کی لڑائی ہوئی۔ جو عرب کی لڑائیون مین سے ایک لڑائی ہے۔

ولادت رسول اللہ صلعم

۱۸۶۔ محمد رسول اللہ صلعم کی ولادت کی تاریخ اور مکان قیس بن مخرمہ اور قثاث ابن اشیم اور ابن عباس اور ابن اسحق نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلعم واقعہ فیل ہی کے سال مین پیدا ہوئے ہین۔ ابن الکلبی کہتا ہے۔ کہ عبداللہ ابن عبدالمطلب رسول اللہ صلعم کے والد ماجد کسریٰ نوشیروان کے چوبیسوین سال جلوس مین اور رسول اللہ صلعم بیالیسوین سال جلوس مین پیدا ہوئے ہین اور جب کسریٰ پرویز ابن کسریٰ ہرمز ابن کسریٰ نوشیروان کی حکومت کو بائیسوان سال تھا تو آنحضرت کو اللہ تعالیٰ نے خلعت رسالت پہنایا اور اسی پرویز کی حکومت کے بتیسوین سال مین حضرت کی ہجرت مکہ سے مدینہ کو ہوئی۔

ابن اسحاق کہتا ہے کہ رسول خدا صلعم بروز دوشنبہ بارہ ۱۲ ربیع الاول کو پیدا ہوئے۔ اور ولادت آپ کی اوس مکان مین ہوئی جسے دار ابن یوسف کہتے ہین۔ کہتے ہین۔ کہ رسول اللہ صلعم نے یہ مکان عقیل ابن ابی طالب کو دیدیا تھا۔ اور وہ اپنی وفات تک اوسی مکان مین رہا کرتے تھے۔ اون کے بعد اون کے بیٹون نے محمد بن یوسف

حجاج کے بھائی کے ہاتھہ اوس مکان کو بیچ ڈالا۔ اور اوس نے وہان گھر بنایا جو دار ابن یوسف کے نام سے مشہور ہے اور اس مکان کو بھی اوس نے اپنے گھر مین داخل کر لیا۔ پھر جب خیزران کا زمانہ آیا۔ تو اوس نے اس مکان کو اوس کے گھر سے نکال لیا۔ اور وہان مسجد نماز پڑہنے کے لیے بنادی۔ اور بعض لوگ یہ بھی کہتے ہین کہ دسوین ربیع الاول کو اور ایک روایت مین ہے کہ دوسری کو آنحضرت کی ولادت ہوئی ہے۔

۱۸۷۔ وقت ولادت اور ایام حمل کے عجائبات ابن اسحاق نے بیان کیا ہے کہ بی بی آمنہ بنت وہب رسول اللہ صلعم کی والدہ ماجدہ بیان کرتی ہین۔ کہ جب رسول اللہ میرے پیٹ مین تھے تو اوس وقت مین نے ایک خواب دیکھا کہ کسی نے اون سے کہا۔ جو تمھارے پیٹ مین ہین یہ اس وقت کے سید اور سردار ہین۔ جب متولد ہوکر پیٹ سے زمین پر آئین۔ تو کہنا کہ خدائے واحد کے حوالہ وہ انھین ہر ایک حاسد کی شر سے بچائے گا اور اون کا نام محمد رکھنا۔

اور نیز اونھون نے اپنے ایام حمل مین دیکھا۔ کہ اون سے ایک نور نکلا۔ اور اوس سے بُصریٰ کے محلات جو شام کے ملک کا ایک شہر ہے روشن ہو گیے۔ اور اونھین نظر آئے۔

غرض جب رسول اللہ صلعم پیدا ہوئے تو اون کی والدہ ماجدہ نے اون کے دادا عبدالمطلب کے پاس کہلا بھجوایا کہ آپ کے بیٹے کا بیٹا پیدا ہوا۔ آیئے اور آکر اوسے دیکھہ جائیے۔ جب اونھون نے آکر دیکھا۔ تو بی بی آمنہ نے اون سے کہا۔ کہ مین نے ایام حمل مین ایسا ایسا دیکھا۔ اور مجھہ سے اس طرح خواب مین کسی نے کہا ہے اور یہ نام رکھنے کے لیے حکم ہوا ہے۔ عثمان ابن ابی العاص کہتے ہین۔ کہ میری مان مجھہ سے کہتی تھین۔ کہ وہ اوس وقت بی بی آمنہ بنت وہب کے پاس موجود تھین جب کہ رسول اللہ صلعم

پیدا ہوئے ہین وہ کہتی ہین کہ مین گہر مین جس چیز کو دیکہتی تہی وہ پوری پوری معلوم ہوتی تہی - اور سیارے ایسے نزدیک نظر آتے تہے - کہ گویا وہ زمین پر گرے پڑتے ہین

۱۸۸ - رسول اللہ صلعم کی پہلی دائی بی بی ثویبہ سب سے اول بی بی ثویبہ نے جو ابولہب کی لونڈی تہین اور اون کے ایک بیٹا گود مین تہا رسول اللہ صلعم کو دودہ پلایا ہے اون کے اس بیٹے کا نام مسروح تھا - اور انہین ہی نے اس سے پہلے حمزہ بن عبد المطلب کو اون کے بعد ابوسلمہ بن عبد الاسد المخزومی کو بہی دودہ پلایا ہتا اس واسطے جب کبہی ثویبہ رسول اللہ صلعم کے پاس ہجرت سے پیشتر مکہ مین آتین تو آپ بہی اون کی تکریم کرتے اور بی بی خدیجہ بہی اون کی خاطر و عزت کرتین - اور بی بی خدیجہ نے ابولہب سے کہا بہی تھا - کہ اس لونڈی کو میرے ہاتھ بیچ دے مین اونہین آزاد کر دونگی - مگر ابولہب نے نہ مانا - پھر جب رسول اللہ صلعم ہجرت کر کے مدینہ چلے آئے - تو ابولہب نے اونہین آزاد کر دیا - پہر رسول اللہ صلعم ان بی بی کی خدمت مین اون کی وفات تک برابر کچہہ نہ کچہہ بہیجتے رہے - کہ اسی مین آپ جس وقت خیبر سے واپس تشریف لا رہے تہے تو سنا کہ بی بی ثویبہ کا انتقال ہو گیا - حضرت نے اون کے بیٹے مسروح کا حال پوچہا تو لوگون نے کہا کہ وہ پہلے ہی مر گیا ہے - پہر حضرت نے پوچہا کہ اور کوئی اون کا رشتہ دار ہے کہا اب کوئی نہین ہے -

۱۸۹ - رسول اللہ صلعم کی دوسری دائی بی بی حلیمہ پہر بی بی ثویبہ کے بعد رسول اللہ صلعم کو بی بی حلیمہ بنت ابی ذویب نے جس کا نام عبد اللہ بن الحارث بن شجنہ بنی سعد بن بکر بن ہوازن تہا دودہ پلایا - حلیمہ کے اوس شوہر کا نام جس کے بیٹے کا یہ دودہ تہا حارث بن عبد العزیٰ تہا - اور رسول اللہ صلعم کے رضاعی بہائیون اور بہنون کے نام تہے - عبد اللہ - انیسہ

جذامہ جن کا نام شیماء تہا مگر جذامہ کے نام سے مشہور ہین - اور یہ بی بی جذامہ بہی اپنی
مان بی بی حلیمہ کے ساتھ حضرت کو دودہ پلاتی تہین - بی بی جذامہ اُس وقت رسول اللہ
کے پاس آئی تھین جب کہ آپ نے بی بی خدیجہ سے نکاح کر لیا تہا - حضرت نے
اون کی بڑی تعظیم کی اور اونہین کچہہ دیا بہی - بی بی حلیمہ کا انتقال فتح مکہ سے پہلے ہی
ہو چکا تہا - جب مکہ فتح ہوا تو بی بی حلیمہ کی بہن آپ کے پاس آئین - آپ نے بی بی حلیمہ
کا حال اون سے پوچھا - تب اونہون نے کہا کہ وہ تو مر گئین یہ سنتے ہی حضرت
کی آنکھون مین آنسو بہر آئے - اور پوچھا کہ اون کے کون کون لوگ ابہی زندہ موجود
ہین - اون کی بہن نے سب کا حال بیان کیا - اور حضرت سے کچہہ عطیہ مانگا اور
جو کچہہ اون کو ضرورتین تھین وہ بہی بیان کین - حضرت نے اون کے ساتہہ اچھی طرح
سلوک کیا - اور اون کی حاجتین پوری کر دین -

۱۹۰ - بی بی حلیمہ کا مکہ آنا اور رسول اللہ کو دودہ پلانے کے لیے لینا -

عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالب نے بیان کیا ہے - کہ بی بی حلیمہ السعدیہ کہتی تھین کہ مین اپنی
بستی سے کتنی ہی اور عورتون کے ساتھ نکلی جو بچون کو دودہ پلانے کے لیے لینے
کو جاتی تہین - یہ سال بڑی قحط کا تھا کوئی چیز کہانے پینے کی باقی نہین رہی تھی - وہ
کہتی ہین - کہ مین ایک سفید گدھیا پر سوار تہی اور ایک بوڑہی اونٹنی بہی ہمارے پاس
تہی جس سے دودہ کا ایک قطرہ بہی نہین نکلتا تھا - میرا بچہ رات بہر بہوک کے مارے
روتا تھا - اور اوسکے چلانے سے ہمین نیند نہین آتی تہی - اور میری پستانون مین
دودہ نہ تھا کہ اوسے پلا کر پیٹ بہرون - اور نہ ہماری اونٹنی ہی دودہ دیتی تہی کہ اوس کا
دودہ ہی اوسے پلا دیا کرون - لیکن ہم مینہ کی دعا مانگتے اور خدا کی رحمت کے منتظر تہے

اور میری گدھیا اونٹون سے پیچھے رہ رہ جاتی تھی۔ اور اوس کا ضعف اور ناتوانی ہمراہیون پر ناگوار گزرتی تھی۔ غرض ہم اسی طرح مکہ پہونچے۔ رسول اللہ صلعم کے لینے سے جتنی دائیان آئی تھین اون سب نے انکار کر دیا۔ کیونکہ جب وہ سنتین کہ بچہ یتیم ہے تو اون کو اوس احسان کی امید نہ رہتی جو بچے کے باپ سے ہوا کرتی ہے۔ اور ہم سب کہتے کہ مان اور دادا اوسکے ہمارے ساتھہ کیا سلوک کرینگے۔ پھر جتنی عورتین میرے ساتھہ آئی تھین اونہین سب کو بچے مل گئے۔ فقط ایک مین ہی رہ گئی۔ جب ہمنے واپس ہونے کا ارادہ کیا۔ تو مین نے اپنے شوہر سے کہا جو میرے ساتھ تھا۔ کہ مین بغیر بچے کے واپس جاؤن حالانکہ سب نے کوئی نہ کوئی بچا لے ہی لیا ہے مین اس یتیم کے ہی پاس جاتی ہون اور اوسے ہی لئے آتی ہون۔ میرے شوہر نے کہا۔ اچھا۔ کیا تعجب ہے کہ اللہ تعالی اوسی مین ہم کو برکت دے۔ بی بی حلیمہ کہتی ہین۔ کہ پھر مین گئی اور رسول اللہ کو لے آئی۔

۱۹۱ ۔ رسول اللہ صلعم کی وجہ سے بی بی حلیمہ کی سب چیزون مین خیر و برکت۔

پھر جب مین نے اونہین لے لیا۔ اور اپنے گود مین اٹھایا۔ تو میری پستانون مین دودہ بھرپور ہو گیا۔ اور اونہون نے سیر ہو کر پیا۔ اور اون کے بھائی نے بھی سیر ہو کر پیا۔ پھر دونو سو رہے۔ پہلے میرے بچے کو نیند نہین آتی تھی۔ پھر میرا شوہر اونٹنی کا دودہ دوہنے کے لیے اُٹھا۔ دیکھتا کیا ہے۔ کہ اوسکے تھنون مین بھی خوب دودہ ہے۔ اوس نے دودہ دوہا۔ اور خود بھی پیٹ بھر کر پیا اور مجھے بھی دیا مین نے بھی پیٹ بھر کے پی لیا۔ بی بی حلیمہ کہتی ہین۔ کہ اس پر میرے شوہر نے کہا۔ حلیمہ یہ بچا تو بڑا مبارک نکلا مین نے کہا اللہ تعالی سے ہمین اسکے سبب سے بہت کچھہ امید ہوتی ہے۔ پھر وہ کہتی ہین

ہم مکہ سے چلے - اور مین اپنی گدھیا پر سوار ہوئی - اور رسول اللہ کو بھی اوس پر سوار کرایا - وہ گدھیا تو ایسی تیز چلنے لگی - کہ کوئی گدھا اوسکو پہونچ ہی نہ سکتا تھا - جسے دیکھکر میرے ساتھی کہنے لگے ابوذویب کی بیٹی ذرا ٹہیر - کیا یہ گدھیا تیری وہ ہی نہین ہے جس پر تو اپنے گھر سے سوار ہوکر آئی تھی - مین نے کہا ہان یہ تو بےشک وہ ہی ہے - وہ کہنے لگین کہ اس کا تو عجیب حال ہوگیا -

پہر ہم اپنی بنی سعد کی بستیون مین آئے - مین جانتی تھی - کہ اللہ تعالی کی تمام دنیا مین ایسی اور سرزمین کہین نہ ہوگی جیسی کہ بنی سعد کی سرزمین تھی - لیکن میری بکریان جب شام کو گھر آتین تو پیٹ بہری ہوئی آتی تہین - اور ہم اون کا خوب دودھ دوہتے اور پیتے تھے - اور لوگون کی بکریون مین دودھ کی ایک بوند بھی نہ نکلتی تھی - اور اون کے تہنون مین دودھ کچھ بھی نہ ہوتا تہا - ہمارے دودھ دوہنے کے وقت جو لوگ موجود ہوتے اپنے چرواہون سے کہتے تھے بھلے مانسو چرانے کو وہان لیجایا کرو جہان ابوذویب کی بیٹی کے چرواہے جاتے ہین - لیکن اون کی بکریان شام کو بھوکی آتین دودھ کا ایک قطرہ بھی اون سے نہ نکلتا تہا - اور ہماری بکریان پیٹ بھری اور دودھ والی آتی تہین - پہر اسی طرح دو برس تک برابر اللہ تعالی کی عنایت سے ہماری سب چیزون مین خیر و برکت رہی - اور مین نے رسول اللہ صلعم کا دودھ چھڑایا - رسول اللہ صلعم اور بچون کی طرح نہ تھے بلکہ وہ بہت جلد بڑہتے تھے - دو سال کے ابھی نہ ہوئے تھے - کہ وہ اچھے اتنے بڑے تندرست لڑکے ہوگئے کہ بخوبی کہانا کہانے لگے -

۱۹۲ - حضرت کا شق صدر اور بی بی حلیمہ کا اونہین آکر اون کی مان کو دے جانا -

پہر ہم اونہین لیکر اون کی مان کے پاس آئے حالانکہ اون کی خیر و برکت کو دیکھکر ہمارا دل یہ چاہتا

تہا۔ کہ کسی طرح اونہین ابہی اور اپنے پاس رکہین۔ اس واسطے ہم نے اون کی
مان سے التجا کی۔ کہ اونہین ابہی وہ کچہہ دنون اور ہمارے پاس رہنے دین۔ اونہون
نے اسے قبول کرلیا۔ بی بی حلیمہ کہتی ہین۔ کہ ہم اونہین لیکر پہر لوٹ گئے۔ اس سے
کئی مہینے کے بعد رسول اللہ صلعم اپنے بہائی کے ساتہہ گہرون کے پیچہے گہانس
کی چراگاہ مین گئے۔ دیکہتی کیا ہون۔ کہ اون کا بہائی گہبرایا ہوا آیا۔ اور مجہہ سے اور
اپنے باپ سے کہنے لگا۔ کہ میرا قریشی بہائی جو ہے دیکہو اوسے دو آدمیون نے
جن کے سفید سفید کپڑے ہین آکر لٹا دیا۔ اور اوس کا پیٹ چاک کرڈالا۔ اور ابہی
وہ اسی کام مین مشغول ہین۔ بی بی حلیمہ کہتی ہین۔ کہ ہم سب سراسیمہ وار نکلے اور جاکر
دیکہین۔ تو رسول اللہ کہڑے ہین۔ اور اون کے چہرہ کا رنگ متغیر ہو گیا ہے۔
بی بی حلیمہ کہتی ہین۔ کہ مین نے اور اون کے باپ نے اونہین چپٹا لیا۔ اور ہمنے
اون سے کہا۔ کہ بیٹا کیا ہوا تہا۔ حضرت نے فرمایا۔ کہ دو شخص میرے پاس آئے
اور مجہے زمین پر لٹایا۔ پہر میرا پیٹ چاک کیا۔ اور اوس مین کوئی چیز ڈہونڈہی جسے
مین جانتا نہین کہ وہ کیا چیز تہی۔ وہ کہتی ہین۔ کہ ہم پہر اپنے ڈیرون مین آئے۔ اور
اون کے باپ نے مجہہ سے کہا۔ کہ مین تو ڈر گیا تہا۔ لیکن اس بچے کو کسی آسیب نے
تو نہین ستایا۔ تو اسے لیچا۔ اور اسے گہر والون کو اوس سے پہلے دے آ کہ
اس پر آسیب کا اثر ظاہر ہو۔ وہ کہتی ہین۔ کہ پہر ہم اونہین لے چلے۔ اور اون کی
مان کے پاس آئے۔ اون کی والدہ ماجدہ بولین۔ کہ انا جی تم اونہین کیون لے آئین
تم تو منتین کرتی تہین کہ اونہین ابہی ہمارے پاس ہی رہنے دو۔ مین نے کہا۔ کہ میرے
بچے کو اللہ تعالی نے اب بڑا کردیا۔ اور جو کچہہ میرا کام تہا وہ بہی مین کر چکی اور سوا اسکے

سب مجھے اور بھی کچھ خوف ہوا اس واسطے جیسا آپ چاہتی تھین اوسی طرح مین آپ کی
امانت لے آئی آپ کی والدہ نے پوچھا۔ کہ بتاؤ بات کیا ہے۔ صحیح صحیح حال کہو۔ مین
چاہتی تھی۔ کہ اونہین یہ بات نہ بتاؤن مگر اونہون نے مجھہ سے اتنا پوچھا۔ کہ آخر کار
مین نے اونہین سب حال کہہ سنایا۔ اونہون نے کہا۔ کیا تجھے اون کی نسبت
شیطان کا ڈر ہوا ہے۔ مین نے کہا ہان۔ آپ کی والدہ نے فرمایا۔ یہ ہرگز نہین ہو سکتا
شیطان کی اون پر مجال نہین ہے۔ میرے بیٹے کا کچھہ اور ہی عجیب و غریب حال ہے
اگر تم کہو تو مین اور بھی اون کی ایسی ہی عجیب و غریب باتین سناؤن۔ حلیمہ نے کہا۔
ہان ضرور سنائیے۔ آپ کی والدہ نے کہا۔ کہ جب مین حاملہ ہوئی تو میرے بدن سے
ایک نور چمکا۔ جس سے بصرے کے جو شام کے ملک مین ہے مجھے محلات دکھائی دینے
لگے۔ اور ایام حمل مین مجھے حمل کا کچھہ بوجھہ ہی نہ معلوم ہوا۔ اور نہ کسی قسم کی تکلیف ہوئی۔
پھر جب وہ پیدا ہوئے۔ تو مین نے دیکھا کہ اون کے دونو ہاتھہ زمین پر رکھے اور سر آسمان
کی طرف بلند ہے (گویا دعا کرتے ہین)

اور حضرت نے دو برس دودھ پیا۔ اور بی بی حلیمہ نے ایک روایت مین ہے اونہین
پانچ سال کی عمر مین جا کر اون کی والدہ ماجدہ اور اون کے دادا عبد المطلب کے سپرد کیا۔

۱۹۳۔ ایام حمل اور ولادت کے عجائبات اور شق صدر کی دوسری روایت۔

شداد بن اوس نے بیان کیا ہے۔ کہ ہم لوگ
رسول اللہ صلعم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے
کہ اسی مین بنی عامر کا ایک شیخ آیا۔ جو اون کے قبیلہ کا سردار اور ایسا بڑا بوڑھا تھا کہ لاٹھی
ٹیک کر چلتا تھا۔ وہ آ کر ادب سے کھڑا ہو گیا۔ اور کہنے لگا عبد المطلب کے بیٹے۔
مین نے سنا ہے کہ آپ اپنے آپ کو رسول اللہ سمجھتے ہین۔ اور کہتے ہین کہ آپ ہی

ویسے ہی رسول ہین جیسے ابراہیم۔ موسیٰ۔ عیسیٰ وغیرہ نبی تھے۔ یا درکھو کہ یہ بات آپ نے
جو مُنہ سے نکالی ہے بہت بڑی بات ہے انبیا نبی اسرائیل ہین سے ہوا کرتے تھے
اور آپ تو ان لوگون مین سے ہین جو پتھرون کو اور بتون کو پوجتے ہین بھلا تم دیکھو اور
نبوت دیکھو۔ ہر ایک بات کی کچھہ حقیقت ہوتی ہے۔ بھلا آپ کے قول کی
کیا حقیقت ہے اور آپ کی بات کی کیا ابتدا ہے۔ حضرت اس سوال کو سنکر
تعجب مین رہ گیے۔ پھر فرمایا۔ بنی عامر کے بھائی آؤ۔ یہان آکر بیٹھو۔ پھر نبی صلعم
نے اوس سے فرمایا کہ میری حقیقت اور میری بات کی ابتدا یہ ہے۔ کہ مین اپنے باپ ابراہیم
کی دعا ہون۔ اور اپنے بھائی عیسیٰ کی بشارت ہون۔ جب مین اپنی مان کے
پیٹ مین تھا۔ تو اون سے کسی نے خواب مین کہا۔ کہ یہ جو تیرے پیٹ مین ہے
نور ہے۔ اور وہ کہتی تھین۔ کہ مین اس نور کو دیکھتی اور اوس کے پیچھے نظر دوڑاتی
تھی تو وہ میری نظر سے آگے جاتا تھا۔ اور روے زمین کے تمام مشارق و مغارب
میری نظر کے سامنے تھے۔ پھر مین اپنی مان کے پیٹ سے پیدا ہوا۔ اور بڑا ہوا
جب مین بڑا ہوا۔ تو یہ بت مجھے برے معلوم ہونے لگے۔ پھر مین بنی سعد بن بکر مین
دودھ پینے لگا۔ اسی مین ایک روز مین اپنے لوگون سے الگ کچھ بچون کے ساتھ
دور چلا گیا۔ کہ تین آدمی ہمارے پاس آئے۔ اون کے پاس ایک
طلائی طشت مین برف بھری ہوئی تھی۔ اونہون نے مجھے پکڑا اور اور بچون سے
کچھہ نہ کہا۔ وہ سب میرے ساتھی بھاگ گیے۔ اور وادی کے کنارہ تک چلے گیے
پھر لوٹ کر اون لوگون کے پاس آئے۔ اور اون سے کہنے لگے۔ کہ اس لڑکے
سے تم کیا کرتے ہو۔ اس کا تو باپ بھی نہین ہے۔ اگر اوسے مارو گے تو تمہین کچھہ

بہی نہ ملے گا۔ جب بچون نے دیکھا۔ کہ ادن لوگون نے اونہین کچھہ جواب نہ دیا۔ تو وہ بہاپتے ہوئے بستی مین آئے۔ اور میری پکار مچائی۔ اور لوگون سے فریاد کی۔

اوپہر اون مین سے ایک نے مجھے زمین پر نہایت آہستہ سے لٹایا۔ پہر اوس نے میرے سینے کے اوپر سے لیکر پیٹ کے نیچے تک چیر ڈالا۔ مین دیکھہ رہا تہا۔ مگر مجھے کچھہ درد وغیرہ نہین معلوم ہوا۔ پہر اوس نے میرے پیٹ کے اندرونی اعضا کو نکالا اور اونہین برف سے خوب اچھی طرح سے دہویا۔ اور پہر دل کو نکالا اوسے بہی چیرا اور اوس مین سے ایک کالا لوتہڑا نکالکر پہینک دیا۔ اوس شخص کے ہاتھہ مین کوئی کپڑا تہا گویا اوس مین سے وہ کچھہ کہا رہا ہے دیکہتا کیا ہون۔ کہ اوسکے ہاتہہ مین ایک نور کی خاتم ہے۔ کہ اوسے دیکھکر ناظرین حیران ومتحیر رہ جائین۔ وہ خاتم اوس نے میرے دل پر لگائی۔ اور اوس سے میرا دل نور سے بہر گیا۔ یہ نور نبوت اور حکمت کا تھا۔ پہر دل کو جہان تہا وہین رکہدیا۔ اور مجھے اس خاتم کی ٹہنڈک معلوم ہوئی۔ اور میرے دل مین مدت دراز تک رہی۔ پھر تیسرے نے اپنے ساتہی سے کہا۔ اچھا الگ ہوجاؤ وہ مجھہ سے الگ ہوگیا۔ پہر اوس نے اپنا ہاتہہ میرے سینے کے اوپر سے پیٹ کے نیچے تک پہیر دیا۔ اور وہ شگاف بند ہوگیا۔ اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے پیٹ جُڑ گیا۔ پہر میرا ہاتہہ پکڑا اور بڑی نرمی سے مجھے اُٹھایا۔ پہر اوس نے اوسی پہلے سے کہا جس نے میرا پیٹ چیرا تھا۔ کہ اسے اس کی امت کے دس آدمیون سے تولو۔ جب اونہون نے تولا۔ تو مین بڑہتی نکلا۔ پہر کہا اوس کی امت کے سو آدمیون سے تولو۔ پہر بہی مین بڑہتی نکلا۔ پہر کہا ہزار آدمیون سے تولو۔ پہر بھی مین بڑہتی نکلا۔ پہر کہا جانے دو۔ اگر اوسے اوس کی تمام امت کے مقابلہ مین بہی رکھکر وزن

کروگے تو یہ ہی لڑکا بڑہتی رہیگا پہر اونہون نے مجھے اپنے سینہ سے چپٹا یا۔ اور میرے سر وچشم کو بوسہ دیا۔ پہر کہا اے پیارے ڈرو نہین اگر تمہین یہ معلوم ہوتا کہ تم سے کیسے اچھے کام کرانا منظور ہے تو تمہاری آنکھین اوسے دیکھکر ٹہنڈی ہوجاتین یہان تو یہ ہو رہا تہا اسی مین دیکھتا کیا ہون۔ کہ ہمارے قبیلہ والے سب کے سب چلے آرہے ہین اور میری دایہ زور سے چلاتی ہوئی سب کے آگے ہے۔ اور کہتی ہے یَا ضَعِیْفَاہُ حضرت نے فرمایا۔ کہ وہ لوگ مجھ پر آگئے۔ اور میرے سر اور آنکھون کو بوسہ دیا۔ اور کہنے لگے کیا ہی اچھا ضعیف ہے۔ پہر میری دایہ نے کہا یَا وَحِیْدَاہُ پہر وہ میری طرف آئے۔ اور مجھے سینہ سے لگا کر سر اور آنکھون کو بوسہ دیا۔ اور کہا کیا ہی اچھے اکلوتے ہو۔ اور تم اکیلے نہین بلکہ خدا تمہارے ساتھ ہے۔ پہر میری دایہ نے کہا یَا یَتِیْمَاہُ۔ تو اپنے ساتہیون مین کمزور تہا۔ کمزوری کی وجہ سے تو مارا گیا۔ پہر وہ میری طرف آئے اور مجھے سینہ سے چپٹا کر سر اور آنکھون کو بوسہ دیا۔ اور کہا۔ آپ کیا ہی اچھے یتیم ہین۔ اور اللہ کے نزدیک کیسے اکرم ہین۔ اگر آپ کو معلوم ہوتا۔ کہ آپ کیسے اچھے کامون کے لیے بنائے گیے ہین تو آپ بہت خوش ہوتے۔ پہر حضرت نے فرمایا کہ وہ مجھے وادی کے کنارہ لے گیے۔ پہر جب وہان مین نے اپنی دایہ کو دیکھا۔ تو اوس نے کہا۔ کہ بیٹے ابہی تک تو زندہ ہے۔ اور آکر مجھے چپٹ گئی۔ اور سینے سے لگالیا گو کہ مجھے میری دایہ نے گود مین لے لیا۔ اور سینہ سے چپٹا لیا تھا مگر ابہی تک میرا ہاتھ اون مین سے ایک کے ہاتھ مین ہی تہا۔ اور مین اون کی طرف متوجہ تھا۔ مین جانتا تہا کہ یہ لوگ بہی اونہین دیکھ رہے ہین۔

اسی مین کسی نے بنی سعد کے لوگون مین سے کہا۔ کہ اس بچے کے حواس مین کچھ

فرق آگیا ہے۔ یا جنون نے اوس پر کچھ آسیب پہونچایا ہے۔ اوسے ہمارے
کاہن کے پاس لے چلو۔ وہ دیکھے اور کچھ علاج کرے۔ مین نے کہا نہین جو تم
لوگ کہتے ہو یہ بات مطلق نہین ہے۔ میری طبیعت درست اور دل صحیح ہے
اور میرا حال کچھہ متغیر نہین ہوا ہے اس پر میرے رضاعی باپ نے کہا۔ دیکھو وہ تو
باتین ٹھیک کرتا ہے۔ میرے نزدیک تو اوسے کچھہ بھی نہین ہوا ہے۔ لیکن اون
لوگون کی راے ہوئی کہ اوسے کاہن کے پاس لے چلین۔ پھر وہ مجھے کاہن
کے پاس لے چلے۔ جب اوس سے میرا قصہ بیان کیا۔ تو اوس نے کہا ٹھیر جاؤ
مین اس بچے کی ہی زبان سے اوس کا حال سننا چاہتا ہون۔ تمھارے بہ نسبت
وہ اپنے حال کو خوب جانتا ہے۔ پھر مین نے اوس سے اپنی کیفیت اول سے
آخر تک ساری کہہ سنائی۔ جب اوس نے میری سن لی۔ تو اٹھ کر مجھے اپنے سینہ سے
چپٹا لیا اور چلا کر بولا۔ عربو دوڑو۔ اس بچے کو قتل کر دو۔ اور مجھے بھی اوس کے ساتھ
مار ڈالو۔ لات وعزیٰ کی قسم ہے اگر تم نے اوسے چھوڑ دیا۔ تو وہ تمھارے دین کو ذلیل
کرے گا۔ اور تمھارے خلاف چلے گا۔ اور ایسا دین نکالے گا۔ کہ تم نے
کبھی ویسا سنا بھی نہین۔ یہ دیکھکر میری دایہ نے مجھے اوس سے
چھین لیا۔ اور کہا۔ تو دیوانہ ہو گیا ہے۔ میرے بیٹے سے الگ
ہو۔ کسی کو جا کر تلاش کر کہ وہ تجھے مار ڈالے۔ مین تو اپنے بچے کو ہرگز
نہین مارون گی۔ پھر وہ لوگ مجھے میرے گھر والون مین پہونچا گیے
مجھے اس بات سے ایک خوف سا ہو گیا۔ اور شق کا نشان
میرے سینہ سے پیٹ کے نیچے تک ایسا موجود تھا۔ جیسے تسمہ ہوتا ہے۔ اسے

بنی عامر کے بہائی یہ میرے قول کی حقیقت اور میرے معاملہ کی ابتدا ہے۔

۱۹۴۔ عامری کے سوالون کے جواب پہر اوس عامری نے حضرت سے عرض کیا کہ مین اوس اللہ کی جس کے سوا اور کوئی معبود نہین قسم کہا کر گواہی دیتا ہون۔ کہ تمہاری باتین حق ہین۔ مجہے چند باتین بتایئے جو مین پوچہتا ہون حضرت نے فرمایا پوچھ۔ اوس نے کہا۔ یہ بتایئے۔ کہ علم کیونکر بڑہتا ہے فرمایا بڑہنے سے۔ پہر اوس نے پوچھا کہ علم تک کیسی رسائی ہوتی ہے فرمایا پوچہنے سے۔ پہر پوچھا کونسی شی ہے جو چیزون کو بڑہاتی ہے فرمایا تمادی یعنی زمانہ کا گزرنا۔ پہر پوچھا کوئی ایسی بہی نیکی ہے جو گناہون کے ساتہ نفع بخشتی ہے۔ فرمایا ہان توبہ مان کی نافرمانی کے گناہ کو دہو ڈالتی ہے۔ اور نیکیان گناہون کو مٹا دیتی ہین۔ اور جب بندہ اللہ تعالیٰ کو آسودہ حالی کے وقت مین یاد کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اوس کی مصیبت کے وقت مین مدد کرتا ہے۔ عامری نے کہا۔ یہ کیسے ہے۔ حضرت نے فرمایا۔ یہ ایسے ہے کہ اللہ صاحب فرماتا ہے۔ کسی بندہ کے لیے دو امنین نہین ہوتی ہین۔ اور نہ دو خوف ہوتے ہین۔ اگر وہ مجھ سے دنیا مین خوف کریگا۔ مین اوسے اوس روز امن دون گا جس روز کہ مین بندون کو میدان قدس مین جمع کرون گا۔ اور وہان وہ ہمیشہ امن مین رہیگا۔ اور اوس کے امن کو پہر نہین مٹاؤنگا۔ اور اگر وہ مجھ سے دنیا مین امن مین رہا۔ اور مجھے یاد نہ کیا۔ تو وہ اوس روز مجہہ سے خوف مین رہیگا۔ جس روز کہ مین روز معین پر میقات پر لوگون کو جمع کرونگا۔ وہ وہان مجہہ سے ہمیشہ خوف مین رہیگا۔

۱۹۵۔ حضرت کس امر کی ہدایت کرتے ستہے اور اوس کے عوض مین کیا ملے گا۔ پہر عامری نے پوچھا۔ اے عبد المطلب کے بیٹے۔ آپ کیا ہدایت کرتے ہین۔ اور کیا بات

چاہتے ہین۔ فرمایا مین خدا سے وحدہ لاشریک لہ کی عبادت کی ہدایت کرتا ہون۔ اور یہ چاہتا ہون۔ کہ تو خدا کا کسی کو شریک نہ بنائے۔ اور لات اور عزیٰ کو چھوڑ دے! ور اللہ کے پاس سے جو کتاب اور اوس کا رسول آیا ہے اوس کا اقرار کرے۔ اور پانچ وقت کی ٹھیک ٹھیک نماز پڑہے اور سال مین ایک مہینے کے روزے رکہے۔ اور اپنے مال کی زکوۃ دے۔ تو اللہ تعالی تجھے اور تیرے مال کو پاک کریگا۔ اور بیت اللہ کا حج کرے بشرطیکہ تجھے اوس کی استطاعت ہو۔ اور جنابت کا غسل کرے۔ اور اس پر ایمان لاے کہ مرنا اور مرنے کے بعد جی اٹھنا برحق ہی۔ اور جنت و دوزخ برحق ہین۔ عامری نے پوچھا ابن المطلب اگر مین یہ کرون تو مجھے کیا ملیگا نبی صلعم نے فرمایا جَنَّاتُ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِہَا الْاَنْہٰرُ خَالِدِیْنَ فِیْہَا وَذٰلِکَ جَزَآءُ مَنْ تَزَکّٰی (رہنے کے لیے باغ ملینگے جن کے تلے نہرین بہ رہی ہونگی۔ اور وہان ہمیشہ رہین گے۔ اور یہ اون کے لیے جو گناہ سے پاک رہے بدلہ ہوگا) عامری نے پوچھا۔ کہ اس کے ساتھ دنیا مین بہی کچھ ملے گا کیونکہ مجھے تو دنیا کا عیش بہی اچھا لگتا ہے۔ نبی صلعم نے فرمایا ہان یہ بھی ملیگا۔ جو لوگ میری متابعت کرینگے اون کے لیے فتح و نصرت ہوگی اور ملکون پر اون کا تسلط ہوگا پہر اوس عامری نے اسلام قبول کیا۔ اور مسلمان ہوگیا۔

۱۹۶۔ حضرت کے والدین کا اور حضرت کے دادا کا انتقال اور ابو طالب کے پاس پرورش پانا ابن اسحاق کہتا ہے کہ رسول اللہ صلعم کے والد ماجد عبد اللہ بن عبد المطلب کا جب انتقال ہوا ہے۔ تو بی بی آمنہ بنت وہب بن عبد مناف بن زہرہ اوس وقت حاملہ تھین۔ اور ہشام بن محمد نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلعم اٹھائیس دن کے تہے اوس وقت اون کے والد عبد اللہ کا انتقال ہوا تہا۔ اور واقدی نے بیان کیا ہے۔ کہ ہمکو یہ ثابت ہوگیا ہے۔ کہ عبد اللہ بن عبد المطلب شام سے قریش کے قافلہ کے ساتھ آئے

اور مدینہ مین اوترے - وہ بیمار تھے اس سیلیے کچھہ روز وہان قیام کیا - اور وہین اون کا انتقال ہوگیا - اور دار النابغہ الصغری مین مدفون ہوے -

ابن اسحاق کہتا ہے - کہ بی بی آمنہ کا مکہ اور مدینہ کے درمیان مقام ابوا مین جس وقت انتقال ہوا ہے تو اوس وقت حضرت کی عمر چھہ سال کی تھی - وہ اونھین اون کے ماموؤن کے پاس بنی النجار مین مدینہ کو لائی تھین - اور اون سے اونھین ملانے کو لے گئی تھین - لوٹتے وقت راستہ مین اون کا انتقال ہوگیا - یہ بھی کہتے ہین کہ اپنے شوہر کی قبر دیکھنے کے لیے مدینہ گئی تھین - اور رسول اللہ اور ام ایمن رسول اللہ کی حاضنہ بھی اون کے ساتھہ تھین جب لوٹکر آئین تو ابوا مین اون کا انتقال ہوگیا ایک روایت مین یہ بھی آیا ہے - کہ عبد المطلب اون کے ماموؤن کے یہان بنی النجار مین گئے تھے - اور بی بی آمنہ اور رسول اللہ کو بھی ساتھہ لے گئے تھے - جب وہ وہان سے لوٹ کر آئے تو آپ کی والدہ کا مکہ مین انتقال ہوگیا - اور شعب ابی ذر مین مدفون ہوئین - لیکن اول روایت زیادہ صحیح ہے -

جس وقت قریش احد کو گئے تھے - تو اونھون نے چاہا کہ بی بی آمنہ کی قبر کھود کر اونھین نکال ڈالین - لیکن کسی نے اون مین سے کہا کہ عورتین پردہ کی چیز ہین - محمدؐ نے کبھی تمھاری عورتون سے کچھہ بدسلوکی نہین کی ہے - اس بات سے اللہ تعالی نے نبی صلعم کی مان کے اکرام کی وجہ سے اون کو اپنے ارادہ سے باز رکھا -

ابن اسحاق نے بیان کیا ہے - کہ جب حضرت کی آٹھ سال کی اور ایک روایت مین ہے دس سال کی عمر تھی تو عبد المطلب کا انتقال ہوگیا - اور جب عبد المطلب کا انتقال ہوگیا - تو اون کی وصیت کے بموجب ابوطالب آپ کے چچا نے اونھین

اپنے پاس رکھہ لیا۔ عبد المطلب نے ابوطالب کو وصیت اس بیٹے کی بھی کی تھی۔ کہ یہ حضرت پر بڑی شفقت کرتے اور الفت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ یہان تک کہ اون کے اپنے بچہ تو بے منہ دہوئے میلے کچیلے رہتے اور رسول اللہ چکنے چپڑے ہوتے تھے

بنی تمیم کا قتل مشقرمین

۱۹۷۔ دہزر کے تحائف کو بنی تمیم کا لوٹ لینا ھشام نے بیان کیا ہے۔ کہ دہزر نے کچہ مال اور تحفہ تحائف یمن سے کسریٰ کو بہیجے تھے۔ جب یہ لوگ بلاد تمیم مین پہونچے۔ تو صعصعہ بن ناجیہ نے مجاشعی فرزدق شاعر بنی تمیم کے دادا سے کہا۔ کہ اون کو لوٹ لینا چاہیئے۔ لیکن جب بنی تمیم نے انکار کیا۔ تو اوس نے کہا مجھے اس بات کا پورا پورا یقین ہے۔ گویا مین اپنی آنکھون سے دیکھ رہا ہون۔ کہ بنی بکر بن وائل نے انھین لوٹ لیا ہے اور اس مال واسباب کی مدد سے وہ تمہاری لڑائی کے لیے آئے ہین۔ جب بنی تمیم نے یہ بات سنی تو وہ اُٹھ دوڑے اور اوس مال واسباب کو چھین لیا۔ ایک شخص نطف بنی سلیط کا تہا اوسکے ہاتھ جواہر کا ایک تھیلا لگ گیا تہا لوگ اوس کی مثال دینے لگے اَصَابَ کَنْزَ النَّطْفُ (نطف کو خزانہ مل گیا) اس سے یہ بات ایک مثل ہوگئی ہے۔

۱۹۸۔ ہوذہ کی مدد سے آزاد فیروز مکعبر کا دہوکہ سے بنی تمیم کو مشقرمین قتل کرنا۔ پہر اس قافلہ والے یمامہ مین ہوذہ بن علی الحنفی کے پاس گیے۔ اوس نے انھین کپڑے پہنائے۔ اور سواریان دین۔ اور اون کے ساتھ گیا۔ اور کسریٰ کے پاس اوس سے جاکر دربار مین ملا۔ کسریٰ اوس سے بہت خوش ہوا۔ اور ایک موتیون کا ہار منگا کر

اوس کے سر پر باندہا۔ اسی سے اوسے ہوذہ ذوالتاج (تاجدار) کہنے لگے۔ کسریٰ نے اوس سے پوچہا کہ تمیم تیری قوم کے لوگ ہین یا تیری اور اون کی صلح ہے۔ ہوذہ نے کہا۔ نہین نہ تو وہ میری قوم والے ہین اور نہ ہماری اون کی صلح۔ بلکہ لڑائی ہے کسریٰ نے کہا تو بس تجہے اپنا بدلہ مل جائیگا۔ اور کسریٰ نے چاہا۔ کہ تمیم پر فوج بہیجے لوگون نے کہا۔ اون کا چشمہ چہوٹا سا ہے۔ اور اون کا ملک بہت خراب ہے۔ اور اوسے مشورہ دیا۔ کہ اپنے بحرین کے عامل کو جس کا نام آزاد فیروز بن جشیش تہا لکہہ بہیجے کہ وہ اون کا بندوبست کردے عرب اس آزاد فیروز کو مکعبر (قطاع) کہا کرتے تہے کیونکہ وہ لوگون کے ہاتہہ پاؤن کاٹا کرتا تہا۔ کسریٰ نے اوسے بنی تمیم کے قتل کا حکم دیا۔ اور اوس کے پاس ایک قاصد روانہ کیا۔ اور ہوذہ کو بہی بلا کر از سر نو انعام واکرام دیا۔ اور اوسے قاصد کے ساتہہ جانے کے لیے کہا۔ یہ دونو مکعبر کے پاس خوشہ چینی کے زمانہ مین آئے اور بنی تمیم کا قاعدہ تہا۔ کہ وہ غلہ لینے اور خوشہ چینی کے لیے ہجر کو جایا کرتے تہے۔ مکعبر نے اس واسطے منادی کرادی کہ جو لوگ بنی تمیم کے یہان ہین۔ وہ سب میرے پاس آئین۔ بادشاہ نے اونہین غلہ اور کہانا دینے کے لیے حکم دیا ہے۔ پہر جب وہ آئے۔ اور ایک قلعہ مشقر نام مین داخل ہوئے۔ تو مکعبر نے اون کے مردون کو تو قتل کردیا۔ اور لڑکون کو رہنے دیا۔ اور اسی روز قعنب الریاحی بہی مارا گیا۔ یہ شخص یربوع مین بڑا بہادر سوار تہا۔ پہر مکعبر نے بچون کو کشتیون مین سوار کرایا۔ اور فارس کو بہیجدیا۔ ہبیرۃ ابن حدیر العدوی کہتا ہے کہ جس وقت مسلمانون نے اصطخر فتح کیا ہے اوس وقت کتنے ہی آدمی اون مین سے لوٹ کر آئے تہے اور بنی تمیم کے ایک شخص عبید بن وہب نے

دروازہ کی زنجیر کو توڑ ڈالا اور نکلکر بہاگ گیا۔ اور ہوزہ نے ایکسو قیدی مکعبر سے مانگ لیے اور اونہین آزاد کر دیا تہا۔

نوشیروان کے بیٹے ہرمز کی پادشاہی

۱۹۹۔ ہرمز کی پادشاہی اور اوسکا عدل اور عظماے سلطنت کو قتل کرنا۔

اس ہرمز کی مان خاقان الاکبر کی بیٹی تہی۔ جب کسریٰ نوشیروان پادشاہ ہوا تو اوس نے اڑتالیس برس پادشاہی کی۔ پہر اوس کے بعد ہرمز پادشاہ ہوا۔ یہ ہرمز بن کسریٰ بڑا ادیب تہا۔ اور ضعیفون پر احسان کرتا اور اشراف اور دولتمندون کو دباتا تہا۔ اس سے وہ اوسے بُرا جاننے اور اوس سے دشمنی کرنے لگے اور اوسکے دل مین بہی اون سے اسی طرح دشمنی تہی۔ وہ بہت ہی بڑا عادل تہا۔ اوس کے عدل کی یہ نوبت پہونچ گئی تہی۔ کہ ایک مرتبہ وہ ساباط المداین کو سوار ہوا۔ اور ایک انگور کے کہیت پر ہوکر اوس کا گزر ہوا۔ اوس کے سردارون مین سے ایک سردار کہیت مین گیا۔ اور انگورون کا ایک خوشہ لے لیا۔ باغ کا نگہبان اوس کے پیچہے پڑ گیا اور فریاد مچائی۔ لیکن ہرمز کا خوف ان سردارون پر ایسا غالب تہا۔ کہ اوس سردار نے اس انگور کے گچہے کے عوض اوسے اپنا طلائی منطقہ دیدیا۔ جب اوس سے جان چہڑائی کہتے ہین۔ کہ ہرمز ہمیشہ مظفر و منصور رہتا۔ جس چیز مین ہاتھ ڈالتا اوسے پورا ہی کر لیتا تہا۔ اور بڑا چالاک بدنیت تہا۔ ترکون کو بہی جو اوس کے ماموں ہوتے تہے بُرا بہلا کہا کرتا تہا اور علما اور دیوانیون اور اشراف مملکت کو اس قدر قتل کیا تہا کہ اون کی تعداد تیرہ ہزار چہ سو تک پہونچ گئی۔ اوس کی راے یہ تہی کہ سفلون سے

الفت کی جاسے ۔ اور کثرت سے اوس نے عظماے دولت کو قید کردیا اور مار ڈالا اور مراتب سے گرادیا تھا ۔ اور لشکر کو تنگ کیا تھا ۔ جس سے اوسکے گرد نواح کے لوگ فساد کے لیے اُٹھ کھڑے ہوئے تھے ۔

۲۰۰ ۔ ہرمز پر بادشاہ خزر اور بادشاہ روم اور بادشاہ ترک کی چڑہائی اور بہرام کا شابہ اور برمودہ کو شکست دینا

ان مین شابہ (یا سادہ شاہ) جو ترکون کا بادشاہ (اور ہرمز کا ماموں ہوتا) تھا تین لاکھ سپاہ لیکر اوس کے جلوس کے سولھوین سال مین اوس پر چڑہ کر آیا ۔ اور ہرات اور بادغیس مین پہونچ گیا ۔ اور ہرمز اور اہل فارس سے کہلا بھیجا ۔ کہ راستہ صاف کردین تا کہ وہ فارس مین ہو کر روم کو چلا جاسے ۔ اُدہر سے روم کا بادشاہ اسّی ہزار آدمی سے سرحد پر آ پہونچا ۔ اور اس ارادہ مین ہوا ۔ کہ ہرمز پر آ گے کو بڑہے ۔ اور شمال مین خزر کا بادشاہ بھی باب الابواب تک آ گیا ۔ اور ایک بڑی فوج ساتھ لایا ۔ ادہر جنوب مین عربون نے سواد کے علاقہ مین غارت مچا دی ۔

اس لیے لاچار ہو کر ہرمز نے بہرام خشنش کو جسے بہرام چوبین (یا شوبین) بھی کہتے ہین لشکر کے بارہ ہزار چیدہ سپاہ دیکر روانہ کیا ۔ وہ بڑی کوشش کے ساتھ چلا ۔ اور شابہ بادشاہ ترک سے جا کر لڑا ۔ اور ایک تیر سے اوسے قتل کر ڈالا ۔ اور اوس کے لشکر کو لوٹ لیا ۔ پھر برمودہ بن شابہ آیا اوسے بھی اوس نے شکست دی اور کسی قلعہ مین جا کر اوسے محصور کیا ۔ اور پکڑ لیا ۔ اور قید کر کے ہرمز کے پاس اوسے بھیجدیا ۔ اور قلعہ مین جو کچھ تھا اوسے لوٹ لیا اس سے اوس کی عظمت و ہمت بڑہ گئی ۔

۲۰۱ ۔ بہرام کی بغاوت اور ہرمز کے ماموں بندویہ اور بسطام کا ہرمز کو اندھا کرنا ۔

پھر بہرام اور اوسکے ہمراہیون کو ہرمز سے کچھ اندیشہ ہوا اور اونھون نے اوس سے بغاوت

کی - اور مدائن کی طرف روانہ ہوئے - اور یہ مشہور کیا - کہ ہرمز سے اوس کا بیٹا پرویز پادشاہی کے لیے زیادہ بہتر ہے - ہم اوسے پادشاہ بنائینگے - اور ہرمز کے بعض دربار والے بہی پرویز کے معاون و مددگار ہوگئے - بہرام کی اس سے یہ غرض تہی - کہ ہرمز کا دل اپنے بیٹے پرویز سے بدل جائے - اور بیٹا باپ سے کہٹک جائے اور ان دونوین اختلاف پڑ جائے - اگر پرویز کو باپ پر فتح ہوجائے - تو بہرام کو اوس کا کام تمام کرنا بہت آسان ہوگا - اور اگر باپ کو فتح ہوئی - تو بہی بہرام کو یہ فائدہ ہوگا - کہ ہرمز سے اوسے نجات مل جائیگی - اور دونون باپ بیٹون مین کہٹکا رہے گا - اس سبب سے بہرام کے عوض ہرمز کو اوسے قبول کرنا پڑیگا - بہرام کے ارادہ یا لاستقلال پادشاہ بننے کے ہوگئے تہے -

جب پرویز نے یہ حال سنا تو اوسے باپ سے خوف ہوگیا - اور آذربائیجان کو بہاگ گیا - اور وہان کتنے ہی مرزبان اور سپہید اوس کے طرفدار ہوگئے - اور مدائن مین بہی ارا کین دولت باغی ہوگئے - جن مین بندویہ اور بسطام پرویز کے دو ماموں بہی تہے اونہون نے ہرمز سے بغاوت کی - اور اوس کی آنکہون مین سلائیان پہیر کر اندہا کردیا اور اوسے قتل نہ کیا - جب پرویز کو یہ خبر پہونچی - تو وہ آذربائیجان سے دار المملکت کو آیا - ہرمز کی حکومت اکیس برس نو مہینے اور ایک روایت مین ہے کہ بارہ برس رہی - پادشاہان فارس مین سے نہ کوئی اس سے پہلے اور نہ اس سے پیچہے اب تک اندہا کیا گیا ہے -

۲۰۲ - ہرمز کی عمارت مین ایک شخص کا دشمنی سے عیب نکالنا اور ہرمز کا تحمل سے اوس شخص کا انصاف کرنا	اس ہرمز کی ایک نیک سیرتی کی حکایت لکہی ہے - جب اوس نے وہ مکان بنایا جو

مدائن کے مقابل دجلہ کے پاس تھا تو اوس نے بہت کہانا پکوایا ۔ اور چارون طرف سے لوگون کو بلوایا ۔ اور اونہین کہانا کہلایا ۔ پہر اون سے پوچھا کیا اس مکان مین کوئی عیب بہی ہے ۔ سب نے کہا ۔ نہین کوئی عیب نہین ہے ۔ لیکن ایک شخص کہڑا ہوا اور کہا ۔ کہ تین عیب اوسمین کہلم کہلا دکہائی دیتے ہین ۔ ایک تو یہ ہے کہ تمام آدمی اپنے مکانات دنیا مین بنایا کرتے ہین ۔ تو نے اپنے مکان مین دنیا بنائی ہے ۔ یعنی اوس کے صحن اور کمرے بے انتہا بڑے بڑے وسیع کر دئے ہین ۔ اس سے یہ ہوگا ۔ کہ گرمی مین دہوپ مکان مین بہت رہیگی ۔ اور لو آئیگی ۔ اور اوس کے رہنے والون کو ایذا ہوگی ۔ اور ایام سرما مین وہان سردی بہت ہوگی ۔ دوسرا عیب یہ ہے کہ تمام بادشاہ مکان دریاؤن کے متصل بنایا کرتے ہین ۔ تاکہ اوس سے اون کے رنج وغم اور تفکرات دور ہون ۔ اور پانیون کو دیکہہ دیکہہ اون کی نگاہین ٹہنڈی ہون ۔ اور ہوا مرغوب آئے ۔ اور آنکہین روشن رہین ۔ اور تو نے دجلہ کو چہوڑ دیا ۔ اور بیابان مین جاکر گہر بنایا ۔ اور تیسرا عیب یہ ہے کہ عورتون کے حجرے شمال کی طرف تو نے مردون کے مکانات کے قریب بنائے ہین ۔ جہان ہوا سب سے زیادہ چلتی رہتی ہے وہان سے ہوا اون کی آوازون کو اور اون کی خوشبوؤن کو مردون مین لیجائیگی ۔ یہ بات غیرت اور حمیت کے خلاف ہے ۔

ہرمز نے کہا صحن اور مجلسون کی وسعت کی نسبت جو تو نے اعتراض کیا ۔ سو وہ تیرا اعتراض ٹہیک نہین ہے ۔ کیونکہ مکانات وہ ہی اچہے ہین جن مین نظر دور تک جائے رہی گرمی اور سردی کی شدت سو یہ خیش (کتان کے کپڑے) اور لباس اور آگ سے دور ہوتی ہے ۔ اوسکے لیے چہوٹے مکان کی ضرورت نہین ہے ۔ اور پانی کے پاس

ہونے کا جو تو نے ذکر کیا۔ اوس کا یہ جواب ہے۔ کہ مین ایک مرتبہ اپنے باپ کے پاس تہا۔ اور وہ دجلہ کے کنارہ ایک مکان مین تہا۔ وہان اوس کے نیچے ایک کشتی غرق ہونے لگی۔ کشتی والون نے میرے باپ سے فریاد کی۔ میرا باپ ہاتھ ملتا رہ گیا۔ اور جو کشتیان ہمارے مکان کے نیچے تھین اون سے چلا چلا کر میرے باپ نے مدد کرنے کے لیے کہا۔ لیکن جب تک کہ یہ لوگ وہان پہونچے ہی پہونچین۔ وہ سب کے سب ڈوب گیے۔ اس وقت سے مین نے اپنے دل مین یہ قرار دے لیا۔ کہ مین ایسے شخص کے پاس نہین رہونگا جو مجہہ سے زبردست ہے۔ اور مین نے شمال مین عورتون کے حجرے اس لیے بنائے ہین۔ کہ شمالی ہوا سب سے زیادہ رقیق اور بہت ہلکی ہوتی ہے اور عورتین جو گہرون مین رہا کرتی ہین۔ اس لیے اون کے واسطے یہ ہوا بہتر ہے۔ اس جگہہ غیبت کا اعتراض ہی تیرا غلط ہے۔ کیونکہ مرد یہان عورتون کے پاس نہین جا سکتے ہین اور جو شخص اس مکان مین داخل ہوتا ہے وہ مملوک اور بندہ ہوتا ہے آنکہہ اُٹھا کر نہین دیکھہ سکتا۔

لیکن تو جو یہ باتین کہتا ہے اس کا سبب بجز میری دشمنی کے اور کوئی نہین ہو سکتا بتا کہ اس کا سبب کیا ہے اوس شخص نے کہا۔ کہ میرا ایک گانون ہے۔ اور مین اوس کا مالک ہون۔ جو اوس کا محصول آتا تھا اوس سے مین اپنے بچون کا خرچ چلایا کرتا تہا۔ مگر اب وہان کے مرزبان نے اوسے مجھ سے چھین لیا ہے مین تیرے پاس دو سال سے آیا ہوا ہون۔ اور تجھ تک میری رسائی نہین ہو سکتی ہے۔ مین تیرے وزیر کے پاس بہی گیا۔ اور اوس سے فریاد کی۔ اوس نے بھی میرا انصاف نہ دلایا۔ مین اب بہی سرکاری خراج جو اوس گانون کا مقرر ہے دیا کرتا

ہون - کہ کہین اگر خراج نہ دون تو اوس کی ملکیت سے ہی میرا نام خارج نہ ہو جاے لیکن یہ ایک اور بہی بڑا ظلم ہے کہ خراج تو مین ادا کرون اور اوس کی آمدنی دوسرا شخص لے -

پھر ہرمز نے اپنے وزیر سے اس کا حال پوچھا - تو اوس نے اوس شخص کے بیان کی تصدیق کی - اور کہا مجھے اس امر کا اندیشہ تھا کہ اگر مین تجھے اس امر کی خبر کرون تو مرزبان مجھے کچھہ نقصان نہ پہونچاے - اس پر ہرمز نے حکم دیا کہ جو کچھہ مرزبان نے اوس سے لیا ہی - اوس کا دو چندوہ اوسے دے اور دو برس تک اوس گانون والے کی خدمت کرے - گانون والے کو اختیار ہے کہ جو خدمت چاہے اوس سے لے -

۲۰۳ - ہرمز کا فریادیون کے لیے صندوق بنوانا اور پہر زنجیر اپنے دربار سے باہر تک لٹکوانا - پہر وزیر کو ہرمز نے موقوف کر دیا - اور اپنے دل مین کہا - کہ جب وزیر ظالم سے ڈرتا ہے - تو ضرور ہے کہ اور لوگ بہی اوس سے ڈرتے ہونگے - پہر اوس نے ایک صندوق بنوایا - اور اوسے قفل لگا کر اپنی مہر کر دی - اور اپنے دروازہ پر رکھوا دیا - اور اوسمین ایک شگاف رکھا - کہ فریادی لوگ اوسمین سے اپنے عرایض صندوق مین ڈالدیا کرین - اور ہر ہفتہ مین اوسے کہولتا اور مظالم کی تحقیقات کرتا تھا - پہر اوس نے یہ سوچا کہ رعیت پر جو ظلم ہوتا ہے اوسکی مجھے ہر ساعت خبر ملنی چاہیئے - اس لیے ایک زنجیر بنوائی - اور اوس کا ایک سرا اپنے دربار کی چہت مین لگوایا - اور دوسرا سرا ایک روزن مین سے لیجا کر مکان کے باہر پہونچا دیا اور اوسمین ایک گھنٹہ لگوا دیا - جب کوئی فریادی آتا - تو اوس زنجیر کو ہلاتا - اور اوس سے گھنٹہ بجتا - اور ہرمز وہان خود آکر موجود

ہو جاتا اور مستغیث کی فریاد کی تحقیقات کرتا تہا اور انصاف کرتا تھا۔

کسریٰ پرویز بن ہرمز کی بادشاہی

۲۰۴ - پرویز کا بہرام سے شکست کہانا اور ہرمز کا اوسے موریق کے پاس جانے کا مشورہ دینا یہ بادشاہ نہایت ہی سخت گیر اور اپنی رائے کا بڑا پابند تہا اور اوس کا رعب داب اور تقدیر کی مساعدت اور خزانہ کا جمع کرنا اس درجہ کو پہونچ گیا تہا کہ اس سے پہلے کوئی بادشاہ بہی ایسا نہین ہوا تہا۔ اور اسی واسطے اوسے پرویز کہتے تہے جس کے معنی ہین مظفر و منصور۔ اسکے باپ کے ایام حیات مین ہی بہرام چوبین نے اس کے باپ سے چغلی کہائی تہی کہ وہ اپنے آپ بادشاہ بننا چاہتا ہے۔ جب اسے یہ خبر ہوئی تو یہ آذربائیجان کو چہپ کر چلا گیا۔ اس باب مین مختلف روایتین ہین جن کا بیان اوپر ہو چکا ہے۔ غرض جب یہ وہان پہونچا۔ تو وہان کے عظماے سلطنت اسکے طرفدار ہو گیے اور جو لوگ مدائن مین تہے وہ اس کے باپ سے پہر گیے۔ جب پرویز نے سنا تو نہایت تیزی کے ساتہ مدائن کو چلا کہ کہین بہرام چوبین وہان اوس سے پہلے نہ پہونچ جائے اور وہان اوس سے پہلے آکر تاج سر پر رکہا اور تخت شاہی پر جلوس کیا۔ پہر اپنے باپ کے پاس گیا۔ جس کو اندہا کر دیا گیا تہا۔ اوس سے کہا۔ کہ میری اسمین کوئی خطا نہین ہے مین تو فقط اپنی جان کے خوف سے بہاگ گیا تہا۔ باپ نے اوس کی تصدیق کی۔ اور اوس سے درخواست کی۔ کہ کسی ایسے شخص کو ہر روز میرے پاس بہیجدیا کر جس سے میرا دل بہلے۔ اور جس نے مجہ سے سرکشی کی اور مجہے اندہا کیا ہے اوس سے بدلا لے۔ پرویز نے اوس سے عذر کیا۔ کہ ابہی چونکہ بہرام لشکر لیے چلا آرہا ہے۔ انتقام مین

نہین دے سکتا۔ ہان البتہ جب بہرام پر فتح ہوجائیگی تو اوس وقت مین انتقام لونگا۔

پھر بہرام نہروان کی طرف چلا۔ اور پرویز بہی اوس طرف پہونچا۔ اور فریقین کا مقابلہ ہوا مگر پرویز نے دیکھا۔ کہ اوس کے ساتھی لڑائی مین فتور ڈال رہے ہین۔ اس لیے وہ بہاگ گیا۔ اور باپ کے پاس پہونچا۔ اور اوس سے سارا حال بیان کیا۔ اور مشورہ چاہا اوس نے کہا کہ موریق بادشاہ روم کے پاس جا۔

۲۰۵۔ پرویز کا بہاگنا اور ہرمز کا قتل اور بہرام چوبین کا بادشاہ ہونا۔

پہر پرویز نے مکر تیاری کی۔ اور چند مخصوصون کو ہمراہ لیکر روانہ ہوا جن مین اوسکے دونو ماموں بندویہ اور بسطام اور کردی بہرام کا بہائی بہی تہا۔ جب یہ لوگ مدائن سے نکلے تو انہین خوف ہوا۔ کہ بہرام آکر کہین ہرمز کو پہر بادشاہ نہ بنا دے۔ اور اوس کے بعد روم کے بادشاہ کو لکہے کہ ہم لوگون کو پکڑ کر بہیجدے۔ اور وہ اوس کی تحریر کے بموجب ہمین پکڑ کر اوس کے حوالہ کردے۔ اس واسطے اونہون نے پرویز سے اوس کے باپ ہرمز کے قتل کی اجازت چاہی۔ اوس نے اس کا کچھہ پورا پورا جواب نہ دیا۔ لیکن بندویہ اور بسطام اور چند اور ہمراہی لوٹے۔ اور ہرمز کو گلا گہونٹ کر مار ڈالا۔ پہر پرویز کے پاس جا پہونچے اور بہر بڑی کوشش سے روانہ ہوکر فرات پار ہوگئے۔ اور ایک دیر مین آرام کے لیے اُترے۔ لیکن اوسی جگہہ بہرام کے سوارون نے اوسے آلیا۔ ان مین سب سے آگے ایک شخص بہرام بن سیاوش اون تک پہونچا بندویہ نے پرویز سے کہا۔ کہ تو اپنے بچنے کی کوئی تدبیر کر۔ پرویز نے کہا مین اس وقت کیا کرسکتا ہون۔ بندویہ نے کہا۔ مین تیرے واسطے اپنی جان دیتا ہون۔ تو مجہے اپنے کپڑے دیدے۔ اور اوس کے کپڑے لیکر پہن لیے۔ اور پرویز اور اوس کے ساتھی دیر سے نکل گئے۔ اور پہاڑون مین

جا چھپے - پھر بہرام دیرمین آپہونچا دیکھا تو بندویہ دیر پر پرویز کے کپڑے پہنے موجود ہے - اوس نے جانا کہ یہ پرویز ہے - اور بندویہ نے اوس سے درخواست کی - کہ کل صبح تک کی مجھے مہلت دیجیے - تاکہ مین باطمینان کل خدمت مین حاضر ہوؤن بہرام نے اوسے مہلت دیدی - دوسرے روز معلوم ہوا - کہ یہ تو فریب تھا - اس واسطے بہرام بن سیاوش اوسے پکڑ کر بہرام چوبین کے پاس لے گیا - اور چوبین نے اوسے قید کر دیا - پھر بہرام بن سیاوش اور بندویہ نے سازش کی کہ بہرام چوبین کو مارڈالین - لیکن بہرام چوبین کو یہ حال معلوم ہوگیا اوس نے بہرام بن سیاوش کو تو قتل کر دیا - مگر بندویہ نکلکر کسی طرح بھاگ گیا اور آذربائیجان چلا گیا -

۲۰۶ - پرویز کا موریق کی مدد سے آکر بادشاہ ہونا اور بہرام چوبین کا قتل -

ادھر پرویز بھاگ کر انطاکیہ پہونچا - اور اپنے آدمیون کو بادشاہ روم کے پاس بھیجا - وہان اوس نے نصرت کا بھی وعدہ کیا اور پرویز کو اپنی بیٹی بھی دی - جس کا نام مریم تھا - پھر موریق نے بہت بڑا لشکر تیار کیا جس کی تعداد ستر ہزار تھی اوسمین ایک سپاہی تھا جو ہزار آدمی کے برابر گنا جاتا تھا - اور پرویز اونہین درست کرکے آذربائیجان کی طرف لایا - اور بندویہ وغیرہ بڑے بڑے لوگ اور سردار چالیس ہزار سوار اصفہان فارس اور خراسان سے لیکر اوس سے آملے - پھر وہ مدائن کو چلا - اور بہرام چوبین بھی اوسکے مقابلہ کو نکلا دونو مین سخت لڑائی ہوئی - اوس مین وہ سوار رومی مارا گیا جو ہزار آدمی کے برابر شمار ہوتا تھا - مگر بہرام چوبین کو شکست ہوئی - اور وہ ترکستان کو چلا گیا - اور میدان معرکہ سے پرویز بڑھ کر مدائن مین پہونچا اور رومیون کو خوب انعام واکرام دیا - جس کی تعداد دو کرور تک پہونچ گئی تھی - بعد ازان اونہین اپنے ملک کو بھیجدیا - اور بہرام چوبین کی ترکون نے بڑی خاطر کی - اس واسطے

پرویز نے ترکون کے پادشاہ کی بی بی کے پاس آدمی بہیجا اور اوسے بہت کثرت سے جواہر وغیرہ تحفے مین بہیجے۔ اور اوس سے بہرام کے مار ڈالنے کے لیے کہا وہ راضی ہوگئی۔ اور کسی آدمی کے ذریعہ سے اوسے قتل ہی کرا دیا۔ لیکن ترکون کے پادشاہ کو یہ بہت ہی ناگوار گزرا۔ اور جب اوسے معلوم ہوا۔ کہ اوس کی عورت نے اوسے قتل کرایا ہے تو اوسے طلاق دیدی۔

پہر پرویز نے بندویہ کو قتل کرا دیا۔ اور جب بسطام کو قتل کرنا چاہا تو وہ بہاگ گیا اور طبرستان کی حصانت کی وجہ سے وہان جا کر پناہ لی۔ مگر وہان بہی پرویز نے کسی کو بہیجکر اوسے قتل کرا دیا۔

۲۰۷ - پرویز کا موریق کے بیٹے کی مدد کے لیے فرحان اور شہر بزار کو فوج دیکر روم پر بہیجنا اور ہرقل کی پادشاہی۔

اب رومیون کا حال سنئے اونہون نے جس وقت پرویز کو چودہ برس حکومت کرتے ہوگیے تہے اپنے پادشاہ موریق کو معزول کر دیا۔ اور پہر مار ڈالا۔ اور ایک بطریق کو جس کا نام فوقاس تہا اپنا پادشاہ بنا لیا۔ اس فوقاس نے موریق کی ذریت کو خوب قتل و برباد کیا۔ کہین اوس کا ایک بیٹا کسریٰ پرویز کے پاس بہاگ کر آگیا۔ پرویز نے اوس کو تاج پہنایا اور روم کا پادشاہ بنا کر اوسے لشکر دیا۔ اور اپنے لشکر کے تین سردار کیے۔

ایک کا نام اون مین سے بوران تہا۔ اوسے لشکر دیکر شام کو بہیجا۔ اور وہ اوسمین گہستا ہوا بیت المقدس تک پہونچ گیا۔ اور وہ صلیب کی لکڑی لے لی۔ جسے نصاریٰ کہتے ہین۔ کہ حضرت مسیح کو اوس پر صلیب دی گئی تہی اور اوسے لیکر کسریٰ پرویز کے پاس بہیجدیا دوسرا اسپہ سالار وہ تہا جس کا نام شاہین تہا۔ اوسے ایک اور لشکر دیکر مصر کو روانہ کیا

اوس نے اوسے فتح کر کے سکندریہ کی کنجیان پرویز کے پاس بھیجدین۔
تیسرا سپہ سالار جو سب سے بڑا تھا فرخان تھا۔ جس کے مرتبہ کو شہر یراز کہتے تھے۔ (یہان کچھ غلطی ہے کیونکہ آگے چلکر شہر یراز ایک جدا ہی شخص معلوم ہوتا ہے) پھر اس فرخان کو باقی دو سپہ سالارون کا بھی افسر کردیا تھا۔ اس کی مان کے پیٹ سے جو بچہ پیدا ہوتا وہ نجیب (یعنی سورما) ہی ہوتا تھا۔ اُسے پرویز نے بلایا اور کہا مین چاہتا ہون کہ روم کو لشکر بھیجون۔ اور تیرے کسی بیٹے کو اوس پر سپہ سالار کرون۔ بتا کہ تیرے بچون مین کون اس کام کے لائق ہے۔ اوس نے کہا۔ کہ فلان میرا بیٹا تو لومڑی سے زیادہ چالاک اور باز سے زیادہ محتاط ہے۔ اور فرخان سنان سے بھی زیادہ تیز ہے اور شہر یراز لومڑی سے زیادہ حلیم ہے۔ پرویز نے کہا۔ کہ مین حلیم کو پسند کرتا ہون پھر اوسی کو سپہ سالار کردیا۔ وہ روم کی طرف گیا۔ اور اونہین قتل کیا۔ اور اون کے شہرون کو خراب اور برباد کرڈالا۔ اور درختون کو کاٹ کر پھینک دیا اور قسطنطنیہ تک جا پہونچا اور اوس کے پاس خلیج کے کنارہ قیام کیا۔ اور وہان چارون طرف لوٹ مار اور غارت کا بازار گرم کردیا۔ لیکن اس پر بھی موریق کے بیٹے کی طرف کسی نے رجوع نہین کیا۔ اور نہ اوس کی اطاعت کی۔ صرف اتنا ہوا۔ کہ رومیون نے فساد کے سبب سے فوقاس کو مارڈالا۔ اور اوسکے بعد ہرقل کو اپنا پادشاہ کرلیا۔ یہ وہ ہی شخص ہے کہ جس سے مسلمانون نے شام کا ملک لیا ہے۔

۲۰۸۔ ہرقل کا خواب اور اوس کا کسریٰ پر چڑھائی کر کے نصیبین تک چلا آنا۔ جب ہرقل نے دیکھا۔ کہ اوس نے روم مین کیسی لوٹ کھسوٹ اور کشت وخون کی دھوم مچا رکھی ہے۔ اور اون پر کیسی بلا نازل ہوئی ہے تو اوس نے اللہ تعالیٰ سے نہایت

تضرع کے ساتھ دعا مانگی۔ پھر اوس نے خواب مین دیکھا۔ کہ ایک شخص بڑی ڈاڑھی والا صدر مجلس پر اچھے کپڑے پہنے بیٹھا ہے۔ پھر ان دونون کے پاس ایک شخص باہر سے آیا۔ اور اوس شخص کو مجلس سے گرادیا۔ اور ہرقل سے کہا۔ کہ مین اس شخص کو تیرے حوالہ کرتا ہون۔ اسی مین ہرقل کی آنکھ کھل گئی۔ مگر اوس نے اپنے خواب کو کسی سے بیان نہین کیا۔ پھر دوسری رات کو بھی دیکھا۔ کہ یہی شخص پھر مجلس مین بیٹھا ہے۔ اور وہ ہی تیسرا شخص آیا۔ اور ایک زنجیر ہاتھ مین لے آیا۔ اور اوس کی گردن مین زنجیر ڈالی اور ہرقل کو دیدیا۔ اور کہا کہ مین نے کسریٰ کو بالکل تیرے حوالہ کردیا۔ تو اوس پر چڑہائی کر [illegible]وس پر غالب رہیگا اور اپنی مرادون کو پہونچیگا۔ اور دشمن پامال ہوجائینگے۔ پھر یہ خواب ہرقل نے اپنے عظماے سلطنت کے روبرو بیان کیا۔ اون سب نے کسریٰ پر چڑہائی کرنے کی راے دی۔ اور ہرقل مستعد ہوا۔ اور اپنے ایک بیٹے کو قسطنطنیہ پر خلیفہ کیا اور شہر یراز جس راستہ پر تھا اوسکو چھوڑ کر دوسرے راستہ سے چلا۔ اور بلاد ارمینہ مین اندر گھس آیا۔ اور جزیرہ کا ارادہ کیا۔ اور نصیبین مین آموجود ہوا۔ یہ دیکھکر کسریٰ نے بھی ایک لشکر بھیجا۔ اور حکم دیا کہ موصل مین قیام کرے۔ اور شہر یراز کو اپنے پاس بلایا تاکہ دونون ملکر ہرقل سے لڑائی کرین۔

۲۰۹۔ شہر یراز اور فرخان کی بغاوت کسریٰ سے اس باب مین روایتین مختلف ہین۔ ایک روایت یہ ہے کہ شہر یراز بلاد روم کو گیا۔ اور شام کو پامال کرتا ہوا اذرعات تک پہونچا۔ اور وہان لشکر روم سے اوس کی لڑائی ہوئی۔ جس مین شہر یراز کو فتح ہوئی۔ اور اوس نے رومیون کو بھگاکر اونھین خوب لوٹا اور لونڈی غلام بنایا اور اس سے اوس کو بڑی قوت ہوگئی۔ پھر فرخان شہر یراز کے بھائی نے ایک روز شراب پی۔ اور کہا۔ کہ مین نے خواب مین دیکھا ہے

کہ میں کسریٰ کے سر پر بیٹھا ہوا ہوں - یہ خبر کسریٰ کو بھی پہونچی - اوس نے شہر براز اوسکے بھائی کو لکھا کہ فرخان کو قتل کردے - لیکن شہر براز نے کسریٰ کو لکھا - کہ وہ بڑا بہادر ہے اور دشمن پر خوب اوسکا لوہا جما ہوا ہے - کسریٰ نے مکرر اوسکی قتل کیلئے لکھا - پھر شہر براز نے کچھ جواب لکھا - کسریٰ نے تیسری مرتبہ پھر اوسی وہی لکھا - شہر براز نے اوسکے حکم کی تعمیل نہ کی - اس لیے کسریٰ نے شہر براز کو معزول کیا - اور فرخان کو لشکر کی سرداری دیدی - شہر براز نے اس کی اطاعت کی جب فرخان سپہ سالار ہو گیا - تو قاصد نے اوسے ایک چھوٹا سا کسریٰ کا شقہ لاکر دیا - جس میں لکھا تھا کہ شہر براز کو قتل کردے - فرخان نے چاہا - کہ شہر براز کو مار ڈالے - شہر براز نے کہا اچھا بہتر ہے - مگر اتنی سبھی مہلت دے - کہ میں اپنی وصیت لکھدوں - اوس نے اوسے مہلت دی - شہر براز نے ایک ڈبہ منگایا اور اوس میں سے کسریٰ کے تینوں خط نکالکر دکھائے - اور اوسے سارا حال بتادیا - اور کہا میں نے تو تین مرتبہ تیرے باب میں لوٹ پلٹ کیا - اور تجھے قتل نہ کیا - اور تو چاہتا ہے - کہ کسریٰ کی ایک تحریر پر مجھے قتل کردے اس پر بھائی نے اوس کا عذر مان لیا - اور پھر اوسی کو سپہ سالار کردیا - اور کسریٰ کے برخلاف دونو کے دونو روم کے بادشاہ کے طرفدار ہو گیے -

۲۱۰ - شہر براز اور ہرقل کا پرویز کے برخلاف اتفاق اور ہرقل کا راہزار کو قتل کرنا -

پھر شہر براز نے ہرقل کے پاس آدمی بھیجا - اور کہا کہ مجھے آپ سے ملنے کی ضرورت ہے کہ وہ نہ تو قاصدوں کی زبانی طے ہو سکتی ہے اور نہ خطوں میں لکھی جا سکتی ہے - آپ پچاس رومی لیجیے اور میں بھی پچاس فارس والے ساتھ لیتا ہوں - اور مجھ سے آکر ملاقات کیجیے - پھر قیصر اپنا تمام لشکر لے کر آیا - اور اپنے جاسوسوں کو بھیجکر شہر براز کی خبر منگائی - اس اندیشہ سے کہ کہیں کچھ دغا کا تو ارادہ نہیں ہے - جاسوسوں نے

آکر خبر دی کہ وہ صرف پچاس آدمیون کے ہی ساتھ ہے۔ اس لیے قیصر نے بھی اسی قدر آدمی لیے۔ اور دونو نے آکر ملاقات کی صرف بیچ مین ایک ترجمان تھا۔ شہرزاز نے کہا۔ مین نے اور میرے ساتھی نے تیرا ملک خراب کیا۔ اور جو کچھہ کیا وہ سب توجانتا ہے۔ اب کسریٰ ہم سے حسد کرنے لگا ہے۔ اور چاہتا ہے۔ کہ ہمین مارڈالے اس واسطے ہم اوس سے پھر گئے ہین۔ اور تیرے ساتھ ہوکر اوس سے لڑنا چاہتے ہین۔ ہرقل اس سے خوش ہوگیا۔ اور دونو نے اتفاق کر لیا۔ اور ترجمان کو مار ڈالا۔ تاکہ وہ افشاے راز کہین نہ کردے۔

اب اودھر تو ہرقل لشکر لیکر نصیبین کو چلا۔ اور کسریٰ پرویز کو اس کی خبر پہونچی۔ اسواسطے اوس نے ایک سپہ سالار راہزار نام کو بارہ ہزار فوج سے ہرقل کے دفعیہ کو روانہ کیا اور حکم دیا۔ کہ نینوے مین موصل کے قریب قیام کرے۔ اور دجلہ سے ہرقل کو اُترنے نہ دے۔ اور وہ خود دسکرۃ الملک مین ٹھیرا رہا۔ راہزار نے جاسوس بھیجکر خبر منگائی تو معلوم ہوا۔ کہ ہرقل کے پاس ستر ہزار فوج ہے۔ اوس نے کسریٰ کو اس کی اطلاع دی اور کہلا بھیجا کہ اس قدر بڑی فوج سے مین مقابلہ نہین کرسکتا۔ مگر پرویز نے نہ مانا۔ اور یہی حکم دیا۔ کہ ہرقل سے لڑے۔ راہزار نے اوس کے حکم کی تعمیل کی۔ اور لشکر کو آراستہ کیا۔ اور ہرقل بھی کسریٰ کے لشکر کی طرف روانہ ہوا۔ اور اوس مقام کو جہان راہزار پڑا ہوا تھا چھوڑکر دوسرے راستہ سے دریا کو عبور کر آیا۔ راہزار اوس کی طرف چلا۔ اور میدان مین آکر اوس سے لڑا۔ اور مارا گیا۔ اور چھہ ہزار آدمی بھی اوس کے مارے گیے۔ باقی بھاگ کر چلدیئے۔ اس کی خبر پرویز کو پہونچی۔ وہ اس وقت تک دسکرۃ الملک مین ہی تھا۔ سنکر اوس سے نہایت خوف ہوا۔ اور مدائن کو لوٹ آیا۔ اور ہرقل کے مقابلہ کی طاقت

اپنے مین نہ دیکھکر وہان متحصن ہوگیا۔ اور جو سردار کہ بہاگ گیے تھے اونہین تہدید آمیز خطوط لکھے۔ جس سے وہ بہی اوس کے برخلاف ہوگیے۔ چنانچہ اس کا ہم آیندہ ذکر کرتے ہین۔ انشاءاللہ تعالی۔

۲۱۱۔ پرویز کا دہوکے سے ہرقل کے پاس سازشی خط بہوچانا اور اوس کی واپسی عراق سے اور شہر براز کا اوس پر حملہ۔

پھر ہرقل آگے بڑہ کر مدائن کے قریب پہونچا اور پہر اپنے ملک کو لوٹ گیا۔ اس کا سبب یہ ہوا۔ کہ جب کسریٰ ہرقل سے عاجز ہوگیا تو ایک فریب بنایا۔ اور شہر براز کو ایک خط لکھا۔ اور اوسمین اوس کا بڑا شکریہ ادا کیا۔ اور نہایت تعریف کی۔ اور کہا۔ کہ جو کچہ مین نے تجھے حکم دیا تہا۔ کہ ہرقل کو تو ادہر لے آئے۔ اور یہان وہ ہمارے قابو مین آجائے یہ تو نے بہت ہی اچھا کام کیا۔ اب وہ بہت اندر چلا آیا ہے۔ اور ہمارے داؤن پر پہونچ گیا ہے اب تو تو اوس کے پیچھے سے آ۔ اور مین اوس کے سامنے سے آتا ہون۔ اور ہم تم فلان روز دونوں مل جائینگے اوس وقت رومیون مین سے کوئی بہی نہ بچ سکیگا۔ پہر اس خط کو آبنوس کی لکڑی مین رکہا۔ اور مدائن کے قریب دیر مین یک راہب رہتا تھا اوسے بلایا۔ اور اوس سے کہا میرا ایک کام ہے۔ اوس نے کہا۔ مین کس لایق ہون۔ کہ پادشاہ کو میری ضرورت پڑی ہے۔ مین تابع ہون جو حکم ہو بجا لاؤن۔ پرویز نے کہا۔ تجھے معلوم ہے کہ رومی یہان ہمارے قریب آگئے ہین۔ اور اونہون نے راستہ بند کرلیا ہے۔ اور جو لوگ میرے شام کے ملک مین ہین اون سے مجھے کچہ کہنا ہے۔ اور تو نصرانی ہے۔ جب تو ان رومیون پر ہوکر گزریگا۔ تو اونہین تجھسے کچہ اندیشہ نہ ہوگا۔ مین نے ایک خط لکھا ہے۔ اور وہ اس ڈنڈے مین ہے تو اسے شہر براز کے پاس پہونچا دے

اور اوس کے صلہ مین اوسے دو سو دینار دئے۔

جب اوس راہب نے وہ خط لیا۔ تو اوسے کہولکر پڑہا۔ پہر اوسے اوسی مین رکہہ لیا اور روانہ ہوا۔ جب وہ رومیون کے لشکر کے قریب پہونچا۔ تو وہان رومیون کو اور راہبون اور ناقوسون کو دیکہا تو اوس کے دل مین رحم آگیا۔ اور دل مین کہا۔ کہ اگر مین نے ان نصرانیون کو مار ڈالا تو مین بہت ہی برا آدمی ہونگا۔ اس لیے وہ ہرقل کے سراپردہ پر آیا۔ اور اپنے حال سے اوسے اطلاع دی۔ اور پرویز کا خط اوسے دیدیا۔ اوس نے اوسے پڑہا۔ اسی مین اوسکے لوگون نے ایک اور شخص کو لاکر حاضر کیا۔ جسے اونہون نے شام کے راستہ سے پکڑا تہا۔ اور جسے کسریٰ نے بہیجا تہا۔ اوس کے پاس بہی ایک خط تہا جسے شہر براز کی طرف سے کسریٰ کے نام لکہا گیا تہا۔ اوس مین لکہا تہا کہ مین نے پادشاہ روم کو بڑے مکر اور دہوکے دے دلاکر اپنی طرف سے مطمئین کیا ہے اور وہ ملک مین آپ کے ارشاد کے بموجب اب آپہونچا ہے۔ اب مجہے پادشاہ حکم دے کہ کون سے روز اوس سے لڑائی کی جائے۔ کہ مین پیچہے سے آؤن اور آپ آگے سے اوس پر حملہ کرین۔ تاکہ اون مین سے نہ تو ہرقل اور نہ اوس کی فوج کا ایک آدمی بہی بچ کر نکل سکے۔ اور اوس سے کہا کہ کوئی راستہ سوچکر تجویز کیجئے کہ جس مین ہرقل کو پکڑ لیا جائے۔

جب پادشاہ روم نے یہ دوسرا خط بہی پڑہا۔ تو اوسکو پہر اس معاملہ مین کچہہ شبہ نہ رہا اور منہزم کی طرح پیچہے کو لوٹا۔ تاکہ اپنے ملک مین جلد پہونچ جائے۔ اب یہ خبر شہر براز کو پہونچی۔ کہ رومی لوٹے جاتے ہین۔ اوس نے چاہا کہ رومیون نے جو اوس سے خلاف عہد کیا ہے۔ اوس کا عوض اون سے لیا جائے۔ اس واسطے رومیون کو اوس نے

گھیرا۔ اور اون کا راستہ روک کر خوب قتل کیا۔ اور کسریٰ کو لکھا کہ مین نے رومیون کے ساتھ حیلہ کیا تھا کہ جس سے وہ عراق مین آگئے تھے۔ اور اسی کے ساتھ کتنے ہی سردار بھی اون کے پکڑ کر اوس کے پاس بھیجے۔

۲۱۲۔ نبی صلعم کی پیشین گوئی رومیون کی فتح کی نسبت اور اوس کا سچ ہونا۔

اسی حادثہ کی نسبت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ہے الٓمٓ غُلِبَتِ الرُّومُ فِي أَدْنَى الْأَرْضِ وَهُم مِّن بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُونَ فِي بِضْعِ سِنِينَ (رومی نصاریٰ اوس سرزمین مین جو جزیرہ عرب سے نزدیک ہے مغلوب ہو گئے ہین۔ مگر یہ لوگ اس مغلوبیت کے بعد چند سال مین پھر غالب آجاینگے) یہان اوس سرزمین سے جو نزدیک ہے اذرعات کے مقام سے مراد ہے۔ اور یہ مقام رومیون کے ملک کا عرب سے نہایت نزدیک ہے یہان رومیون کو ایک لڑائی مین شکست ہو گئی تھی۔ اور نبی صلعم کو اور نیز سب مسلمانون کو اہل فارس کی فتح رومیون پر اوس وقت بُری معلوم ہوئی تھی۔ کیونکہ رومی اہل کتاب ہین اور کفار اس سے خوش ہوئے تھے۔ کیونکہ مجوسی بھی اونہین کی طرح اُمی تھے جب یہ آیتین نازل ہوئین تو حضرت ابوبکر الصدیق نے ابی بن خلف سے اس امر کی شرط کی تھی کہ رومیون کو نو برس کے اندر اندر فتح ہو گی۔ اور شرط مین سَو اونٹ بدے تھے حضرت ابوبکر جیت گئے۔ اوس وقت شرط بدنا حرام نہین ہوا تھا۔ جب رومیون کو فتح ہو گئی۔ تو اوس کی خبر رسول اللہ صلعم کے پاس یوم الحدیبیہ مین آئی تھی۔

اون نشانیون کا بیان جو کسریٰ نے رسول اللہ صلعم کی سبب سے دیکھی تھین

۲۱۳۔ کسریٰ کے محل کا شکستہ ہونا اور

ان نشانیون مین سے یہ نشانیان ہین۔ کہ کسریٰ

دجلۃ العوراکا ٹوٹنا محمد صلعم کی بعثت کی وجہ سے نے دجلۃ العوراکا بند باندہا تھا۔ اوراوس پر
دولت بیشمار صرف کردی تھی۔ اوراپنے دربار کے لیے ایک ایسا محل بنوایا تھا
کہ دنیا مین اوس کا نظیر نہ تھا۔ اور کسریٰ کے پاس تین سو ساٹھ کاہن ساحراور منجم وغیرہ
تھے اوران مین ایک عرب بھی تھا جس کا نام سائب تہا۔ باذان نے اوسے یمین
سے بہیجا تہا۔ کسریٰ کو جب کوئی ایسا امر پیش آتا کہ جس سے اوسے رنج ہوتا تو وہ
اونہین اکٹھا کرتا اوراون سے کہتا دیکھو یہ معاملہ کیسے ہوگا۔
جب اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی محمد صلعم کو مبعوث فرمایا تو کسریٰ نے صبح اُٹھکر
دیکھا۔ دیکہتا کیا ہے کہ دجلۃ العوراکا بند ٹوٹ گیا۔ اوراوس کا محل بغیر ثقل شکستہ ہوگیا
جب اوس نے یہ دیکھا تو اوسے اندیشہ ہوا اور کہا محل شکستہ ہوگیا۔ اور دجلۃ العورا ٹوٹ
گیا۔ شاہ بشکست یعنی بادشاہ ٹوٹ گیا۔ پہر اپنے کاہن ساحراور منجم بُلائے۔ اوراون
مین سائب کو بلایا۔ اوراون سے کہا۔ دیکھو یہ کیا بات ہے۔ جب اونہون نے
غور کیا اوراوس کے معاملہ کو سوچا۔ تو آسمان کے اقطار بند پاے اور زمین مین تاریکی
نظر آئی۔ اس سے جو کچھہ اونہون نے اپنے علم کے پانسہ ڈالے سب خالی گئے
اورکچھہ نہ معلوم ہوا۔ لیکن سائب اسی دہن مین اندہیری رات مین زمین کے ایک
ٹیلہ پر سورہا۔ دیکہتا کیا ہے۔ کہ ایک برق حجاز کی طرف سے چمکی اور مشرق تک
پہونچ گئی۔ جب صبح ہوئی تو اپنے قدمون کے تلے ایک سبز باغ نظر آیا۔ پھر کہا
اگر میرا قیافہ سچ ہے۔ تو میرے نزدیک حجاز سے ایک سلطان نکلیگا۔ جو مشرق
تک پہونچ جائیگا۔ اوراس کی وجہ سے زمین سرسبز ہوجائیگی۔ کہ اوس سے بہتر
کسی بادشاہ کے زمانہ مین سرسبز نہ ہوئی ہوگی۔ جب یہ کاہن اور ساحر اور منجم اکیلے ہوکر

سے ملے اور اُنہون نے جو حال تہا وہ دیکھا۔ اور سایب نے جو دیکھا تہا وہ بہی اونہین معلوم ہوا۔ تو آپس مین اونہون نے کہا کہ یہ بات جو ہم پر مخفی رہی۔ اور ہمارے علوم کی وہان تک رسائی نہ ہوئی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی نبی پیدا ہوا ہے۔ یا مبعوث ہونے والا ہے۔ کہ وہ یہان کی پادشاہی چھین لیگا۔ اور یہ سلطنت مٹ جائیگی اگر یہ بات کسریٰ سے ہم کہین کہ اوس کی سلطنت جاتی رہیگی۔ تو وہ ضرور ہمین قتل کرڈالیگا۔ اس سے سب نے اتفاق کیا کہ اوسے یہ حال نہ بتائین۔

۱۲۴۔ کاہنون کا کسریٰ کو محمد صلعم کی بعثت کا حال بتانا۔

اور سب نے کسریٰ سے کہا۔ کہ ہمنے اپنے علم سے دیکھا تو ہمین معلوم ہوا۔ کہ دجلۃ العورا اور محل شاہی کی بنیاد نحس ساعت مین رکھی گئی تھی۔ جب لیل و نہار کی گردش ہوئی تو اوس نحوست کا وقت آگیا۔ اور جو نحس گھڑی مین بنیاد ڈالی گئی تہی وہ گر گئی۔ اب ہم حساب کرتے ہین اور تجھے بتاتے ہین اوسوقت تو اونکی بنیاد رکھہ وہ پھر نگرینگے۔ پھر حساب کر کے اوسے بنیاد ڈالنے کی ساعت بتائی اور اوس نے دجلۃ العورا کو بہت روپیہ خرچ کر کے آٹھ مہینے مین بنوایا۔ جب تیار ہو گیا۔ تو کہا مین اس کی دیوار پر بیٹھتا ہون۔ اونہون نے کہا اچھا آپ بیٹھئے۔ پھر کسریٰ اپنے سردارون کو لیکر اوس پر گیا اور وہان بیٹھا دیکھتا کیا ہے کہ دجلہ کی بنیاد تو نیچے سے دہس گئی۔ اور بڑی مشکل سے مرتے مرتے بچا۔

جب لوگون نے اوسے وہان سے نکال لیا۔ تو اوس نے کاہن اور ساحر اور منجم اکٹھے کیے اور اون مین سے کوئی سو کے قریب مار ڈالے۔ اور کہا کہ مین نے تمہین اتنا بڑا اعزاز دیا۔ اور بڑی بڑی تنخواہین تمہاری مقرر کی ہین۔ پھر بھی تم مجھ سے دل لگی کرتے ہو

وہ بولے غریب پرور۔ جہان پناہ۔ ہم حساب مین چوک گئے۔ جیسے اور لوگ ہم سے پہلے چوک چوک گیے ہین۔ پہر اونہون نے حساب کرکے ایک اور ساعت بتائی۔ اور وہ عمارت بنائی گئی۔ اور تیار ہوجانے پر اوسے وہان بیٹھنے کی اونہون نے اجازت دی لیکن کسریٰ کو خوف ہوا۔ اس لیے وہ گہوڑے پر سوار اوس پر گیا۔ دیکھتا کیا ہے کہ دجلہ کی بنیاد پہر دہس گئی پھر اوس کی بڑی مشکل سے جان بچی۔ اور اوس نے پہر اونہین بلایا۔ اور کہا مین تمہین سب کو قتل کردون گا نہین تو سچ سچ کہدو۔ آخر لاچار اونہون نے سچ سچ بیان کردیا۔ کسریٰ نے کہا۔ افسوس بہلے مانسو پہلے سے تم نے کیون نہ کہا مین اوسے سوچتا۔ اور اوسمین کوئی بات نکالتا۔ بولے کہ ہمنے خوف کے سبب سے آپ سے یہ بات نہ کہی تہی۔ پہر کسریٰ نے اونہین چہوڑدیا۔

۲۱۵- دجلۃ العوراکے ٹوٹ جانے اور بے مرمت رہنے کی وجہ۔ اور جب دیکھا کہ دجلہ قابو مین نہین آتا۔ تو اوس نے اوس کے بنانے سے کنارہ کیا۔ اسی سبب سے وہان بطائح یعنی کہار پڑ گیے ہین۔ اس سے پیشتر وہان نہ تہے۔ اور زمین سب آباد اور مزروعہ تہی۔ ۷؁ ہجری مین رسول اللہ صلعم نے عبداللہ بن حذیفہ السہمی کو کسریٰ کے پاس بہیجا تہا اوس سال فرات اور دجلہ مین اس قدر سیلاب آیا تہا۔ کہ اوس سے بڑہ کر نہ توکبہی پہلے آیا اور نہ اب تک بعد مین آیا ہے اس سے بند مین شگاف پڑ گیے۔ اور بند کی بنیاد دہس گئی کسریٰ نے بہت کوشش کی۔ کہ بند باندہے مگر پانی کا ایسا زور تہا۔ کہ کسی طرح اوس کی مرمت نہ ہوسکی۔ اور پانی بطائح کی طرف پہر گیا۔ اور کہیتون مین پانی پہیل گیا۔ اور کتنے ہی ضلع غرق کردیے۔ پہر عرب فارس کے ملک مین گیے۔ اور فارس والون کو اونکی لڑائیون سے فرصت نہ ملی۔ اور یہ بند کے شگاف بڑہنے لگے۔ جب حجاج کا زمانہ آیا

تو اوس شگاف پیدا ہو گیے۔ حجاج نے اونہین اس سیلیے مسدود نہ کیا۔ کہ اوس سے دہقانون کو نقصان ہوتا تھا۔ اور اِن دہقانون نے اوس پر ابن الاشعث کی طرفداری کی تہمت لگائی تھی۔ اسواسطے بند مین بہت بڑی خرابی پیدا ہو گئی۔ اور پہر آدمیون کو اوس کا بنانا مشکل ہو گیا۔ اسی وجہ سے وہ اب تک ویساہی پڑا ہوا ہے۔

۲۱۶۔ کسریٰ پر فرشتہ کا ہدایت کے لئے جانا اور کسریٰ پر کچھہ اثر نہ ہوتا۔

ابو سلمہ ابن عبدالرحمن بن عوف نے بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کسریٰ کے پاس ایک فرشتہ کو بہیجا۔ اس وقت وہ اپنے ایوان کے ایک کمرے مین تہا۔ اوس کمرے مین کسی کو رسائی نہین ہوتی تہی۔ دیکھتا کیا ہے کہ وہ فرشتہ اوسکے سر پر کہڑا ہے۔ اور ہاتھہ مین ایک عصا ہے اس وقت دوپہر کی شدت سے گرمی پڑرہی تہی۔ اور کسریٰ قیلولہ کے لیے لیٹا ہوا تہا۔ اوس نے کسریٰ سے کہا تو مسلمان ہوجا۔ نہین تو مین اس عصا کو توڑ ڈالونگا کسریٰ نے کہا اچھا ذرا ٹہیر وہ لوٹ گیا۔ پہر کسریٰ نے اپنے پہرہ والون اور دربانون کو بلایا۔ اور اون پر سخت ناراض ہوا۔ اور کہا کہ یہ شخص کیسے مکان مین آگیا۔ اونہون نے کہا یہان تو کوئی نہین آیا۔ اور ہم نے کسی کو بہی نہین دیکھا۔ جب دوسرا سال ہوا تو اسی ساعت مین وہ فرشتہ پہر آیا اور کہا یا تو تو مسلمان ہوجا۔ ورنہ اس عصا کو توڑ ڈالونگا کہا ذرا ٹہیر جا۔ اور پہرہ والون اور دربانون پر غصہ کیا۔ جب تیسرا سال ہوا تو فرشتہ پہر آیا اور کہا مسلمان ہوتا ہے تو ہو ورنہ مین عصا کو توڑے ڈالتا ہون۔ کہا ذرا ٹہیر مگر اوس نے عصا توڑ دیا۔ پہر نکلکر چلدیا۔ پہر اوس کا ملک برباد ہو گیا۔ اور اوس کا بیٹا اور فارس والے نکل گیے اور وہ مار ڈالا گیا۔

اور حسن بصری نے بیان کیا ہے۔ کہ رسول اللہ کے اصحاب نے عرض کیا یا رسول اللہ

کسریٰ پر اللہ تعالیٰ کی حجت کیا ہے۔ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے اوس کے پاس ایک فرشتہ بھیجا تھا۔ اوس نے اوسکے گھر کی دیوار سے ایک انگشت نکالی۔ جس کے نور سے اوجالا ہوگیا۔ جب کسریٰ نے دیکھا تو گھبرایا۔ فرشتہ نے کہا ڈرومت کسریٰ اللہ تعالیٰ نے ایک رسول بھیجا ہے۔ اور اوس پر کتاب نازل فرمائی ہے اوس کی اطاعت کر۔ اوس سے تیری دنیا اور آخرت اچھی ہو جائیگی۔ کہا اچھا مین دیکھونگا۔

واقعہ ذی قار اور اوس کا سبب

۲۱۷۔ منذر کے بعد کسریٰ کا عدی کی معرفت منذر کے بیٹون کو انتخاب کے لیے بلُوانا۔

کہتے ہین۔ کہ جب نبی صلعم نے سنا کہ ربیعہ کو کسریٰ کے لشکر پر فتح ہوئی تو فرمایا کہ یہ پہلا ہی دن ہے جس مین عربون نے عجمیون سے اپنا انصاف لیا ہے۔ اور میرے سبب سے فتح حاصل کی ہے۔ یہ بات لوگون نے حضرت کی یاد کر لی تھی۔ اور یہ بات رسول اللہ نے اوسی روز کہی تھی جس روز یہ واقعہ ہوا تھا۔ ہشام بن محمد نے بیان کیا ہے۔ کہ عدی بن زید التمیمی اور اوس کا بھائی عمار جسے اُبَیٌّ کہتے تھے اور عمرو جسے سمی کہتے تھے شاہان کسریٰ کے پاس رہا کرتے تھے۔ اور بالکل اونہین کے ہو گئے تھے۔ اور جب منذر ابن المنذر بادشاہ ہوا۔ تو اوس نے اپنے بیٹے نعمان کو عدی بن زید کی گود مین دیدیا تھا۔ اور اوسکے نعمان کے سوا اور بھی گیارہ بیٹے تھے۔ جن کو حسن و جمال کے سبب اشاہب (گورا) کہتے تھے۔

جب منذر ابن منذر مر گیا۔ اور اوس کی اولاد رہ گئی۔ تو کسریٰ بن ہرمز نے چاہا۔ کہ اون مین سے کسی کو پسند کر کے عرب پر بادشاہ کرے۔ اور عدی بن زید کو بلُایا۔ اور منذر کی

اولاد کا حال اوس سے پوچھا۔ اوس نے کہا کہ وہ بڑے مرد ہین۔ کسریٰ نے حکم دیا
کہ اونہین بلائے۔ عدی نے اونہین لکھکر بلوایا۔ اور اپنے پاس ٹھیرایا اور لوگون پر
ایسا ظاہر کیا۔ کہ نعمان پر اوسکے بہائیون کو وہ ترجیح دیتا ہے۔ اور نعمان کا پادشاہ ہونا
نہین چاہتا اور سب بہائیون کو الگ الگ بلاکر بات چیت کی۔ اور اون سے کہدیا
کہ جب پادشاہ تم سے پوچھے۔ کہ عربون کا تم بندوبست کر سکتے ہو۔ تو کہنا کہ ہم عربون
کا تو بندوبست کر سکتے ہین۔ مگر نعمان کا نہین کر سکتے۔ اور نعمان سے کہدیا کہ جب
پادشاہ تجھ سے سوال کرے کہ تو اپنے بہائیون کا بندوبست کر سکتا ہے۔ تو کہنا
کہ جب مین بہائیون کا بندوبست نہ کر سکا تو پہر کس کا کر سکون گا۔

۲۱۸۔ کسریٰ کا عدی کی تدبیر سے نعمان کو پادشاہ کرنا اور عدی ابن مرنیا کا رنج عدی ابن زید سے ایک شخص بنی مرنیا کا تھا اوسکا نام عدی ابن اوس بن مرنیا تھا اور وہ بڑا آگ کا پتلا اور شاعر تہا
اور اسود بن منذر سے کہتا تہا کہ تو جانتا ہے مین تیرا طرفدار ہون اور میری نظر تجھ پر ہے
مین چاہتا ہون کہ تو عدی بن زید کی مخالفت کر۔ کیونکہ وہ کسی طرح تیرا طرفدار نہین ہے
لیکن اسود نے اوس کی بات نہ مانی۔ جب کسریٰ نے عدی بن زید کو حکم دیا تو اوس
نے ایک ایک کرکے کسریٰ کے روبرو اونہین پیش کیا۔ اور کسریٰ نے اون سے
پوچھا تم عربون کا بندوبست کر سکتے ہو۔ اونہون نے کہا ہان مگر نعمان کا نہین کر سکتے
جب نعمان اوس کے پاس حاضر ہوا تو کسریٰ نے دیکھا کہ وہ بدشکل سرخ رنگ چتلا
پست قد ہے۔ کسریٰ نے پوچھا کیا تو اپنے بہائیون کا اور عربون کا بندوبست
کر سکتا ہے۔ اوس نے کہا۔ ہان اگر مجھ سے اپنے بہائیون کا ہی بندوبست
نہ ہو سکا۔ تو پہر اور کس کا مین کر سکون گا۔ کسریٰ نے اوسے پادشاہ کر دیا۔ اور خلعت شاہی

اور تاج ملوکانہ جس کی قیمت ساٹھ ہزار درہم تھی اوسے پہنایا۔ یہ سنکر عدی ابن مرنیا نے اسود سے کہا چل دور ہو تو نے میرا کہنا نہ مانا جس سے تجھے یہ نقصان اُٹھانا پڑا۔ پھر عدی بن زید نے کہانا تیار کرایا۔ اور عدی بن مرنیا کو اپنے یہان بلایا۔ اور اوس سے کہا مین جانتا ہون تو اسود کو چاہتا تھا۔ کہ پادشاہ ہوئے۔ اور میرے آدمی نعمان کو چاہتا تھا کہ یہ نہ ہو۔ اس باب مین مجھے ملامت نہ کرنا چاہیئے۔ مین بھی اسیطرح چاہتا تھا۔ کہ میرا آدمی ہو اور تیرا آدمی نہ ہو۔ اب مین چاہتا ہون۔ کہ تو مجھ سے رنج نہ رکھے کیونکہ اس مین جس قدر مجھ کو فائدہ ہوا ہے اوس سے تجھے کچھ کم فائدہ نہین ہوا ہے اور ابن مرنیا کو قسم دی۔ کہ تو میری ہجو نہ کرنا۔ اور نہ کبھی دل مین کینہ رکھکر بدی کرنا۔ ابن مرنیا اُٹھہ کھڑا ہوا۔ اور قسم کھائی کہ مین تو ہمیشہ تیری ہجو کرونگا اور جہان تک ہوسکیگا تجھ سے کینہ رکھون گا۔

۲۱۵۔ ابن مرنیا کی تدبیر سے نعمان کا عدی ابن زید کو بلا کر قید کرنا

پھر نعمان کسریٰ سے رخصت ہو کر حیرہ چلا آیا اور ابن مرنیا نے اسود سے کہا۔ تجھے پادشاہی تو نہ ملی۔ اب تو عدی سے اپنا بدلہ لے۔ کیونکہ معد اگر دل آزردہ ہون تو اونہین پھر نیند نہین آتی ہے۔ مین نے تجھ سے پہلے کہا تھا۔ عدی ابن زید کا کہنا نہ ماننا مگر تو نے میری بات نہ سنی۔ اب مین چاہتا ہون۔ کہ جو کوئی چیز تیرے پاس آئے تو تو اوسے مجھے دکہا دیا کر۔ چنانچہ اسود نے اوسکے کہنے کی تعمیل کی۔ ابن مرنیا بڑا مالدار تھا۔ نعمان کو ہمیشہ ہدیہ اور تحفے دیتا رہتا تھا اس سے نعمان اس کا نہایت اکرام کرنے لگا۔ اور ابن مرنیا کا یہ قاعدہ تھا کہ جب عدی ابن زید کا ذکر آتا تو وہ اوس کی تعریف کرتا مگر اس قدر کہدیتا کہ وہ بڑا مکار دغاباز ہے۔ اس طرح اوس نے نعمان کے

آدمیون کو گانٹھہ لیا۔ اور سب اوس کے ہوا خواہ ہوگیے۔ اور ابن مرنیا نے اونہین ایسا کر لیا کہ نعمان کے پاس جا کر دہ سنانے لگے۔ کہ عدی ابن زید کہتا ہے نعمان میرا عامل ہے۔ مین نے ہی اوسے بادشاہ بنایا ہے جب یہ خبرین متواتر نعمان کے کان مین ڈالی گئین۔ تو نعمان اوس کا دشمن ہوگیا۔ اور عدی ابن زید کو لکھا کہ میرے پاس ہو جا۔ عدی نے کسریٰ سے اجازت لی۔ اور جب اوس نے اجازت دیدی۔ تو وہ نعمان کے پاس آیا۔ لیکن نعمان نے اوس کو دربار مین نہ بلایا۔ بلکہ اوسے قید کر دیا۔ اور دربار کے آنے سے اوس کی ممانعت کر دی عدی ابن زید شاعر تھا قید خانہ مین شعر کہا کرتا تھا۔ جب یہ اشعار عدی کے نعمان نے سنے تو اوسے عدی کے قید کرنے سے ندامت ہوئی۔ پھر اوسے یہ بھی خوف ہوا۔ کہ اگر چھوڑ دون تو مجھے کچھہ نقصان نہ پہونچایئے۔

۲۲۰۔ ابی کی سفارش سے کسریٰ کا عدی کو چھوڑنے کے لیے لکھنا اور نعمان کا عدی کو قتل کرنا

پھر عدی نے اپنے بھائی اُبَیؔ کو کچھہ بیتین لکھکر بھیجین۔ اور اپنے حال سے اوسے اطلاع دی۔ جب اوس نے یہ ابیات اور اوس کا خط پڑھا۔ تو کسریٰ سے اوسکی نسبت ذکر کیا۔ کسریٰ نے نعمان کو اوسکی نسبت ایک خط لکھا اور ایک شخص کو بھیجکر اوس سے کہا۔ کہ عدی کو چھوڑ دے عدی کا بھائی بھی ساتھ آیا تھا۔ کسریٰ کا قاصد ابھی نعمان کے پاس گیا ہی نہین کہ یہ خوشی خوشی اپنے بھائی کے پاس قید خانہ مین گیا۔ اور کہا کہ بادشاہ نے تیرے چھوڑ دینے کے لیے نعمان کو لکھا ہے۔ عدی نے کہا۔ تو تو اب میرے پاس سے کہین مت جا۔ اور بادشاہ کا خط مجھے دے۔ کہ مین اوسے نعمان کے پاس بھیجدون۔ کیونکہ اگر تو میرے پاس سے نکلکر باہر جائیگا۔ تو نعمان مجھے مار ڈالیگا

مگر اوس نے نہ مانا۔

اس پر عدی کے دشمن نعمان کے پاس گیے۔ اور اوسے حقیقت حال سے آگاہ کیا۔ اور عدی کے اطلاق سے اوسے ڈرایا۔ نعمان نے اونہین عدی کے پاس بہیجا۔ اور اونہون نے آکر اوس کا گلا گہونٹ کر مار ڈالا۔ اور کہین دفن کر دیا۔

پہر جب قاصد نعمان کے پاس آیا۔ اور خط دیا۔ تو اوس نے کہا بسر و چشم۔ اور قاصد کو چار ہزار مثقال اور ایک لونڈی دی۔ اور کہا۔ صبح کو قید خانہ سے جا کر اوسے لے آنا۔ جب صبح کو قاصد قید خانہ مین گیا۔ تو دیکہتا کیا ہے کہ وہان تو عدی کا پتہ بہی نہین۔ اور پہرے والون نے کہا۔ وہ تو مدت ہوئی مر گیا۔ قاصد نعمان کے پاس لوٹ کر آیا۔ اور کہا مین نے اوسے کل دیکہا۔ اور آج وہ وہان نہین ہے۔ کہا تو جہوٹ کہتا ہے۔ اور اوسے اور رشوت دی۔ اور اوس سے عہد و پیمان لے لیے کہ کسریٰ سے یہ نہ کہے۔ بلکہ اوس سے کہے۔ کہ اوس کے پہونچنے سے پیشتر ہی عدی مر چکا تہا۔ راوی کہتا ہے کہ نعمان کو اوس کے قتل کرنے سے ندامت ہوئی تہی۔ اور عدی کے دشمن نعمان کو کچہہ دہمکیان سی دیتے تہے۔ جس سے نعمان کو سخت خوف ہوا۔

۲۲۱۔ نعمان کی سفارش سے زید بن عدی کا کسریٰ کے پاس نوکر ہونا اور زید کا کسریٰ کے لیے نعمان سے بیٹی لینے کو جانا۔

پہر ایک مرتبہ نعمان شکار کے لیے گیا۔ وہان کہین اوسے عدی کا ایک بیٹا زید بن عدی مل گیا۔ اور اوس سے آکر بات چیت کی نعمان اوس سے بہت ہی خوش ہوا۔ اور اوسکے باپ کی نسبت جو اوس نے کیا تہا اوس سے اوس کا بہت کچہہ عذر کیا۔ اور اوسے کسریٰ کے پاس بہیجا۔ اور اوسکی

سفارش کی۔ اور لکھا کہ اوسے اوسکے باپ کی جگہہ مقرر کر لے۔ کسریٰ نے زید بن عدی کو عدی کی جگہہ مقرر کر لیا۔ زید کا کام کسریٰ کے یہان لکھنے پڑہنے کا تھا خاصکر وہ تحریرات اوس کے ذریعے سے ہوتی تہین جو عربون کو بہیجی جاتی تھین۔ کسریٰ نے اوس سے نعمان کا حال پوچھا اوس نے نعمان کی اوس سے بڑی تعریف کی۔ اور بادشاہ کے پاس کئی سال تک اپنے باپ کے عہدہ پر مقرر رہا اور کسریٰ کے دربار مین اکثر اوس کا جانا آنا رہتا تھا۔

عجم کے بادشاہون کے یہان عورتون کی کچہہ صفتین لکہی ہوئی تھین۔ اور اون اوصاف کی عورتین وہ ملکون سے اپنے واسطے منگایا کرتے تہے۔ لیکن عرب کو آدمی نہین بہیجتے تہے۔ زید بن عدی نے کسریٰ سے کہا مین جانتا ہون تیرے غلام نعمان کے یہان اوس کی بیٹی اور اوس کے چچون کے بیٹیون سے بہی زیادہ اسی صفات کی لڑکیان موجود ہین۔ کسریٰ نے کہا۔ تو تو اوسے لکہہ۔ زید نے کہا۔ حضور عربون مین اور خصوصاً نعمان مین سب سے بری بات یہ ہے۔ کہ وہ اپنے آپ کو عجمیون سے بڑا اکرم سمجھتے ہین۔ اس لیے مین یہ پسند نہین کرتا کہ وہ انہین کہین چہپا دے۔ ہان البتہ اگر مین خود گیا۔ تو پہر اوسکی مجال نہین کہ وہ اونہین چہپا سکے۔ اس لیے آپ مجہے بھیجد یجئے۔ اور میرے ساتھ کسی ایسے شخص کو بہی بہیجئے۔ کہ وہ عربی سمجہتا ہو اس واسطے کسریٰ نے اوسے نعمان کے پاس بہیجا۔ اور ایک اور تیز آدمی بہی اوس کے ساتھ کیا۔

۲۲۲۔ زید کا نعمان کے جواب کا ترجمہ کر کے کسریٰ کو نعمان کا دشمن بنانا۔	پہر یہ دونو روانہ ہوئے۔ اور حیرہ پہونچے اور نعمان کے دربار مین گیے۔ اور اوس سے کہا بادشاہ

کو اپنے واسطے اور نیز اپنے بیٹون کے واسطے لڑکیون کی ضرورت ہے۔ اور وہ
چاہتا ہے کہ تجھے اپنے خسر ہونے کا اعزاز بخشے اس واسطے مجھے اوس نے
تیرے پاس بھیجا ہے۔ کہا کیسی لڑکیان چاہئین۔ زید نے اون کی صفات بیان کین
اور وہ صفت یہ تھی۔ کہ منذر نے نوشیروان کو ایک لڑکی بھیجی تھی۔ جو اوسے حارث
بن ابی شمر الغسانی کی لوٹ مین سے ملی تھی۔ اور نوشیروان کو لکھا تھا۔ کہ اس لڑکی مین
یہ یہ صفات ہین (اون صفات کا ترجمہ یہان ہم نے چھوڑ دیا ہے) کسریٰ نے
اوس لونڈی کو قبول کر لیا۔ اور حکم دیا۔ کہ یہ صفات لکھ لیے جائین یہی صفات کسریٰ
بن ہرمز کے زمانہ تک دفتر مین لکھی ہوئی موجود تھین۔ زید نے یہ سب صفتین پڑہکر
نعمان کو سنائین۔ نعمان کو بیٹی کا دینا سخت ناگوار گزرا۔ اور زید سے قاصد کے
روبرو کہا۔ مافی عین السواد وفارس ما تبغون حاجتکم (کیا سواد اور فارس کے رہنے
والون مین ایسی لڑکیان نہین جن سے آپ لوگون کی حاجت پوری ہوسکے۔ یا کیا سواد اور فارس
کے گایون سے تمہاری حاجت رفع نہین ہوسکتی) قاصد نے زید سے پوچھا کہ عین کے
کیا معنی ہین اوس نے بجاے رہنے والون کے جو نعمان کا مقصد تھا اوس سے
کہا گاے اور نعمان نے اونہین دو روز ٹھیرایا۔ اور کسریٰ کو لکھا۔ کہ جیسی لڑکی آپ کو
مطلوب ہے ایسی میرے پاس نہین ہے اور زید سے کہا میری طرف سے بادشاہ
کی خدمت مین عذر کر دینا۔ جب زید کسریٰ کے پاس لوٹ کر گیا تو اوس نے زید
سے کہا۔ تو تو کہتا تھا۔ کہ وہان بہت اچھی اچھی لڑکیان ہین۔ وہان تو کوئی بھی نہین نکلی
زید نے کہا مین نے جو بادشاہ سے عرض کیا تھا وہ تو صحیح تھا۔ مین نے پہلے ہی
کہدیا تھا کہ عرب لوگ اپنی لڑکیان اورون کو نہین دیتے ہین۔ یہ اون کی بڑی بدبختی کی

بات ہے۔ اور سمجھ کے خلاف ہے۔ اس قاصد سے حضور پوچھین کہ نعمان نے کیا کہا تہا۔ کیونکہ مین تو وہ بات حضور کے روبرو نہین کہہ سکتا بادشاہ کی شان کے خلاف ہے۔ کسریٰ نے قاصد سے پوچہا۔ تو اوس نے کہا۔ نعمان نے جواب دیا ہے کیا سواد کی گائین بادشاہ کے لیے کافی نہین جو ہم سے عورتین مانگتا ہے اس سے بادشاہ کے دل پر چوٹ لگی۔ اور چہرے کا رنگ غصہ کے مارے متغیر ہوگیا۔ اور بولا۔ بہت غلامون نے اس سے بہی بڑہ بڑہ کے ارادے کر لیے ہین۔ اس سے نعمان کی حالت خطرناک ہوگئی۔

۲۲۳۔ کسریٰ کے خوف سے نعمان کا بہاگنا اور اپنے اہل وعیال ہانی کے سپرد کر کے کسریٰ کے پاس جاکر قید ہونا اور مرنا۔

پہر یہ بات جو کسریٰ نے کہی اوس کی خبر نعمان کو بہی پہونچی۔ اسکے بعد کسریٰ کتنے دنون تک تو خاموش رہا۔ اور نعمان بہی ادہر تیاری کرتا رہا کہ اسی مین کسریٰ کا حکم آیا۔ اور نعمان کو اوس نے اپنے پاس بلایا۔ جب یہ حکم آیا تو نعمان نے اپنے ہتیار وغیرہ جو چیزین قابو کی تہین لین۔ اور کوہستان بنی طے مین چلا گیا۔ جہان اوس کی سسرال تہی اور اون سے اپنے اعانت کی درخواست کی۔ مگر کسریٰ کے خوف سے اونہون نے پناہ دینے سے انکار کیا۔ پہر وہ ادہر اُدہر سب جگہہ پہرتا رہا۔ لیکن کسی نے پناہ دینا قبول نہ کیا۔ آخر لاچار مخفی طور پر بنی شیبان کے پاس ذی قارمین آیا۔ اور ہانی بن مسعود بن عمرو الشیبانی سے ملاقات کی۔ یہ شخص ایک بڑا زبردست سردار تہا۔ اور ربیعہ مین سے آل ذی الجدین کی حکومت قیس بن مسعود بن قیس بن خالد بن ذی الجدین کے ہاتہہ مین تہی۔ کسریٰ نے اوسے اُبلہ دینے کا لالچ دیا تہا۔ اس واسطے نعمان یہ نہ چاہتا تہا۔ کہ اپنے اہل وعیال کو اوس کے

حوالہ کردے۔ مگر نعمان کو یہ معلوم تہا۔ کہ ہانی اوسکے اہل وعیال کی ایسی ہی حفاظت وحمایت کریگا جیسی
کہ اپنے بچون کی کریگا۔ اسواسطے نعمان نے اپنے اہل وعیال اور مال ومنال جو کچھہ تہا جس مین
چار سو زرہین اور ایک قول کے بموجب آٹھہ سو زرہین بھی تہین ہانی کے حوالہ کین۔ اور پہر کسریٰ کی
طرف روانہ ہوا۔ پہر زید بن عدی نعمان سے ساباط کے پل پر ملا۔ اور اوس سے ازراہ حقارت بولا
ارے نعیم بچ سکتے ہو تو بچ جاؤ نعمان نے کہا زید یہ سب تیرے ہی کرتب ہین۔ اگر مین بچ گیا تو تیرے
ساتھہ وہی کرونگا جو مین نے تیرے باپ کے ساتھہ کیا تہا۔ زید نے کہا چلے جاؤ بچا
نعیم۔ مین نے ایسا دہنگنا بنایا ہے۔ کہ اوسے ٹراتہ بچیرا بہی نہین توڑ سکتا ہے۔
غرض جب نعمان کسریٰ کی دربار مین پہونچا۔ تو کسریٰ نے اوسے قید کرکے خانقین مین بہجوا دیا۔ اور وہ وہان
طاعون مین مرگیا۔ مگر کچھہ لوگ اعشی کی اس بیت کی سبب سے کہا کرتے ہین کہ وہ ساباط مین مرا ہے ۵

فذاك وما ينجي من الموت ربّه		بساباط حتّى مات وهو محرزق

تجھہ پر فدا اوسے تو ساباط مین اوسکا پروردگار بہی (نعوذ باللہ) موت سے نہ بچا سکا۔ کہ جس سے وہ تنگی اور قید مین پڑا پڑا مرگیا

اس کی موت اسلام سے پہلے ہوئی ہے۔

۲۲۴۔ کسریٰ کا عرب پر ایاس کو عامل کرنا اور ایاس کا ہانی سے نعمان کا متروکہ مانگنا اور اون کا لڑنے کو تیار ہونا۔

جب نعمان مرگیا تو کسریٰ نے حیرہ اور اوسکے علاقہ پر جو نعمان کے قبضہ مین تہا ایاس بن قبیصۃ الطائی کو عامل مقرر کردیا کسریٰ اجسوقت روم کو جاتا تھا تو اوس کا گذر اس ایاس پر ہوا تھا۔ اس نے اوسے تحفے تحائف دیے تہے اور کسریٰ اوس کا بڑا مشکور ہوا تھا۔ اب کسریٰ نے اوسے بلایا اور عامل کرکے حکم دیا۔ کہ نعمان جو جو کچھہ ترکہ چھوڑ مرا ہے وہ سب جمع کرے اور میرے پاس بہیجدے
ایاس نے ہانی بن مسعود الشیبانی کے پاس آدمی بہیجکر حکم دیا کہ نعمان کی ودیعت جو تیرے

پاس ہے وہ میرے پاس بھیجدے۔ ہانی نے اوسکے دینے سے انکار کیا جب ہانی نے انکار کیا۔ تو کسریٰ کو غصہ آیا۔ اس وقت نعمان بن زرعہ التغلبی اوس کے پاس موجود تھا۔ اور بکر بن وائل کی ہلاکت کی دعائین مانگتا تھا۔ اوس نے کسریٰ سے کہا۔ ابھی ان سے کچھہ نہ کہیے۔ جب گرمی کا زمانہ آئے گا۔ تو یہ لوگ ذی قارین آئینگے۔ اس طرح جیسے پتنگے آگ مین آگر گرا کرتے ہین۔ اوس وقت آپ انہین جیسے چاہینگے پکڑ لینگے پھر جو چاہیے کیجئے۔ اس واسطے کسریٰ خاموش ہو رہا۔

پھر جب وہ ذی قارین آئے۔ اوس وقت کسریٰ نے اون کے پاس نعمان بن زرعہ کو بھیجکر حکم دیا۔ کہ تین باتون مین سے ایک بات ماننا چاہیئے۔ یا تو بے شرط قید ہو جاؤ یا اپنا ملک چھوڑ کر نکل جاؤ۔ یا لڑلو۔ ان لوگون نے اپنے جواب کا دار و مدار حنظلہ بن ثعلبۃ العجلی کی رائے پر رکھا۔ اوس نے لڑائی کی رائے دی۔ اس واسطے اون لوگون نے پادشاہ سے لڑائی کے لیے کہا۔

۲۲۵۔ اہل فارس کی چڑہائی بنی بکر پر اور شیبانیون کی فتح ذی قارین۔

پھر کسریٰ نے ایاس بن قبیصۃ الطائی کو امیر الجیش کیا۔ اور فارس کے مرزبان اور ہامرز تسوی اور عربون مین سے تغلب اور ایاد اور قیس بن مسعود بن قیس بن ذی الجدین کو اوس کے ساتھ کیا اس وقت وہ سفوان کے کنارے تھا۔ پھر اوس نے ہاتھی منگائے۔ رسول اللہ صلعم اس وقت مبعوث ہو چکے تھے۔

اور ہانی بن مسعود نے بھی نعمان کی زرہین اور ہتیار اپنے لوگون مین تقسیم کر دیے۔ جب اہل فارس بنی شیبان کے قریب پہونچے۔ تو ہانی ابن مسعود نے کہا یا معشر بکر تم لوگون کو کسریٰ سے لڑنے کی طاقت نہین ہے۔ بیابان کی طرف چلکر پناہ گیر ہونا چاہیے

اس واسطے لوگ اوس طرف کو چلنے کے لیے جھپٹے۔ لیکن حنظلہ بن ثعلبۃ العجلی اٹھا اور کہا ہان یہ کیا کرتا ہے تو تو چاہتا ہے کہ ہمین بچا سئے۔ مگر ہلاکت مین ڈالے دیتا ہے اور بنی شیبان کو اودہر سے لوٹایا۔ اور ہودون کے دوال جو کجاوون کے تنگ کہنا چاہئیین (جس سے مراد غالباً سینہ بند ہین) کاٹ دیئے۔ اس لیے اس کا لقب مقطع الوضین ہوگیا۔ اور اپنے واسطے ایک قبہ کھڑا کرایا۔ اور قسم کھائی کہ جب تک قبہ نہ بہاگیگا مین بہی نہ بہاگونگا اس واسطے لوگ لوٹے۔ اور نصف مہینے تک پانی پیتے رہے۔

پہر عجمی آئے۔ اور شیبانی اون کے لشکرون سے لڑے عجمی پیاس کے خوف سے کنوئون کی طرف بہاگے۔ اور بکر اور عجل نے اون کا تعاقب کیا۔ عجمی اون کے مقابلہ کو صفین باندہ کر کھڑے ہوگیے۔ مگر اونہون نے خوب صبر کیا اور اچہی طرح سے میدان مین جمے رہے۔ کہ لوگ کہنے لگے۔ عجل آج ہلاک ہو گیے۔ پہر بکر نے حملہ کیا۔ دیکہتے کیا ہین کہ عجل تو ابہی تک لڑ رہے ہین۔ اور ایک عورت اون مین سے یہ کہہ رہی ہے ؎

اِنْ تَظْفَرُوْا نُحَزِّزُوْا فِيْنَا الْغُرَلْ	اِيْهًا فِدَاءٌ لَّكُمْ بَنِيْ عِجَلْ

اگر تم لوگ ظفریاب ہوجاؤ تو تم ہماری نسبت غزل گوئی سے احتراز کرنا۔ اے بنی عجل خاموش رہو ہم تم پر فدا ہین

پہر وہ برابر تمام دن لڑتے رہے اور پیاس کے خوف سے عجمی ذی قار کی گھاٹی کی طرف کوڈہلکے۔ یہ ذی قار ایک مقام کوفہ اور واسط کے درمیان یا کوفہ اور بصرہ کے درمیان ہے۔

پہر ایاد نے جو فارس والون کے ساتہ تہے بکر سے کہلا بہیجا۔ اگر تم کہو تو ہم اب رات مین

ہی بہاگ جائین - اور اگر تم چاہو - تو ابہی ٹہیرے رہین - اور اوسوقت بہاگین جسوقت لڑائی کے واسطے مقابلہ ہو بکر نے کہلا بہیجا - کہ ابہی ٹہیرے رہو اوسی وقت بہاگنا جسوقت فریقین لڑائی کے لیے ایکدوسرے کے مقابل ہون - ادہر زید ابن حسان السکونی نے جو بنی شیبان کا حلیف تہا کہا - میرا کہا مانو - اور کمین مین چہپکر بیٹھ جاؤ - چنانچہ وہ بیٹھ گیے - پہر لڑائی ہوئی - اور باہم ایک دوسرے نے ایکدوسری کو لڑائی کے لیے پہر کایا چنانچہ قرین الشیبانی کی بیٹی کہتی ہے ؎

اِیْہًا بَنِی شَیْبَانَ صَفًّا بَعْدَ صَفٍّ		اِنْ تُھْزَمُوا تُصَبِّغُوا فِینَا الْقُلَفُ

خاموش بنی شیبان صف بصف اپنی جگہہ پر رہو - اگر تم بہاگ گیے - تو تم ہم مین نامختونون (یعنی بچون) کو ضائع کردوگے (یعنی ہم دشمنون کے ہاتہہ مین چلے جائینگے اور تمہاری بچے ہمارے پیٹ سے پیدا نہ ہونگے)

اس وقت بنی شیبان کے سات سو آدمیون نے اپنی آستین کندہون سے پہاڑ پہاڑ کر پہینک دی تہین - تاکہ اون کے ہاتھ تلوار مارنے کے واسطے ہلکے ہو جائین - اونہون نے خوب خوب دلاوریان کین - اور ہامرز میدان مبارزت مین نکلا - اوس کے مقابلہ کو ادہر سے برد بن حارثہ الیشکری باہر آیا - اور برد نی ہامرز کو مار ڈالا - پہر بکر کے میسرہ اور میمنہ نے حملہ کیا - اور کمین والے لوگ بہی نکل پڑے - اور اہل فارس کے قلب لشکر پر چہٹے - جن مین ایاس بن قبیصۃ الطائی تہا - ادہر ایاد اپنے وعدہ کے بموجب بہاگ آئے - اس وجہ سے آخر فارس کے لشکر کو شکست ہوئی - اور بکر نے اون کا تعاقب کیا - اور مال غنیمت اور ہتیارون وغیرہ کی لوٹ کو چہوڑ کر اونہین خوب قتل کیا - اس لڑائی کا حال شعرا نے بہت کچھ لکہا ہے - اور کثرت سے اس باب مین اشعار کہے ہین -

عمرو بن ہند کے بعد حیرہ کے پادشاہ

۲۲۶ - آل نصر کے بقیہ پادشاہ اور حیرہ کی بادشاہی کا خاتمہ	عمرو بن ہند کے مرنے کے وقت تک تو تم آل نصر بن ربیعہ

کے پادشاہون کاذکر کر چکے ہین۔ جب عمرو مرگیا۔ تو اوسکے بجاے اوس کا بھائی
قابوس بن المنذر چار سال پادشاہ رہا ان مین سے نوشیروان کے زمانہ مین آٹھ مہینے
اور ہرمز کے زمانہ مین تین سال چار مہینے۔ پھر قابوس کی بعد سہراب ہوا۔ پھر اوسکے بعد منذر بن النعمان چار سال پادشاہ
رہا۔ پھر نعمان ابن المنذر ابو قابوس بائیس برس پادشاہ رہا۔ اس مین سے ہرمز کے زمانے مین
سات برس آٹھ مہینے۔ اور اوس کے بعد پرویز کے زمانہ مین چودہ برس چار مہینے
پھر ایاس بن قبیصۃ الطائی پادشاہ ہوا۔ اور اوس کے ساتھ نخیرخان بھی تھا۔ یہ کسریٰ
بن ہرمز کے زمانہ مین تھا اوس نے چودہ[۱۴] برس حکومت کی ہے۔ اس کی حکومت
کے آٹھوین مہینے مین رسول اللہ صلعم مبعوث ہوئے ہین۔ پھر اسکے بعد آزادبہ
ابن ماہیان الہمدانی سترہ[۱۷] برس پادشاہ رہا۔ کسریٰ ابن ہرمز کے زمانہ مین چودہ برس
آٹھ مہینے۔ اور شیرویہ ابن کسریٰ کے زمانہ مین آٹھ مہینے۔ اور اردشیر بن شیرویہ کے زمانہ مین
ایک سال سات مہینے اور بوران دخت کسریٰ کے زمانہ مین ایک مہینا۔
پھر اس کے بعد منذر (ابن النعمان) ابن المنذر پادشاہ ہوا۔ جسے عرب لوگ معرور کہا کرتے
ہین۔ اور جو بحرین مین جنگ جواثی کے روز مارا گیا۔ جب حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ
اسکے پاس پہونچے ہین۔ تو اوس وقت اوس کی حکومت کو آٹھ مہینے ہوئے تھے
یہ آل نصر کا آخری پادشاہ تھا۔ اسکے بعد جب فارس کی حکومت منقرض ہوگئی۔ تو اس
خاندان کی حکومت بھی جاتی رہی۔

ہشام کے قول کے بموجب آل نصر کے سب بیس[۲۰] پادشاہ ہوئے۔ اور پانچ سو
بائیس[۲۲] برس آٹھ مہینے پادشاہی کی۔



مروزان اور ہرمز کی طرف سے اوسکی یمن پر حکومت

۲۲۷ - مروزان اور خرخسرہ اور باذان یمن کے والی ہشام نے بیان کیا ہے کہ کسریٰ نے جب زرین کو یمن سے معزول کیا تو اوسکے بعد یمن کا حاکم مروزان کو کیا - یہ وہان ایک مدت تک رہا - کہ اوس کی اولاد بھی وہان پیدا ہوئی - پھر ایک پہاڑ کے رہنے والون نے جس کا نام مضانع ہے خراج دینا موقوف کر دیا - مروزان اون پر چڑھ کر گیا - وہان دیکھتا کیا ہے کہ اون کا پہاڑ تو ایک بڑا مضبوط مقام ہے - اوس پر جانے کا صرف ایک ہی راستہ ہے - اور وہ راستہ ایسا ہے کہ اوسکی حفاظت کیلئے صرف ایک ہی آدمی کافی ہو -

لیکن اس پہاڑ کے مقابلہ مین ایک اور پہاڑ تھا - اور اس پہاڑ کے قریب ہی تھا مروزان گھوڑے پر سوار اوس پر چڑھ گیا اور اس گھاٹی سے پار ہوگیا - جب حمیرون نے دیکھا کہ گھاٹی سے پار ہوگیا - تو بولے کہ یہ تو شیطان ہے - پھر مروزان نے اون کا قلعہ لے لیا - اور اونہون نے خراج دیا بعدازان اوس نے کسریٰ کو یہ سارا حال لکھا - کسریٰ نے اوسے اپنے پاس بلایا - اسواسطے اوس نے یمن پر اپنے بیٹے خرخسرہ کو اپنا نائب کیا - اور فارس کو روانہ ہوا - مگر راستہ مین ہی مر گیا - اس کے بعد کسریٰ نے خرخسرہ کو یمن سے معزول کر دیا - اور باذان کو والی کر کے بھیجا - یہ فارس والون کا یمن پر آخری حاکم تھا - اسکے بعد فارس سے پھر کوئی والی نہین آیا

کسریٰ پرویز کا قتل

۲۲۸ - پرویز کا غرور اور مخلوق کی اوس سے ناراضی کسریٰ پرویز کے پاس مال بہت کثرت سے تھا - اور دشمن کا ملک اوس نے بہت فتح کیا تھا - اوس کی تقدیر یاور تھی - اور لوگون کا

مال چھین لیا کرتا تھا۔ اس سے مخلوق کے دل اوس سے بدل گیے تھے۔ کہتے ہین کہ اوس کی بارہ ہزار اور ایک روایت مین سے ہے تین ہزار عورتین تھین۔ کہ اون سے وہ مباشرت کیا کرتا تھا۔ اِن کے علاوہ ہزارون لونڈیان بھی تھین۔ اور اسکے پاس پچاس ہزار جانور تھے۔ جواہر اور ظروف وغیرہ کا اوسے بڑا شوق تھا۔ یہ بھی کہتے ہین۔ کہ اپنے جلوس کے اٹھارہوین سال اوس نے اپنے ملک کے خراج کا حساب کرایا تھا۔ تو معلوم ہوا کہ ایک ارب بیس کرور مثقال چاندی آئی تھی وہ سب آدمیون کو حقیر و ذلیل سمجھتا تھا۔ اوس نے ایک شخص راذان کو حکم دیا تھا کہ جس قدر قیدخانون مین قیدی ہین اونھین جاکر مار ڈالے۔ مگر راذان نے اونھین قتل نہ کیا اس سے وہ قیدی پرویز کے دشمن ہوگیے۔ اور یہ بھی اوس نے حکم دیا تھا کہ جو لوگ روم سے بھاگ کر آئے ہین اونھین بھی قتل کردیا جاسے۔ وہ بھی اوسکے دشمن ہوگیے۔ ادہر ایک شخص کو اوس نے مقرر کیا۔ کہ جو خراج رعایا پر باقی رہ گیا ہے اوسے وصول کرے۔ لیکن رعایا نے جب خراج نہ دیا۔ تو اوس حاکم نے رعایا پر ظلم کیا۔ اس سے رعایا بھی اوس سے برہم ہوگئی۔

۲۲۹۔ پرویز کا قتل اور شیرویہ کا بادشاہ ہونا پھر عظماے سلطنت بابل کو گیے۔ اور اوسکے بیٹے شیرویہ ابن پرویز کو وہان سے نکالا۔ کسریٰ نے اپنی اولاد وہان بھیجدی تھی۔ اور اونھین سلطنت کے کامون سے منع کردیا تھا اور مودب اون کے پاس مقرر کردئے تھے۔ وہ اونھین تعلیم دیتے رہتے تھے۔ شیرویہ رات مین چھپ کر پھر شہر مین آیا۔ اور وہان جو قیدی تھے اونھین آزاد کردیا۔ اور پھر وہ لوگ بھی اوس کے ساتھ آکر فراہم ہوگیے۔ جنھین کسریٰ پرویز نے قتل کے لیے حکم دیا تھا۔ ان سب نے

ملک منادی کردی - کہ قباد پادشاہ ہے - اور جب صبح ہوئی تو یہ لوگ رحبہ کسری کی طرف چلے - پرویز کے پہرہ والے اونہین دیکھکر بہاگ گیے - اور پرویز محل سرا سے نکلکر ایک بستان مین بہاگ کر چلا گیا - جو اوسکے قصر کے قریب مین تہا - مگر قید ہوکر پکڑا آیا - اور مخلوق نے بیٹے کو پادشاہ کر دیا یہ اوس نے اپنے باپ کے پاس لوگون کو بہیجا - کہ جو جو حرکات اوس نے خلاف انصاف کی ہین اون کا اوس سے جواب پوچہے - مگر کچہہ فائدہ نہ ہوا - پہر فارس والون نے اوسے قتل کر دیا - اور بیٹے نے بہی اون کی مساعدت کی پرویز نے اڑتیس برس بادشاہی کی اوس کی حکومت کے بتیس برس پانچ مہینے اور پندرہ روز بعد نبی صلعم مکہ سے مدینہ کو ہجرت کر کے تشریف لے گیے تہے -

۳۳۰ - پرویز کا اپنے بیٹون کو عورت کے پاس جانے سے منع کرنا اور یزدگرد کی پیدایش

کہتے ہین کسری پرویز کے اٹھارہ بیٹے تہے اور سب مین بڑا شہریار تہا - اور شیرین نے اوسے متبنی کیا تہا منجمون نے کبہین کسری سے کہا تہا - تیرے ایک بیٹے کے ایک لڑکا پیدا ہوگا - جس کے وقت مین یہ حکومت خراب ہوجائیگی - اور تیرے خاندان سے پادشاہی جاتی رہیگی - اور اوس کی علامت یہ ہوگی - کہ اوسکے بدن کے کسی عضو مین کچہہ نقص ہوگا - اس واسطے پرویز نے اپنے بیٹون کو حکم دیدیا تہا کہ کسی عورت کے نزدیک نہ جائین - مجبور ہوکر شہریار نے شیرین سے اس کی شکایت کی شیرین نے اوسکے پاس ایک لونڈی بہیجی - جو اوسکے بال صاف کیا کرتی تہی - اور شیرین یہ خیال کرتی تہی - کہ اوس کے اولاد نہ ہوسکیگی - لیکن جب شہریار نے اوس سے مباشرت کی - تو اوس کو حمل رہ گیا - اور یزدگرد پیدا ہوا - پانچ سال تک وہ چہپائے

رہی - لیکن جب پرویز بوڑہا ہو گیا - تو اوس کی طبیعت بچون کے لئے چاہنے لگی - اوس وقت شیرین نے اوس سے کہا - کیا آپ اپنے بیٹون کے بچے دیکھنے سے خوش ہونگے - کہا ہان - اس پر اوس نے لاکر یزدگرد کو سامنے حاضر کیا پرویز نے اوسے پیار کیا - اور اپنے پاس رکہہ لیا - ایک روز دیکھتا کیا ہے - کہ جو لوگون نے ذکر کیا تھا وہی علامت لوگ اوسمین بیان کرتے ہین - اسواسطے اوسنے یزدگرد کے کپڑے اوتروائے - دیکھے تو اوسکے ایک جنگاسہ مین کچہہ نقص ہے اس پر اوس نے چاہا - کہ اوسے قتل کرڈالے مگر شیرین نے منع کیا - اور کہا کہ اگر یہ پادشاہی جانے والی ہے تو اس کا روکنے والا کون ہے - پھر شیرین نے اوسے سیستان بھجوادیا - بعض کہتے ہین کہ سواد کے ایک گانون حمانیہ مین چھڑوا دیا - پھر جب پرویز مارا گیا - تو اوس کا بیٹا شیرویہ پادشاہ ہوا -

شیرویہ ابن پرویز ابن ہرمز ابن نوشیروان کی پادشاہی

۲۳۱ - شیرویہ کا پرویز کو قید کرنا اور اوس سے چند باتون کا جواب طلب کرنا - جب شیرویہ ابن پرویز پادشاہ ہوا - جس کی مان مریم موریق پادشاہ روم کی بیٹی تھی اور جس کا نام قباد تھا تو اوس کے پاس عظماے سلطنت اور اشراف مملکت حاضر ہوئے اور بولے کہ دو پادشاہ پادشاہی نہین کیا کرتے - تجھے چاہیئے کہ پرویز کو قتل کردے اوس وقت ہم تیری اطاعت کرینگے اور اگر تو اوسے نہین مارتا - تو ہم تجھے چھوڑتے ہین اور اوسی کو پادشاہ کرتے ہین - اس سے شیرویہ بڑا پریشان ہوا اور باپ کو دار الملک سے دوسرے مقام مین بھیجکر قید کر دیا - پھر عظماے سلطنت کو جمع کیا

اور اون سے کہا ہماری راے مین یہ ضرور معلوم ہوتا ہے۔ کہ پرویز کے پاس کسی کو بہیجین
اور اوس نے جو برائیان کی ہین اون سے اوسے مطلع کر کے اون کا جواب مانگین
دیکہین کہ وہ کیا جواب دیتا ہے۔ پہر ایک شخص کو پرویز کے پاس بہیجا جس کا نام
اسبادخشنش تہا اور جو مملکت کے کام اوس کے زمانہ مین کیا کرتا تھا۔ اور اوس سے
کہا کہ میرے باپ پادشاہ سے جا کر کہہ کہ ہمنے تجہے قاصد کر کے بہیجا ہے۔ اور جو جو
تو نے برائیان کی ہین اون کا جواب مانگا ہے۔ اور وہ برائیان جو تو نے کی ہین
وہ یہ ہین۔ توپہلے تو نے اپنے باپ پر جرأت کی۔ اور اوس کی آنکہون مین سلائیان پہیر دین
اور اوسے قتل کر دیا۔ ۲ پہر تو نے ہم سب کے ساتہہ جو تیرے بیٹے ہین یہ بُرائی کی
کہ لوگون سے ملنا جلنا ہمارا بند کر دیا۔ اور ہمارے آرام و راحت کی چیزون کو ہم سے
چہڑا دیا۔ ۳ پہر یہ برائی کی کہ تو نے مخلوق کو قید خانہ مین ڈالدیا۔ ۴ پہر تو نے یہ خراب کام
کیا کہ عورتین اپنے واسطے بہت جمع کین اور اونکو مہربانی سے نہ رکہا۔ اور اون سے
اونہین الگ کر دیا جو اون سے مباشرت کرتے اور اون سے اون کی اولاد پیدا ہوتی ۵
اور ایک یہ خرابی کی۔ کہ رعیت کے ساتہہ بڑی سختی اور بدمزاجی اور بےرحمی سے
پیش آیا ۶ اور مخلوق کو جن کے پاس مال و دولت تہا تنگ کر کے تو نے اون کا مال
و دولت لیکر جمع کیا۔ ۷ اور روم وغیرہ کی سرحد پر تو نے لشکرون کو مقیم کر دیا۔ اور اون کے
اہل و عیال سے اونہین جدا کر دیا۔ ۸ اور موریق روم کے پادشاہ کے ساتہہ تو نے
غدر و فریب کیا۔ حالانکہ اوس نے تیرے ساتہہ احسان کیا تہا۔ اور تجہے اپنی بیٹی
دی تہی۔ اور تو نے اوسے صلیب کی لکڑی نہ دی جس کی نہ تو تجہے اور نہ تیرے
ملک والون کو کچہہ حاجت تہی۔ اگر ان خطاؤن کا تیرے پاس کوئی جواب ہو تو جواب دے

اور اگر تیرے پاس کچھ جواب نہ ہو تو اللہ تعالیٰ سے توبہ کر۔ جو اوسکی مرضی ہوگی وہ کریگا۔

۲۲۲۔ پرویز کا شیرویہ کو جواب دینا اور اوسے نصیحتین کرنا۔

جب یہ قاصد کسریٰ پرویز کے پاس گیا اور اوس نے پیغام اوسے پہونچایا۔ تو اوس نے کہا۔ کہ شیرویہ سے جس کی عمر بہت تھوڑی ہے جا کر کہدے۔ کہ بڑے بڑے جرم تو درکنار ہے جن کا تو نے ذکر کیا ہے اور بہت کثرت سے بیان کئے ہین کسی کو چھوٹے سے جرم سے بھی توبہ اوس وقت تک کرنا زیبا نہین ہے جب تک کہ اوسکا یقین نہ ہو جائے اور جاہل تو اتنا بھی نہین سمجھ سکتا کہ ہماری نسبت ایسے بڑے بڑے جرایم کی خبرین مشتہر کرتا ہے۔ جس سے ہمارا قتل لازم آتا ہے۔ اس مین تو تجھ پر بڑے بڑے عیوب لگتے ہین۔ کیونکہ جس مذہب کا تو پیرو ہے۔ اوسکے قاضی تو اوس بیٹے کو خارج الملت کر دیتے ہین جس کا باپ مستوجب القتل ہو۔ اور اخیار اپنی مجالس مین اوسے تھین آنے دیتے چہ جائے کہ اوسے پادشاہ بنائین۔ حالانکہ ہم نے اپنے نفس کی اور نیز اپنے بیٹون کی اور رعیت کی ایسی اصلاح کی تھی کہ اوسمین کسی تقصیر کی گنجایش ہی نہین ہے۔ خیر جو تو نے الزامات ہم پر لگائے۔ اب ہم اون کا جواب دیتے ہین۔ تاکہ جہالت رفع ہو اور تجھے حقیقت حال معلوم ہو جائے۔

ہمارے باپ کسریٰ ہرمز کو چند بدمعاشون نے ہماری طرف سے بہکایا تھا۔ جس سے اوس نے ہمین متہم کیا اور ہمنے دیکھا کہ اوس کی رائے ہمارے برخلاف ہے۔ اس سے ہمین خوف ہوا۔ ہم اوسکے دروازہ کو چھوڑ کر آذربائیجان کو چلے گئے۔ یہ بات علی العموم مشہور ہے۔ پھر جب جو ذلت وخرابی اوس کی ہونا تھی وہ ہوگئی۔ تو ہم پھر اوسکی دروازہ پر آئے۔ وہان بہرام منافق نے ہم پر ہجوم کیا۔ اور ہمین مملکت سے نکالدیا۔ پھر

ہم روم کو چلے گیے اور وہان سے لوٹ کر آئے اور بادشاہ ہوگیے۔ اور ہماری حکومت جم گئی۔ تو ہم نے اون لوگون سے جنہون نے ہمارے باپ کو قتل کیا اور اوس کے خون مین شریک تھے انتقام لیا۔

ہمارے بیٹون کی نسبت جو تو نے ذکر کیا۔ بے شک ہمنے تمہارے اوپر نگران مقرر کئے تھے۔ تاکہ تم ایسے کامون مین نہ پڑ جاؤ۔ جن کے سبب سے تم سے رعیت اور ملک کو ایذا پہونچے۔ ہمنے تمہارے لیے بڑی بڑی تنخواہین مقرر کر دی تھین اور جو تمہاری ضروریات تھین اون کا بخوبی بندوبست کر دیا تھا۔ اور خاصکر تو تیرا یہ حال ہی کہ ہم سے تیرے پیدا ہونے پر منجمین نے کہا تھا۔ کہ تو ہم کو دھمکیان دیگا۔ اور تیرے سبب سے ہم پر یہ باتین ہونگی۔ اور ہند کے بادشاہ نے تجھے ایک خط لکھا تھا۔ اور تیرے لیے تحفے بھیجے تھے۔ وہ خط ہمنے پڑھا تھا۔ اوسمین تجھے بشارت دی گئی تھی کہ ہماری اڑتیسوین سال جلوسی مین تو بادشاہ ہوگا۔ اوس خط پر اور نیز تیرے جنم پترہ پر ہمنے مُہر کر دی تھی۔ وہ دونو شیرین کے پاس موجود ہین اگر تو چاہے تو اونہین دیکھہ سکتا ہے۔ لیکن باوجود اس کے بھی ہم نے تیرے ساتھہ نیکی اور احسان مین ذرا بھی تجاوز نہ کیا چہ جائے کہ تجھے قتل کر دین۔

اون لوگون کی نسبت جو تو نے اعتراض کیا ہے۔ جنہین ہمنے قید کر دیا تھا۔ اوس کا جواب یہ ہے۔ کہ ہمنے اونہین لوگون کو قید کیا ہے جو قابل قتل تھے۔ یا ہاتھہ پیر کاٹ ڈالنے کے لایق تھے۔ اون کے موکل اور ہمارے وزیر ہم کو اون کے بگڑ نکل جانے سے پہلے بتاتے تھے کہ فلان فلان لوگ قابل قتل ہین۔ چونکہ ہم چاہتے تھے کہ کسی کو قتل نہ کرین۔ اور خونریزی ہم کو بری معلوم ہوتی تھی اس لیے ہم توقف کرتے اور اون کو

اللہ کے سپرد کر دیتے تھے - اب اگر تو نے اونہین قید خانہ سے نکال دیا تو تو نے اپنے پروردگار کا عصیان کیا ہے - اور بے تجھے اوس کا بُرا ثمرہ ملیگا -

یہ تیرا کہنا کہ ہمنے مال جمع کیا تھا - اور انواع و اقسام کے جواہرات اور امتعہ نفیسہ زبردستی اکٹھے کیے تھے اور اوس پر بڑی توجہ کی تھی - سو اسے جاہل جان لے - کہ اللہ تعالی کی مرضی کے بعد ملک مال اور لشکر سے قایم رہا کرتا ہے - خاصکر فارس کا ملک جسکے چارون طرف دشمن موجود ہین - اور تو اون کی روک تمام بجز لشکر اور ہتیارون اور ساز و سامان کے اور کسی طرح نہین کر سکتا ہے - اور یہ چیزین اوس وقت تک نہین ملسکتین جب تک کہ مال نہ ہو - ہمارے اسلاف بہے مال اور سلاح وغیرہ جمع کیا کرتے تھے - وہ سب بہرام منافق نے لوٹ لیا - کچھہ تہوڑا ہی باقی بچ رہا - جب ہم اپنی حکومت پر پہر لوٹ کر آئے - اور رعیت کی اطاعت کا کامل یقین ہوگیا تو ہمنے چارون طرف سپہداروںکو بہیجا کہ وہ دشمنون سے ملک کی حفاظت کرین - اور اونکے ملکون پر تاخت و تاراج کرین - اس واسطے دشمنون کے ملک سے اصناف اصناف کے ساز و سامان مال دولت غنیمت مین آئے کہ اوس کی تعداد اللہ تعالی ہی جانتا ہے - ہمنے سنا ہے کہ تو چاہتا ہے کہ اس مال و دولت کو اون بدمعاشون کی راے کے موافق پراگندہ کردے جو قتل کے ستوجب ہین - اس واسطے ہم تجھہ سے کہتے ہین - کہ یہ دولت بڑی محنت و مشقت اور جانفشانی کے بعد جمع ہوئی ہے - ایسا نہ کرنا - کیونکہ اسی سے تیرے ملک کی حفاظت ہوگی - اور دشمنون پر تجھے اسی سے قوت ہوگی -

۲۲۳ - شیرویہ کا مجبوراً اپنے باپ پرویز کو قتل کرانا -

جب اسپاد خشنش یہ باتین سنکر شیرویہ کے پاس گیا تو اوس نے اوسکے باپ کے تمام جوابات بیان کیے

پہر عقلاے فارس شیرویہ کے پاس لوٹ کر آئے - اور کہا یا تو تو اپنے باپ کے مار ڈالنے کا حکم دے - ورنہ ہم اوس کے مطیع ہوئے جاتے ہین - اور تجھے چھوڑے دیتے ہین - اس لئے لاچار کراہیت کے ساتھہ شیرویہ نے باپ کے قتل کا حکم دیا - اور جنکے کسی آدمی کو پرویز نے مارا تہا اونہین تلاش کرایا - تو ایک جوان مہرہرمز نام نکلا - جس کے باپ مروان شاہ کو نیمروز کی طرف اوس نے مروا دیا تہا جب اس نے جا کر پرویز کو قتل کر دیا تو شیرویہ نے رنج کے مارے اپنے کپڑے پہاڑ ڈالے - اور بہت رویا اور اپنا مونہہ پیٹ لیا - اور جب جنازہ اُٹھایا گیا - تو عقلاے سلطنت اور اشراف مملکت اوس کے ساتھہ ساتھہ گیے - جب وہ دفن ہو گیا - تو شیرویہ نے مہرہرمز اپنے باپ کے قاتل کو بہی قتل کرا دیا پرویز کی بادشاہی اڑتیس سال رہی -

۲۳۴ - شیرویہ کا بہائیون کو قتل کرنا اور خود بہی مرنا پہر شیرویہ نے اپنے وزیر فیروز کے مشورے سے اپنے سترہ بہائیون کو جو بڑی شجاعت اور ادب والے تہے قتل کیا - اور شیرویہ امراض متعددہ مین مبتلا ہو گیا - اور دنیا کی اوسے کچھہ لذت حاصل نہ ہوئی - اور دسکرۃ الملک مین مرگیا - جب اوس نے اپنے بہائیون کو قتل کیا تو بہت ہی رنج کیا - کہتے ہین کہ جس روز اوس نے اپنے بہائیون کو قتل کیا ہے اوس کے دوسرے روز اوس کی دو بہنین بوران اور آزرمی اوسکے پاس آئین - اور اوسے بہت بُرا بہلا کہا - کہ تو نے بادشاہی کی خاطر اپنے باپ اور بہائیون کو قتل کر ڈالا یہ سلطنت تجھے سزاوار نہ ہوگی - جب اوس نے بہنون کی یہ باتین سنین - تو بہت رویا - اور تاج سر پر سے اُتار کر پھینک دیا اور بعد ازان ہمیشہ مہموم و مغموم رہا - کہتے ہین کہ اس نے اپنے اہل بیت جس قدر مل سکے تہے سب کو نیست و نابود کر دیا تہا اسی کے زمانہ مین طاعون پہیلا - اور فارس والون مین سے اکثر لوگ

مرگئے۔ پہر وہ بہی مرگیا۔ اوس کی حکومت صرف آٹھ مہینے رہی۔

اردشیر کی پادشاہی

۲۲۵ – اردشیر کی پادشاہی اور شہریراز کا طیسفون پر محاصرہ کرکے اردشیر کو قتل کرڈالنا۔

جب شیرویہ مرا تو فارس والون نے اوس کے بیٹے اردشیر کو اپنا پادشاہ بنایا۔ جس کی عمر صرف سات برس کی تھی۔ اوس کی پرورش کا ایک شخص بہادر خشنش کفیل ہوا۔ جو خوان سالار تہا۔ اوس نے بہت اچھی طرح ملک کا انتظام کیا۔ اور باوجود اردشیر کے بچپن کے بہادر خشنش کے احکام نے اوس کی نوعمری کو کسی پر ظاہر نہ ہونے دیا۔ اس وقت شہریراز روم کی سرحد پر تہا۔ اور کسریٰ پرویز نے اوسے وہان لشکر دیکر متعین کیا تہا کیونکہ جن معاملات کا ہمنے ذکر کیا ہے اون کے بعد رومیون نے پرویز سے صلح کرلی تہی۔ اور پرویز اوسے خلعت اور تحفے بہیجا کرتا تھا۔ اور پرویز اور شیرویہ اوسے تحریرین بہیجتے اور اوس سے امورات سلطنت مین مشورہ لیا کرتے تہے۔

پہر جب امراے فارس نے اردشیر کے پادشاہ کرنے مین اوس سے مشورہ نہ لیا۔ تو اوس نے اس امر کو سرکشی کا ذریعہ قرار دیا۔ اور کشت وخون کے لیے آمادہ ہوا۔ اور خود پادشاہ بننے کے واسطے یہ ایک معقول عذر ٹہرایا۔ اور اردشیر کی کم عمری کے سبب اوسے حقیر سمجہا۔ اور لشکر لیکر مدائن کو آیا۔ اسواسطے اردشیر او، بہادر خشنش اور جو لوگ کہ شاہی نسل سے باقی رہے تہے طیسفون کو چلے گئے لیکن شہریراز نے وہان جاکر محاصرہ کیا۔ اور منجنیق نصب کردئے۔ مگر اوسے فتح نہ ہوئی اس واسطے اوس نے فریب کیا۔ اور قلعہ دار کو اور نیمروز کے سپہبد کو گانٹہا جس سے

اونہون نے دہوکہ مین آکر دروازہ کہول دیا۔ اور شہریراز نے وہان داخل ہوکر بڑے بڑے سرداروں کو قتل کرڈالا۔ اور اون کی دولت لوٹ لی۔ اور اردشیر کو شہریراز کے حکم سے خسروشاہ قباد کے ایوان مین اوس کے بعض اصحاب نے مارڈالا۔ اسکی حکومت ایک برس چہ مہینے رہی۔

شہریراز کی پادشاہی

۲۳۶ - شہریراز کی بادشاہی اور بہرہ والون کے ہاتہ سے مارا جانا۔ شہریراز شاہی خاندان سے نہ تھا۔ جب اردشیر مارا گیا تو شہریراز جس کا نام فرخان تھا تخت سلطنت پر بیٹھ گیا۔ جس وقت یہ تخت پر بیٹھا ہے تو اوسے دست آنے لگے۔ اور بہت کثرت سے دست آئے۔ مگر پہر آرام ہوگیا۔

اصطخر کے رہنے والے تین بہائی تہے۔ اونہین اردشیر کا قتل کرنا بہت ناگوار گزرا۔ اوس لیے اونہون نے سازش کی۔ اور شہریراز کے قتل کا مشورہ کیا۔ یہ لوگ بہرہ والون مین سے تہے۔ بہرہ والون کا قاعدہ تہا۔ کہ جب بادشاہ کہین کو سوار ہوتا تو یہ لوگ دو قطارین باندہ کر اور ہتیار لگا کر کہڑے ہوتے۔ اور ہاتہون مین تلوارین اور ترس لیے ہوتے تہے جس وقت پادشاہ اون کے محاذی آتا تو یہ لوگ اپنی پیشانی ڈہال پر اس طرح رکہتے کہ جیسے کوئی سجدہ کرتا ہے۔

ایک روز شہریراز سوار ہوا۔ یہ تینون بہائی ایک دوسرے کے قریب کہڑے ہوگیے جب وہ ان کے مقابلہ پر آیا۔ تو انہون نے اوسکے برچہے مارے۔ جس سے وہ مرکر گہوڑے پر سے گرپڑا۔ پہر اوسکے پیر مین رسی باندہی اور گہسیٹتے پہرے۔ اور امراے سلطنت

مین سے بعض لوگون نے اون کی تائید کی۔ اور جنھون نے اردشیر کو قتل کیا تھا اون کے قتل مین مساعدت اور معاونت کی۔ شہریراز صرف چالیس روز بادشاہ رہا۔

بوران دختر پرویز بن ہرمز بن نوشیروان

۲۳۷ - بوران اور خشنشبندہ کی بادشاہی جب شہریراز مارا گیا۔ تو اوس کے بعد اہل فارس نے بوران کو اپنا بادشاہ بنایا۔ کیونکہ خاندان شاہی سے کوئی مرد بادشاہی کے قابل نہین رہا تھا۔ جب یہ بادشاہ ہوئی تو اوس نے رعایا کے ساتھ اچھا برتاؤ کیا۔ اور اونپر منصفانہ حکومت کی۔ پل بنوائے۔ اور جو خراج باقی رہ گیا تھا۔ اوسے معاف کر دیا اور صلیب کی لکڑی رومیون کو دیدی۔ اس نے ایک برس چار مہینے بادشاہی کی۔ پھر اوس کے بعد ایک شخص خشنشبندہ بادشاہ ہوا۔ جو پرویز کا کہین دور کا چچیرا بھائی تھا یہ شخص ایک مہینے سے بھی کم بادشاہ رہا۔ لشکریون نے اوس کے مزاج کو پسند نہ کیا۔ اور مار ڈالا۔

آرزمی دخت دختر پرویز کی بادشاہی

۲۳۸ - آرزمی دخت کی بادشاہی اور رستم کا اوسے قتل کرنا جب خشنشبندہ مارا گیا۔ تو اہل فارس نے آرزمی دخت دختر پرویز کو بادشاہ بنایا۔ یہ عورت نہایت حسین و شکیل تھی۔ اس وقت فارس مین بڑا امیر فرخ ہرمز خراسان کا سپہبد تھا۔ اوس نے آرزمی دخت سے نکاح کا پیغام کیا۔ آرزمی دخت نے کہا۔ کہ ملکہ سے نکاح کرنا تو جایز نہین ہے۔ مگر تیرا جو مطلب ہے وہ اپنی حاجت پوری کرنا ہے۔ اس لئے تو میرے

پاس فلان وقت مین آ - تیرا کام ہو جائیگا - اس واسطے فرخ ہرمز ارزمی دخت کے پاس
چلا - اور شب معینہ مین اوس کے پاس آیا - آرزمی دخت نے پہرہ والون سے کہدیا تھا
جب وہ آیا تو اونہون نے اوسے قتل کر دیا - اور دارالسلطنت کے میدان مین ڈالدیا
صبح کو لوگون نے اوسے مرا ہوا پایا - اور کہین چہپا ڈالا - اسکے بیٹے کا نام رستم تہا - اور وہ
باپ کی طرف سے خراسان مین خلیفہ تہا - یہی شخص ہے جو مسلمانون سے قادسیہ
مین لڑا تھا - یہ باپ کے قتل کا حال سنکر بڑا جوش مین آیا - اور لشکر لیکر چلا - اور
مدائن مین آیا - اور آرزمی دخت کو اندہا کر کے مار ڈالا - اور ایک روایت مین ہے -
کہ اوس نے زہر کہالیا - اوس کی حکومت چہہ مہینے رہی -

۲۳۵ - کسریٰ ابن مہر خشنش اور فیروز کی بادشاہی - کہتے ہین - کہ اس کے بعد ایک شخص
کسریٰ ابن مہر خشنش آیا - جو اردشیر ابن بابک کی نسل مین تھا اور اہواز مین رہا کرتا تہا
اوس کو امرائے سلطنت نے تاج پہنایا - یہ بہی چند روز کے بعد مارا گیا - اور ایک
روایت مین ہے - کہ آرزمی دخت کے بعد خرزاد خسرو بادشاہ ہوا - جو پرویز کا بیٹا تھا -
اور اوسکی جان کر دی تھی - اور بسطام کی بہن تہی - کہتے ہین - کہ یہ حصن الحجارہ مین ملا تہا
جو نصیبین کے قریب ہے - یہ چند روز بادشاہ رہا - پہر اوسے معزول کر کے لوگون
نے مار ڈالا - اس نے بہی چہہ مہینے بادشاہی کی -

جن لوگون کا قول ہے - کہ آرزمی دخت کے بعد کسریٰ بن مہر خشنش بادشاہ ہوا وہ کہتے
ہین - کہ جب وہ مارا گیا تو امرائے سلطنت نے جستجو کی کہ کوئی شخص شاہی خاندان کا ملے
اگر کوئی عورت ہی ہو تو اوسے ہی بادشاہ بنا دیا جائے -

اس مین میسان کا رہنے والا ایک شخص آیا - جس کا نام فیروز ابن مہران خشنش تہا - اور

جسے شنشنبدہ بہی کہتے تہے اس کی ماں صہار بخت یزدان زان ابن نوشیروان کی بیٹی تہی۔ اوسے لوگوں نے بادشاہ بنایا۔ اس کا سر بہت بڑا تھا جب سر پر تاج پہنا۔ تو کہا کیسا تنگ تاج ہے۔ لوگوں نے جب یہ لفظ سنا تو اسے بدشگنی سمجہا۔ اور اوسی وقت مار ڈالا۔ ایک روایت مین ہے۔ کہ کچہہ دنون کے بعد مارا تہا۔

یزدگرد ابن شہریار بن پرویز کی پادشاہی

۶۳۲ء۔ یزدگرد ساسانیوں کا آخری بادشاہ اور سلطنت فارس کا ضعف۔

پہر اہل فارس کے معاملات بگڑ گیے۔ اور مسلمان اون کے ملک مین داخل ہوئے اس وقت فارسیون نے کسی ایسے شخص کو بادشاہ بنانے کے لیے تلاش کیا جو خاندان شاہی سے ہو۔ اور جس کے ساتہہ ہو کر وہ مسلمانوں سے لڑین۔ اور اپنے ملک کی حفاظت کرین اس وقت اصطخر مین اونہین یزدگرد ابن شہریار ابن پرویز مل گیا۔ اوسے لیکر وہ مدائن کو گیے۔ اور اوسے بادشاہ بنایا۔ اور اوس کی بادشاہی جم گئی۔ مگر خاندان شاہی مین اوس کی بادشاہی ایک خواب وخیال کی ہی طرح پر رہی کیونکہ اوس کے بچپن کے سبب سے امراے سلطنت ہی سلطنت کے کامون کی دیکہہ بہال کرتے تہے اس سے فارس کی سلطنت ضعیف ہوگئی۔ اور دشمنون کو اون کے ملک پر حملہ کرنے کی جرأت ہوئی۔ اور اون کے ملکون مین تاخت وتاراج مچا دی۔ اور دو برس کے بعد عرب اوس کے ملک پر چڑہہ گئے جس وقت یہ مارا گیا ہے۔ تو اوس کی عمر صرف اٹھارہ برس کی تہی۔ اس کے

حالات ہم یہان نہین لکہتے۔ اپنے موقع پر جب مسلمانون کی فوج کے حالات لکہین گے
تو وہان اوس کے حالات بہی بیان کرینگے۔ انشاءاللہ تعالی۔

فارس کے پادشاہون مین یہ آخری پادشاہ تہا۔ اب یہان سے آیندہ ہم سنین
ہجری کے موافق تواریخ اسلامیہ درج کرینگے۔ لیکن اس سے پہلے ہم وہ ایام مشہورہ
تحریر کرتے ہین جو زمانہ جاہلیت مین گزرے ہین۔ اوسکے بعد پہر حوادث اسلامیہ
بیان کرینگے۔ انشاءاللہ تعالی۔

باب تتمہ



اشتہار چھپائی مطبع مفید عام آگرہ



خدا کے فضل و کرم سے اس مطبع مین ہر قسم اور ہر زبان کی کتابین اُردو
ہندی ۔ فارسی ۔ عربی ۔ نہایت خوشخط صحیح و عمدہ و جلد ارزان نرخ پر عمدہ سیاہی
مصالح سے لیتھو مین طبع ہوتی ہین ۔ عدالتون و محکمہ بندوبست اور چنگی وغیرہ کی جملہ
کاغذات بھی چھپتے ہین یہ نامی مطبع بتیس برس سے اپنے فرایض منصبی کو نہایت
ایمانداری اور خوش معاملگی سے ادا کر رہا ہے اور اسکی شہرت و نیکنامی روز
افزون ہے اور اس مطبع مین کتب بہ نسبت اور مطابع کے بہت خوشخط و صاف
و عمدہ چھاپی جاتی ہین جن صاحبونکو کچھ چھپوانا ہو اُنکو کیفیت نرخ وغیرہ کی خط و کتابت سے
معلوم ہوسکتی ہے نمونہ کیلئے ہمارے مطبع کی چھپی ہوئی کتابین کافی و وافی ہین فقط

المشتہر

محمد قادر علی خان صوفی مالک و مہتمم مطبع مفید عالم آگرہ

جلد ۳

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائے گا۔